تحقیقِ نادر و لاجواب یعنی مقدمة الکتاب

قرآن

تربیتِ صحابہ کا الوہی نصاب

ایک ایسی تحقیق جس میں پورا قرآن اصحابِ نبی کی تربیت کرتا دکھایا گیا ہے

تصنیف
علامہ جاوید القادری
بانی تحریک تجدید ایمان

تحریک تجدید ایمان برطانیہ
فون نمبر: 0044(0)7535451697

Marfat.com

Marfat.com

تحقیق نادر و لاجواب یعنی مقدمة الکتاب

قرآن

تربیتِ صحابہ کا الوہی نصاب

ایک ایسی تحقیق جس میں پورا قرآن اصحاب النبی کی تربیت کرتا دکھایا گیا ہے

تصنیف

علامہ جاوید القادری

بانی تحریکِ تجدیدِ ایمان برطانیہ

تحریکِ تجدیدِ ایمان برطانیہ

فون نمبر 0044(0)7535451697

Marfat.com

2917-7
6 21 2
145745

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	قرآن تربیت صحابہ کا الوہی نصاب
مصنف	:	علامہ جاوید القادری
کمپوزنگ	:	محمد شکیل احمد
اہتمامِ طباعت	:	محترمہ پروین راجہ بیگم جاوید القادری
برائے ایصالِ ثواب	:	والدِ گرامی اور دیگر مرحومین خاندان
ناشر	:	تحریکِ تجدیدِ ایمان (برطانیہ)
مطبع	:	المطبعۃ العربیۃ، پرانی انارکلی، لاہور
اشاعت بار اوّل	:	اپریل ۲۰۱۴ء
ہدیہ	:	

Marfat.com

انتساب

اولاً : خالق ومخلوق کی مشترکہ محبتوں اور چاہتوں

کی مرکز ومحور ہستی کے نام جس کی پہچان ہے

سرورِ انبیاء خاتم المرسلین محبوبِ کائنات وربِ کائنات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ثانیاً : اپنے والدینِ گرامی اور

مرحومہ شریک حیات انور سلطانہ کے نام

جنہوں نے اپنا تمام وقت، اپنا تمام خلوص اور

اپنی تمام تر محبتیں اور دعائیں میرے نام کر دیں

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيۡنَهُمۡ

قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	پیش لفظ: تصنیف ہذا کا سبب تصنیف اور پس منظر	17
2-	صحابہ کرام بارگاہ خداوندی سے منتخب و چنیدہ لوگ تھے	20
3-	مربیان صحابہ کا مقام و مرتبہ اور ان کی شان قدرت و تصرف	22
4-	نہ مربیانِ صحابہ کا کوئی ثانی اور نہ زیر تربیت صحابہ کا کوئی ثانی	23
5-	اصحاب النبی ﷺ کیسی فطرت و طبیعت کے حامل لوگ تھے	23
6-	جماعت صحابہ کی اہمیت و ناگزیریت اور مقام و مرتبہ ایک اور زاویہ نظر سے	24
7-	اصحاب النبی ﷺ ہمہ وقت ربِ صحابہ کی نظر میں	25
8-	دامانِ صحابہ سے گردِ معصیت جھاڑنے کا ایک کریمانہ الوہی انتظام	25
9-	بلاتوبہ معاف کردینے کا لطف کریمانہ رکن کے لئے	26
10-	ایمان صحابہؓ پر رب صحابہؓ کی تیئیس سال تک مسلسل گواہی	27
11-	ایمان صحابہ کی نسبت رب صحابہ نے خود اپنی طرف کی	27
12-	ایمان کو اپنا گھر بنا لینے والے لوگ	28
13-	ایمان صحابہ عمر بھر ایمان مصطفوی کی انگلی پکڑے چلتا رہا ایمان نبی اور ایمان صحابہ قدم بہ قدم	28
14-	اصحاب النبی ﷺ کے قلوبِ چنیدہ ربِ صحابہ کی نظر میں	29
15-	1- قلوب صحابہ...... مزین بہ انوارِ ایماں قلوب	32
16-	2۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ اسرارِ ایمان قلوب	33

Marfat.com

33	3۔قلوب صحابہ......مزین بہ توحید باری قلوب	-17
33	4۔قلوب صحابہ......مزین بہ تکذیب شرکی قلوب	-18
34	5۔قلوب صحابہ......مزین بہ شان انابت قلوب	-19
34	6۔قلوب صحابہ......مزین بہ شانِ خشوعت قلوب	-20
34	7۔قلوب صحابہ......حامل تقوی وصالحیت قلوب	-21
35	8۔قلوب صحابہ......مزین بہ رشدوہدایت قلوب	-22
35	9- قلوب صحابہ......مزین بہ صدق وصداقت قلوب	-23
36	10- قلوب صحابہ......مزین بہ رحمت ورأفت قلوب	-24
37	11- قلوب صحابہ......سرتاپا طالبان رضائے خدا	-25
37	12- قلوب صحابہ......مطمئن ہرلحہ برضائے خدا	-26
38	13- قلوب صحابہ......مزین بہ حبِ الٰہی قلوب	-27
38	14- قلوب صحابہ......مزین بہ شان خشیت قلوب	-28
39	14/A قلوب صحابہ......مزین بہ ذکر الٰہی قلوب	-29
40	14/b- قلوب صحابہ......مزین بہ فکر الٰہی قلوب	-30
40	15- قلوب صحابہ......مزین بہ شان اجابت قلوب	-31
40	قلوب صحابہ......16 مزین بہ حب رسالت قلوب	-32
41	17- قلوب صحابہ......مزین بہ ذوق عبادت قلوب	-33
41	18- قلوب صحابہ......مزین بہ شوق شہادت قلوب	-34
42	19- مزین بہ ذوقِ اطاعت قلوب	-35
43	20- قلوب صحابہ......کاملاً حاملِ اتباع رسول	-36

Marfat.com

43	21- قلوب صحابہ...... مزین بہ ہر ہر ادائے رسول	-37
44	22- قلوب صحابہ...... حامل زہد و بیزار دنیا قلوب	-38
44	23- قلوب صحابہ...... مزین بہ انوارِ سیرت قلوب	-39
45	24- قلوب صحابہ...... مزین بہ اخلاق سیرت قلوب	-40
45	25- قلوب صحابہ...... مزین بہ شانِ شجاعت قلوب	-41
46	26- قلوب صحابہ...... مزین بہ تسلیم، راضی قلوب	-42
46	27- قلوب صحابہ...... ہیں مزین بہ خوف و رجایہ قلوب	-43
47	28- قلوب صحابہ...... مزین بہ اخلاص و خالص قلوب	-44
47	29- قلوب صحابہ...... مزین بہ ذوق طہارت قلوب	-45
47	30- قلوب صحابہ...... پاک از دنیا و حب دنیا قلوب	-46
48	31- قلوب صحابہ...... مزین بہ سعد و سعادت قلوب	-47
48	32- قلوب صحابہ...... بری از وجود شقاوت قلوب	-48
48	33- قلوب صحابہ...... مزین بہ روح اخوت قلوب	-49
49	34- قلوب صحابہ...... مزین بہ شان زیادت قلوب	-50
49	35- قلوب صحابہ...... مزین بہ ذوق تلاوت قلوب	-51
50	36- قلوب صحابہ...... مزین بہ تزکیہ، صافی قلوب	-52
50	37- قلوب صحابہ...... مزین بہ علم کتابی قلوب	-53
51	38- قلوب صحابہ...... مزین بہ اسرار و حکمت قلوب	-54
51	39- قلوب صحابہ...... مزین بہ انوارِ قرآں قلوب	-55
51	40- قلوب صحابہ...... مزین بہ افکار قرآں قلوب	-56

Marfat.com

57-	41- قلوب صحابہ......مزین بہ حفظ قرآنی قلوب	51
58-	42- قلوب صحابہ......مزین بہ خوف قیامت قلوب	52
59-	43- قلوب صحابہ......خاشع بہ تبذیر برزخ قلوب	52
60-	44- قلوب صحابہ......خاشع بہ تبذیرِ دوزخ قلوب	52
61-	45- قلوب صحابہ......مزین بہ تبشیر جنت قلوب	53
62-	46- قلوب صحابہ......متمسک بہ حبل من اللہ قلوب	53
63-	47- قلوب صحابہ......مزین بہ صبر من اللہ قلوب	53
64-	48- قلوب صحابہ......مزین بہ عہدِ الستی قلوب	54
65-	49- قلوب صحابہ......مزین بہ اسرار ہستی قلوب	54
66-	50- قلوب صحابہ......ذاکر رب واسمائے حسنہ قلوب	55
67-	51- قلوب صحابہ......مزین بہ تعظیمِ عترت قلوب	55
68-	52- قلوب صحابہ......مزین بہ تسکین وراحت قلوب	55
69-	53- قلوب صحابہ......مزین بہ حسنِ سخاوت قلوب	56
70-	54- قلوب صحابہ......مزین بہ حسن ارادت قلوب	56
71-	55- قلوب صحابہ......مزین بہ اخلاق ارفع قلوب	57
72-	56- قلوب صحابہ......مزین بہ اخلاقِ مولا قلوب	57
73-	57- قلوب صحابہ......مزین بہ انفاق دولت قلوب	57
74-	58- قلوب صحابہ......مزین بہ فقر وقناعت قلوب	58
75-	59- قلوب صحابہ......حاملِ عفت وپاکبازی قلوب	58
76-	60- قلوب صحابہ......حاملِ رفق وحلم وتلطف قلوب	58

Marfat.com

77-	61- قلوبِ صحابہ...... حامل عجز اور انکساری قلوب	59
78-	62- قلوبِ صحابہ...... حامل اعتدال و میانہ قلوب	59
79-	63- قلوبِ صحابہ...... حامل پختہ خو، استقامت قلوب	59
80-	64- قلوبِ صحابہ...... مزین بہ احسان و الفت قلوب	59
81-	65- قلوبِ صحابہ...... حامل رحم و رحمت ترحم قلوب	60
82-	66- قلوبِ صحابہ...... مزین بہ صبر و توکل قلوب	60
83-	67- قلوبِ صحاب...... مزین بہ رازِ توسل قلوب	61
84-	68- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ کینہ و نفرت قلوب	61
85-	69- قلوبِ صحابہ...... پاک از گرد غیظ و عداوت قلوب	61
86-	70- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ جرم و بغاوت قلوب	62
87-	71- قلوبِ صحابہ...... پاک از داغ شر و شقاوت قلوب	62
88-	72- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ ظلم و ضلالت قلوب	62
89-	73- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ بہتان و غیبت قلوب	63
90-	74- قلوبِ صحابہ...... پاک از ناسپاسانہ عادت قلوب	63
91-	75- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ ہر فحش و منکر قلوب	63
92-	76- قلوبِ صحابہ...... پاک از بغض و ہر بدگمانی قلوب	64
93-	77- قلوبِ صحابہ...... پاک از عجب و فخر و تکبر قلوب	64
94-	78- قلوبِ صحابہ...... مزین بہ شکر و تشکر قلوب	64
95-	79- قلوبِ صحابہ...... پاک از گردِ کفرانِ نعمت قلوب	65
96-	80- قلوبِ صحابہ...... حامل خوئے تحدیث نعمت قلوب	65

Marfat.com

97-	81۔قلوب صحابہ......مزین بہ انوارِ عرشی قلوب	65
98-	82۔قلوب صحابہ......حاملِ عزت وجاہ فرشی قلوب	66
99-	83۔قلوب صحابہ......مظہرِ عفوِ سرکار نوری قلوب	66
100-	84۔قلوب صحابہ......واقف رمزِ حق وحضوری قلوب	67
101-	85۔قلوب صحابہ......پاک از گردِ شرکِ خفی اور ریا	67
102-	86۔قلوب صحابہ......پاک از گرد حرص وہوس اور ہوا	68
103-	87۔قلوبِ صحابہ......حامل خیر کونین یکتا قلوب	68
104-	88۔قلوب صحابہ......حامل فوزِ کونین یکتا قلوب	68
105-	89۔قلوب صحابہ......پاک از حُبِ مال وبخیلی قلوب	69
106-	90۔قلوب صحابہ......پاک از عنصر فحش گوئی قلوب	69
107-	91۔قلوب صحابہ......پاک از سُوئے ظن بدگمانی قلوب	69
108-	92۔قلوب صحابہ......حامل ہستیِ جاودانی قلوب	70
109-	93۔قلوب صحابہ......حامل حسن وخوبی یگانہ قلوب	70
110-	94۔قلوب صحابہ......شستہ ونرم خو دلبرانہ قلوب	70
111-	95۔قلوب صحابہ......پاک از بدلہ وعنصر انتقام	71
112-	96۔قلوب صحابہ......پاک از عنصرِ اُجلتِ بے لگام	71
113-	97۔قلوب صحابہ......مزین بہ ایثارِ یکتا قلوب	71
114-	98۔قلوب صحابہ......ہرنفس ذاکرِ اسم اعظم قلوب	72
115-	99۔قلوب صحابہ......دُور از غفلت وکسل زندہ قلوب	72
116-	100۔قلوب صحابہ......حاملِ خیرِ کل درخشندہ قلوب	72

Marfat.com

-117	101۔قلوب صحابہ......راضیہ مرضیہ مطمئنہ قلوب	73
-118	102۔قلوب صحابہ......حاملِ حسن ورعنائی حسنہ قلوب	73
-119	صحابہ ورب صحابہ ہم ذوق وہمنوا ہوگئے تھے	74
-120	ربِ صحابہ، مربیِ صحابہ اور اصحاب النبی کے درمیان اس تعلق کی ایک اور جہت حسین	75
-121	ہر لحظہ ایمانِ صحابہ کی نئی آن نئی شان	76
-122	ایمان صحابہ میں اضافے پہ اضافہ	78
-123	اصحاب النبی کے ایمان کے آثار وثمرات کا اِرتقائے مسلسل	78
-124	اصحاب النبی کیلئے اجر وفضل میں اضافے کی نویدیں	79
-125	ایمانِ صحابہ کی حفاظت ربِ صحابہ کے ذمہِ کرم پر	80
-126	ایمان کی حفاظت کے لئے صحابہ کے نام کریمانہ ہدایات	80
-127	1-شیطان کو دشمن اولیں سمجھتے رہنے کی ہدایت	81
-128	2-ازلی دشمن کے حملے پر پناہِ ربانی میں آجانے کی ہدایت	81
-129	3-تلاوتِ قرآن سے قبل اصحاب النبی کیا کریں	81
-130	دشمنِ ازلی شیطان کی ناکامی ونامرادی کا اعلان	82
-131	شیطان کی ایک تباہ کن کارستانی پر رب تعالیٰ کا اقدام کریمانہ	82
-132	مزاجِ یار میں لطف وترحم کا عنصرِ حسیں کس لئے رکھا گیا	83
-133	اصحاب النبیؐ کے لئے درستگیِ اعمال کا الوہی وعدہ	83
-134	بہترین امت ہونے کے مصداقِ حقیقی واولیں مصداق	85

Marfat.com

-135	اصحاب النبی کے دلوں میں باہمی محبت والفت بھی رب صحابہ نے ہی ڈالی تھی	85
-136	معاندین حق کے دلوں پر ہیبت صحابہ کا رعب عجیب	87
-137	اصحاب النبی کا راہ ہدایت پر ہونا بھی رب صحابہ نے اپنی طرف منسوب کیا	87
-138	اصحاب النبی کو جنت کی پہچان خود ربِ صحابہ نے کرادی تھی	87
-139	جنت کی طرف دوڑ لگا دینے کی کریمانہ ہدایت	88
-140	اصحاب النبی کو راہِ حق پر ثابت قدم رکھنے کے لئے الوہی انتظامات	88
-141	اصحاب النبی کے لئے ثابت قدمی کا ایک الوہی نسخہ	89
-142	ثابت قدم رہ کر دکھانے والوں کا مقام اطمینان	89
-143	ثابت قدم اصحاب النبی پر ملائکہ کا نزول اور ان کا مکالمہ	89
-144	اصحاب النبی کی مدد کے لئے رب صحابہ گویا خود میدان میں	90
-145	راحت واطمینان صحابہ کے لئے ایک اور لطف ربانی	91
-146	اسی قدرشناسی اور رشتہ وفا کا ایک اور منظر حسین	92
-147	مربی صحابہ واصحاب النبی پر نزول تسکین کا ایک اور منظر	92
-148	پیکران وفا اصحاب النبی کے نام ان کے رب کی تسلی اور ضمانت فتحیابی	93
-149	بایں سلسلہ سو باتوں کی ایک ہی بات	93
-150	اصحاب رسول سچے سُچے اور پکے مومن تھے	94
-151	رب صحابہ اور مربی صحابہ کی اصحاب النبی پر نوازشات کریمانہ	95
-152	اصحاب النبی سے محبت امتِ مسلمہ پر لازم	95
-153	اصحاب النبی ہمہ وقت رضائے الٰہی کے طالب لوگ	96

Marfat.com

-154	اصحاب النبی کے لئے دنیا ہی میں رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا	96
-155	اصحاب النبی کو عالمِ انوار سے ہمکنار کردینا ربِ صحابہ کے ذمہ کرم پر تھا	97
-156	اصحاب النبی کا نورِ الٰہی اور نور محمدی میں سے حصہ نور	98
-157	روز قیامت انوار صحابہ کا منظر عجیب اور منافقین کی حسرت نامراد	99
-158	اصحاب النبی کا ایک اور امتیاز ......یہی خوش نصیب وارث قرآن بنائے گئے	100
-159	ایمان صحابہ......ایمان کا معیارِ اتم	101
-160	صحابہ و رب صحاب کے مابین ایک خوبصورت سودا	102
-161	اصحاب النبی ......پیکران حب الٰہی	102
-162	رب تعالیٰ کا اصحاب النبی پر احسان عظیم	103
-163	اصحاب النبی رب العزت کے بندگان خاص	104
-164	قرآن محمد و اصحاب محمد کے لئے ایک عظیم شرف	105
-165	اصحاب النبی پکار مصطفوی پر لبیک کہنے والا خوش نصیب گروہ	105
-166	اصحاب النبی کے ہاتھ میں نہ ٹوٹنے والا حلقہ کس طرح آیا	106
-167	شہیدان راہ وفا اصحاب النبی اور جنت میں ان کی خوشی کا راز	107
-168	کوئی مانے یا نہ مانے میرا ذوق ایمان تو یہ کہتا ہے	108
-169	مہاجر و انصار اصحاب النبی کا الگ الگ تذکرہ اور ان کے درجات	109
-170	مابعد طبقات امت کی اصحاب النبی کے حق میں دعائے مسلسل	110
-171	اصحاب النبی کے حق میں حاملین عرش اور دیگر ملائکہ کی دعائیں	110

Marfat.com

-172	رب صحابہ ہے کہ ان کشتگان صفا کی تعریف کرتے کرتے رکتا ہی نہیں	111
-173	اخلاصِ صحابہ پر رب صحابہ کی گواہی اور ان کی قربانیوں کا اعتراف	112
	اصحاب النبی کے احوال و مقامات اور ان کے خصائص کی تدریجاً ترقی رب صحابہ کی نظر میں	113
-174	مندرجات قرآن پر مصنف کا تحیر، اس کا مشاہدہ اور عزم تحقیق	115
-175	قرآن تذکار و تربیت صحابہ کا الوہی نصاب	115
-176	تکمیلِ دین کا اعلان اور جماعت صحابہ کی تقریب دستار بندی	116
-177	مطالعہ قرآن ایک انوکھے زاویہ نظر سے	118
-178	ایک عاجزانہ گذارش	119
-179	اہل علم و صاحبان فکر و دانش کو دعوت فکر	120
-180	ایک سوال جو قارئین کے دل میں اٹھ سکتا ہے	120
-181	مقامِ صحابیت (منظوم)...... جو کتاب ہذا کی تصنیف کا پیش خیمہ اور حقیقی سبب بنا۔	122
-182	مقام اہل بیت پر ایک فیصلہ کن اور چشم کشا دلیل	132

تیرے وجود پر جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

Marfat.com

پیش لفظ

تصنیف ہذا کا سبب تصنیف اور پس منظر

آج سے دو اڑھائی سال پہلے میں نے اپنی منظوم تصنیف سیرت طیبہ کی آخری جلد کے اختتام پر مقام صحابیت پر کچھ نگارشات منظوم قلمبند کیں۔ رب صحابہ کے لطف و کرم مربی صحابہ کے توسل اور اصحاب النبی کے نور اخلاص کے صدقے وہ کلام اتنا پر مغز ایمان پرور وجد آفریں اور پر تاثیر تھا کہ اہل علم، ادب اور علماء و مشائخ میں اسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی اور بعض نے یہاں تک کہا کہ جس انداز سے جاوید القادری نے مقام صحابیت پر منظوم نگارشات پیش کی ہیں اس انداز سے تو اہل علم نے نثر میں بھی بہت کم لکھا ہے۔

اسی دور میں مقام صحابیت کے بعد بعطائے رب العالمین میں نے مقام اہل بیت پر ایک دلیل بھی منظوم سپرد قلم کی جو اپنے یگانہ استدلال اور فکر انگیز استنباط کی وجہ سے اہل ایمان کے دلوں میں اتر گئی۔ تھوڑے عرصے بعد میں نے ایک خواب دیکھا جو بڑا فکر انگیز اور معنی خیز تھا اور وہ کچھ اس طرح تھا کہ میں ایک اجتماع میں موجود ہوں۔ یہ اجتماع میں نے اپنی آبائی سرزمین جھنگ کے اس محلے میں دیکھا جہاں میری زندگی کا بیشتر حصہ بسر ہوا لیکن شرکاء جو وہاں موجود دیکھے ان کا تعلق زیادہ تر برطانیہ سے تھا میں نے اجتماع میں کسی مسئلے پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا جس پر تمام شرکاء میری جانب دیکھنے لگے کہ اس نے یہ کیا بات کہہ دی ہے۔ اسی اثناء میں میں نے دیکھا کہ ایک جہاں ہم موجود تھے ہمارے سروں کے اوپر موجود ایک کھڑکی سے ایک بہت بڑا ناگ نکلا۔ غالباً وہ کوبرا سانپ تھا جس نے اپنا پھن پھیلا رکھا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس ناگ نے اپنے منہ سے زہریلی آگ کا شرکاء پر سپرے کرنا شروع کر دیا۔ تمام لوگ آہستہ آہستہ اٹھنے لگے اور ایک کمرے میں داخل ہو گئے جب کہ میں نے اٹھ کر اس ناگ کو گردن سے دبوچ لیا۔ وہ ناگ مسلسل زہر و آتش اگل رہا تھا۔ میں نے اپنی گرفت اس پر مضبوط رکھی رفتہ رفتہ اس کی شکل تبدیل ہونے لگی اور اس کا سر کچھ اس طرح ہو گیا جیسے باتھ روم کا شاور ہوتا ہے ساتھ ہی جو آگ اور زہر وہ پھینک رہا تھا وہ بھی خوشبودار اور پر مہک پھوہار میں بدلنے لگی اور اب میرے ہاتھ وہ ناگ نہیں بلکہ باتھ روم شاور کی صورت میں موجود تھا میں نے ہر جانب اس سے سپرے کرنا شروع کر دیا۔ جس سے پورا ماحول مہک گیا، ہر جانب خوشبوؤں کی بارش کی مانند پھوہار تھی۔

Marfat.com

میں نے ساتھ ہی ساتھ نہایت کیف وانبساط اور سرور بھرے لہجے میں ایک نعتیہ مصرعہ ''لگیاں نے موجاں ہن لائی رکھیں سوہنیا'' پڑھنا شروع کردیا میں عالم وجد میں یہ مصرعہ پڑھتا گیا اور ماحول مہکتا گیا ہر طرف خوشبوؤں کی ایک ناقابل بیان پھوہار تھی۔ جب یہ ماحول بدلا تو رفتہ رفتہ تمام لوگ کمرے سے باہر آنے لگے اور ہر طرف ایک کیف پرور وجد آفریں کیفیت چھا گئی۔ خواب اسی کیفیت میں ختم ہوگیا میں نے بیدار ہوتے ہی یہ خواب اپنی بیوی کو سنایا اس نے کہا نہایت اچھا خواب ہے اگلے دن یا دو چار دن بعد میں عالم مغرب کی ایک نہایت عظیم المرتبت اور نادرہ روزگار شخصیت محبوب العلماء، حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمالک لقمانوی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہیں خواب سنایا ورانہوں نے مجھے مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا یہ نہایت مبارک خواب ہے۔ رب العزت آپ سے کوئی ایسا کام لے گا وہ جس پر آج تک کسی نے ہاتھ نہیں ڈالا۔

اس روز کے بعد میں مسلسل انتظار میں رہا کہ کب وہ لمحہ آئے گا کہ میں کسی منفرد موضوع پر قلم اٹھاؤں گا۔ سراپا انتظار بنا شب و روز اپنے مقدر کے جاگنے کا منتظر رہا کہ ایک روز رب صحابہ نے مجھ پر یہ موضوع القاء کردیا اور میں قلم کاغذ اور قرآن لے کر بیٹھ گیا اور پھر اخلاص صحابہ کے صدقے قرآن میرے ساتھ مخاطب ہوگیا۔ میں بھی قرآن کی انگلی پکڑ کر اس کے ساتھ چل پڑا اور پھر ایک نادر و تاریخ ساز تحقیق رفتہ رفتہ قلمبند ہوتی گئی جس کا مقدمہ بفضلہ تعالیٰ خاتم الانبیاء ﷺ کے صدقے آج آپ کے ہاتھ میں ہے۔

حکیم الامت شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے اس شعر کی سمجھ بھی مجھے اسی روز ہی آئی

ترے وجود پر جب تک نہ ہو نزول کتاب　　گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

میں اس عطائے خاص پر رب صحابہ کا جس قدر بھی شکر ادا کروں کم ہے نیز رب محمد و اصحاب محمد کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ میری اس عاجزانہ تحقیق کو افادۂ عام کا باعث بنائے اور یہ کاوش امت مسلمہ میں حقیقی اتحاد اور ایک دوسرے کے لئے عزت واحترام اور حلم و برداشت کے جذبات کے فروغ کا ذریعہ بنے

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

جاوید القادری

بانی تحریک تجدید ایمان برطانیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرورانبیاء وخاتم النبیین ہیں۔آپ کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم اور باب نبوت بند ہو چکا۔اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا۔نہ قرآن کے بعد بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے کوئی آسمانی صحیفہ اترے گا اور نہ ہی کوئی نیا دین یا نئی شریعت آئے گی بلکہ قرآن وصاحب قرآن ہی کی دی ہوئی ہدایت اور انہیں کے فراہم کردہ نظامِ حیات کی رو سے ابن آدم نے اپنی دنیا وآخرت کو سنوارنا ہوگا۔

جب در نبوت بند ہو چکا، سلسلہ رسالت اپنے اختتام کو پہنچ گیا اور قرآن کے بعد نئی وحی کا کوئی امکان باقی نہ رہا تو پھر تا قیامت ہر دور میں اشاعت اسلام، امت مسلمہ کی رہنمائی اور اس کی تعلیم وتربیت کے لئے رب العالمین نے کوئی نہ کوئی تو ایسا انتظام کرنا تھا جس کے ذریعے اسلام من وعن آئندہ طبقات امت اور دیگر ابن آدم تک پہنچ سکے۔جس کے سبب قرآنی تعلیمات اپنی حقیقی روح کے ساتھ تا قیامت باقی رہیں اور جس کے ذریعے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنت اور اسوۂ حسنہ اپنی خالص ترین صورت میں مابعد طبقات امت اور متلاشی حق اولاد آدم تک پہنچ جائے۔چنانچہ مذکورہ بالا مقاصد عظیمہ کی تکمیل کے لئے رب العالمین نے یہ انتظام کیا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت، سراپا للّٰہیت واخلاص پیشہ اور وفا شعار وسراپا ایثار اور کامل واکمل ایک ایسی جماعت معرض وجود میں لائی گئی جو تا ابد حق وباطل کا معیار بن کر امت مسلمہ کی رہنمائی کرتی رہے، قدسی صفت وخدامست افراد پر مشتمل ایک ایسا طبقہ پیدا کیا گیا جو قرآن وصاحب قرآن کی تعلیمات اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ بن کر تا قیامت ہر دور میں ایک مینارۂ نور کی حیثیت سے مابعد تمام طبقات امت کی جملہ دینی وعلمی اور اخلاقی وروحانی ضروریات کی کفالت کرتا رہے۔نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت رہنے والا یہ طبقہ جماعت صحابہ کے نام سے موسوم ہوا اور الٰہی چنیدہ حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

ایک ضروری وضاحت:

یہاں یہ بات اچھی طرح پیش نظر رہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ صرف

Marfat.com

بدرجہ اتم شامل ہیں بلکہ اس جماعت کا ممتاز ترین طبقہ ہیں۔ یہ مقدس نفوس فقط شرف صحابیت سے ہی بہرہ ور نہیں بلکہ خود آپ ﷺ کا حصہ ہیں۔ یہ در والے نہیں بلکہ گھر والے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی آل واولاد مولا علی شیر خدا اور حسنین کریمین کو دہرا شرف حاصل ہے یہ انفراد وامتیاز اور یگانہ اعزاز صرف انہی کا حصہ ہے جس میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہیں کیونکہ وہ آپ کے صحابی بھی ہیں اور آپ ؑ کے اہل بیت بھی۔ تصنیف ہذا میں ہم جہاں بھی جماعت صحابہ کا ذکر کریں گے اس میں اہل بیت بدرجہ اولیٰ شامل ہوں گے اور اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کی کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہیے۔

صحابہ کرامؓ بارگاہ خداوندی سے منتخب وچنیدہ لوگ تھے

الغرض اصحاب النبی ﷺ کوئی عام لوگ نہ تھے بلکہ اللہ یجتبی من یشاء کی مصداق اتم ایک ایسی جماعت اور ایک ایسا طبقہ تھے جسے رب تعالیٰ نے مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے خود قائم کیا تھا، صحابہ انتخاب خداوندی تھے۔ وہ ایک ایسی جماعت تھے جنہیں مشیت ربانی نے ایک کار عظیم کی تکمیل کے لئے خود چنا تھا اس لئے اس جماعت کے قدسی صفت افراد کو من الحیث المجموع دیگر طبقات امت جیسا سمجھنا ایک نہایت خطرناک اور ایمان کش فکری مغالطہ ہے۔

اصحاب النبی ﷺ انتخاب خداوندی اور ایک مقصد عظیمہ کی تکمیل کے لئے چنیدہ افراد تھے یہ ہم محض کسی حسن عقیدت کی بنیاد پر نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ کلام الٰہی نے متعدد مقامات پر ان کے اس اعزاز کا ذکر کیا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں ایک مقام پر ان خدامست افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

اور (اے سراپا ایثار وخدامست صحابیو!) اللہ (کی محبت واطاعت اور اس کے دین کی اشاعت واقامت) میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب فرمالیا ہے۔ (الحج:78)

ایک اور مقام پر اصحاب النبی ﷺ کے چیدہ ومنتخب افراد ہونے اور ان کے وارث قرآن ہونے کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا۔

Marfat.com

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا۔ (القرآن)

پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں (یعنی اصحاب النبی) کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا۔

اسی طرح سورۃ شوریٰ میں ارشاد ہوا جس کا مصداق اتم صحابہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے

اَللّٰهُ يَجۡتَبِيۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِيۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ (الشوریٰ:13)

اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور منتخب کرلیتا ہے اور راہ دکھا دیتا ہے ہر اس شخص کو جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔

ایک اور مقام پر ان چنیدہ و منتخب افراد یعنی اصحاب النبیؐ پر ان کے مربی و محسن رب نے کمال درجہ شفیقانہ اپنائیت کے انداز میں سلام بھیجا اور انہیں اپنا انتخاب قرار دیا۔

قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى (سورہ نمل:59)

(اے محبوب) آپ فرما دیجئے کہ تعریف تو سب اللہ کے لئے ہے اور سلام ان بندوں (یعنی پیکران تسلیم رضا اصحاب النبی) پر جنہیں خود اللہ نے منتخب فرمالیا۔

مابعد طبقات امت میں سے ہے کوئی ایسا شخص جو یہ دعویٰ کرسکے کہ رب محمد ﷺ نے اس پر سلام بھیجا ہے یا اس کے بارے میں یہ کہا ہو کہ اسے خود رب محمد ﷺ نے منتخب فرمالیا ہے۔ یہ سلاموں کے تحفے اور منتخب افراد ہونے کی خوشخبریاں صرف اصحاب النبی کا نصیب تھیں۔

الغرض صحابہ کرامؓ وہ طبقہ چنیدہ، وہ جماعت منتخبہ اور ایسا گروہ قدسیہ تھے جن کی تربیت نہ صرف خاتم النبین ﷺ نے کی بلکہ خود خدائے ذوالجلال نے کی اور جن کی تعلیم و تربیت کے لئے قدم بہ قدم پورے تیئیس سال تک شب و روز قرآن نازل ہوتا رہا۔

اصحاب النبی ﷺ جیسا خوش بخت و خوش نصیب طبقہ دنیا میں اور کوئی کیا ہوگا جن پر بیک وقت خدا

Marfat.com

ورسول خدا کی نظریں لگی ہوئی تھیں جن کی تربیت و کردار سازی کے لئے ہر آن نئی سے نئی ہدایات جاری ہورہی تھیں اور نیا سے نیا ضابطۂ تربیت حصۂ قرآن بنایا جارہا تھا مابعد طبقات امت کے افراد کی تربیت والدین کرتے ہیں کوئی استاد، کوئی علامہ کوئی مرشد، کوئی امام یا کوئی شیخ کرتا ہے، یا علماء ومشائخ یا محققین کی کوئی جماعت یا ادارہ کرتا ہے جبکہ صحابہؓ کی تربیت خود خدا کرتا رہا۔

مربیان صحابہ کا مقام ومرتبہ اوران کی شان قدرت وتصرف

صحابہ کی تربیت خود رب تعالیٰ کرتا رہا اس کا قائم کردہ نظامِ ربوبیت کرتا رہا، وہی نظام ربوبیت جو عالم خلق میں لالے کی حنا بندی کرتا ہے، گل ویاسمن کو رعنائی ومہک عطا کرتا ہے۔ پتھروں کے ماحول میں ہیرے کی تخلیق کرتا ہے۔ سیپ کے منہ میں قطرۂ آب ٹپکا کر سچے موتی پیدا کرتا ہے، زمرد، عقیق، فیروزہ، پکھراج، نیلم اور مرجان جیسے پتھر پیدا کرتا ہے، موت سے حیات اور حیات سے موت نکالتا ہے، نور سے ظلمت اور ظلمت سے نور کشید کرتا ہے۔

اسی طرح ان قدسی صفت افراد کی تربیت رب العالمین کے اس خلیفہ اعظم اور انسانیت کے اس مربی کامل یعنی محمد رسول اللہ ﷺ نے کی جس کے ہاتھوں میں آ کر کنکریوں نے نغمہ توحید گایا، جس کے اشارے پر چاند نے اپنا جگر چیر کر رکھ دیا، جس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتے ہوئے رب تعالیٰ نے سورج کو واپس پلٹا دیا۔ جس کے اشارے پر درخت جڑوں سمیت چلتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے، جس کی انگلیوں سے کتنی بار پانی کے چشمے اُبلے۔ جس کے فراق میں اُستنِ حنانہ بِلک بِلک کر رو یا، جسے شجر وحجر اور جمادات وحیوانات نے ہدیۂ سلام پیش کیا۔

اسی طرح وہ قرآن جسے ربِ قرآن نے سراپا نور کہا، سراسر شفا بتایا، سراسر رشد قرار دیا جس پر سلسلہ وحی کا اختتام کیا اور جسے ہدایت ورہنمائی کا آخری نصاب بتایا وہی صحیفہ ہدایت ان کی تربیت کے لئے نازل ہوتا رات دن جبرئیل کی دوڑ لگی رہی اور آسمانی ہدایت کا یہ آخری صحیفہ ان ہی کی سیرت سازی اور تشکیل شخصیت کے لئے شب وروز نازل ہوتا رہا۔ خدا ورسول ﷺ کی تربیت یافتہ اوران کے دیئے ہوئے نظام تربیت کی مرکز ومحور اور مورد اولیں اس جماعت کے ایمان واخلاص پر کوئی شک کرے تو ایسے شخص کے لئے

١٢٥٢٢٥

Marfat.com

دعائے ہدایت ہی کی جاسکتی ہے۔

نہ مربیانِ صحابہ کا کوئی ثانی اور نہ زیرِ تربیت صحابہ کا کوئی ثانی

الغرض تربیت کرنے والی ہستیاں لاجواب ولازوال تھیں تو تربیت پانے والی جماعت بھی لاثانی و بے نظیر تھی۔ اگر خدا ورسول ﷺ ہمہ وقت مائل بہ کرم تھے تو یہ قدسی صفت روحیں بھی ہر لحظہ سراپا طلب وطالب تربیت تھیں۔ قصہ مختصر صحابہؓ اپنے شفاف ولطیف قلوب لئے ہمہ وقت بارگاہ خداوندی میں برائے تربیت حاضر رہتے۔ یہ قدسی صفت بشری وجود اپنے پاکیزہ باطن لئے فیوضات وانوارِ نبوت جذب کرنے اور خود کو نبوی رنگ میں رنگنے کے لئے شب وروز حاضرِ دربارِ رسالت ﷺ رہتے۔ یہ سراپا طلب قدسی صفت چنیدہ افراد اپنے صاف وشفاف باطن لئے اپنے تزکیہ وتربیت کے لئے انوارِ قرآن سمیٹنے کی غرض سے ہمہ وقت مستعد وتیار رہتے اور بالآخر چشمِ عالم نے دیکھا کہ وہ خاتم النبیینؐ کی زیرِ تربیت رہ کر مس خام سے کندن بنے اور پھر رفتہ رفتہ آسمان ہدایت کے ایسے ستارے بنا دیئے گئے جن سے انسانیت تاقیامت اکتساب نور کرتی رہے گی۔

اصحاب النبی ﷺ کیسی فطرت وطبیعت کے حامل لوگ تھے

ان ہستیوں نے چونکہ تجلیات الٰہیہ اور انوار نبوت واسرار قرآن کا مہبطِ اول بننا تھا اس لئے بقول قاری طیبؒ اپنی فطری قابلیتوں کی بنا پر اس درجہ پاک قلب، عمیق العلم، قلیل التکلف اور بے غل وغش بنا دیئے گئے تھے کہ گویا ان میں خود اپنی کوئی ذاتی خصوصیت باقی نہیں رہی تھی۔ یہ اس قدر وفا کیش اور بے نفس و بے غرض بنا دیئے گئے تھے کہ ماسوا قبول حق کے ان اپنی کوئی ذاتی خصوصیت باقی نہیں رہ گئی تھی۔

صحابہ بعد از انبیاء ورسل بنی آدم کا وہ عظیم طبقہ تھے جس کا مقصود ومطمح نظر صرف اور صرف رضائے الٰہی ہی بن گیا تھا۔ ﴿یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا﴾ کے پیکراتم بن گئے تھے۔ ان نفوس قدسیہ نے مرغوبات طبعی کو مطلوبِ شرعی پر قربان کر دیا تھا۔ وہ دنیائے طبیعت سے نکل جہان شریعت میں آن بسے تھے۔ وہ خاتم النبیین ﷺ کی زیرِ تربیت رہ کر نفس کی حیلہ جوئیوں اور راحت پسندیوں سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔ ان کا قدم دنیا میں تھا تو نظر آخرت پر، ہاتھ کاروبار میں تھا تو دل ذکرِ الٰہی میں مشغول۔

Marfat.com

قرآن نے انہیں کی بابت تو کہا تھا۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
مردان خدا تو یہی (یعنی خدامست اصحاب النبی) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں رکھتی۔ (النور: 37)

اصحاب النبی ﷺ بظاہر فرشی تھے تو بباطن عرشی ذوق، یہ وہ عالی مرتبت اور فخرِ انسانیت حضرات تھے جو محمد ﷺ ورب محمد ﷺ کے زیرِ تربیت رہ کر جہاں بانی کے منصب پر فائز ہونے کے بعد بھی طبعاً درویش رہے۔ چشمِ تاریخ نے دیکھا کہ وہ ذوق فقیری کے ساتھ ساتھ مقام جہانگیری بھی نہایت اعتماد و کامیابی اور شان استغناء کے ساتھ نبھاتے رہے۔ الغرض اصحاب النبی ﷺ ربوبیت خداوندی کا مجسمہ کامل، تربیت وتزکیۂ مصطفوی کے پیکرِ اتم اور ہدایت قرآنی کی عملی تصویر تھے۔

جماعت صحابہ کی اہمیت وناگزیریت اور مقام ومرتبہ ایک اور زاویۂ نظر سے

جس طرح اولادِ آدمؑ براہ راست پیغام ربانی وصول نہیں کرسکتی اور رب تعالیٰ اس پر اپنا فیض کرم اتارنے کے لئے انبیاء ورسل کو وسیلہ اور واسطہ بناتا ہے اور تجلیات الٰہیہ ووحی الٰہی بذریعہ رسول امت تک پہنچتی ہیں۔ اسی طرح ذات رسالتمآب ﷺ اور مابعد طبقاتِ امت کے لئے بھی ایک درمیانی واسطہ بنایا گیا جو جماعت صحابہ تھی۔ صحابہؓ بارگہ الوہیت کے چنیدہ افراد تھے اور اپنے اندر فطری وخلقی طور پر یہ استعداد وصلاحیت رکھتے تھے کہ انوارِ نبوت کو جذب کرسکیں، فیضان نبوت قبول کرسکیں اور پھر ان انوارِ نبوت کو تعلیمات نبوت کی صورت میں اپنی سیرتوں میں منعکس کر کے مابعد طبقاتِ امت کی علمی وعملی اور روحانی واخلاقی ضرورتوں کی کفایت کرسکیں۔ اگر یہ طبقہ درمیان میں نہ ہوتا اور اس نے انوارِ نبوت کو اپنے ظاہر وباطن کے ذریعے تعلیمات نبوت کی صورت میں باقی امت تک نہ پہنچایا ہوتا اور انوارِ نبوت براہِ راست مابعد طبقاتِ امت پر پڑتے تو ان کی آنکھیں خیرہ ہوجاتیں اور ان کا انجام بھی شاید وہی ہوتا جو موسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ہوا تھا۔

پس فیضان نبوت کی مابعد طبقات امت تک ترسیل کے لئے یہ طبقہ خاص پیدا کیا گیا، مخصوص ارواح کو

Marfat.com

اس مقصد عظیمہ کے لئے چنا گیا۔ ان میں قبول وانعکاس کی صلاحیت پیدا کر کے انہیں جلوہ ہائے مصطفوی کے سامنے رکھا گیا۔ انوارِ نبوت کی تجلیاں ان کے صاف وشفاف قلوب پر ڈالی گئیں جو تعلیمات نبوت کی صورت میں آشکار ہوئیں اور تا قیامت تمام اہل ایمان طبقات کے لئے رشد و ہدایت کا سامان کر گئیں۔

اصحاب النبی ﷺ ہمہ وقت ربِ صحابہ کی نظر میں

الغرض صحابہ وہ خوش نصیب افراد تھے جن پر ہمہ وقت نگاہ خداوندی مرکوز رہتی اگر وہ کوئی اچھا کام کرتے تو جبرئیل امین کے ذریعے اس کی تحسین کر دی جاتی اور اگر بتقضائے بشریت ان سے کوئی سہو یا خطا ہو جاتی تو اسی لمحے ان کی اصلاح کے لئے احکام تادیب نازل کر دیئے جاتے تا کہ ان کے پاکیزہ کردار پر کسی معصیت کا دھبہ باقی نہ رہے، لغزش یا خطا کے ازالے کے لئے آسمانوں سے کوئی نیا ضابطہ جاری کر دیا جاتا اور پھر یہ ضابطہ امت مسلمہ کے مابعد طبقات کے لئے ابدی اصول کے طور پر قرآن کا حصہ بنا دیا جاتا اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو صحابہؓ کی لغزشیں بھی مابعد طبقات امت کے حق میں اللہ کی رحمت ثابت ہوئیں اور ان کے وسیلے سے امت کو آفاقی وابدی ضابطہ ہائے شریعت میسر آ گئے۔

دامانِ صحابہ سے گردِ معصیت جھاڑنے کا ایک کریمانہ الوہی انتظام

جماعت صحابہؓ کو چونکہ مابعد طبقات امت کے لئے ایک مثالی معیار ایمان وعمل بنانا مقصود تھا اس لئے رب العزت نے ان کے سیرت و کردار سے گرد معصیت جھاڑنے کے لئے متعدد ضابطے جاری فرما رکھے تھے جن کا احصاء اِس وقت ہمارا مقصود نہیں البتہ اندریں سلسلہ جو ایک خصوصی اور کریمانہ ضابطہ عطا فرمایا گیا اس کا نام توبہ ہے۔ بعداز معصیت توبہ کر لینے پر نہ صرف صحابہؓ کے دامن کردار سے معصیت کا دھبہ دھل جاتا بلکہ ان کی اسی خطا کو نیکی میں بدل دیا جاتا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً	مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو یہ وہ لوگ (یعنی خوش بخت اصحاب النبی) ہیں جن کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(فرقان :70)

Marfat.com

توبہ پر کسی کی خطا کو معاف کرنے کا معاملہ تو سمجھ میں آتا ہے لیکن خطا و لغزش کے نیکی میں بدل جانے کا ضابطہ ایک انوکھا اور انتہائے کریمی پر مبنی معاملہ ہے اور یہ نوازش کریمانہ انہیں افراد پر کی جاسکتی ہے جو رب تعالیٰ کو نہایت محبوب اور پیارے ہوں۔ جن کے قلب و باطن کی صفائی اور جن کے دامن کردار کو بہر حال پاک و صاف اور معصیت کے دھبے سے مبرا رکھنا مشیت ربانی ہو۔ مابعد صحابہ دیگر طبقات امت کو جماعت صحابہ کا ممنون احسان ہونا چاہیے کہ ان کے واسطے اور وسیلے سے توبہ پر مبنی یہ انتہائی کریمانہ ضابطہ انہیں بھی میسر آ گیا اور ان کے وسیلے سے وہ بھی سچی توبہ کے ذریعے اپنی خطاؤں، لغزشوں اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔ لیکن توبہ کا یہ کریمانہ ضابطہ اصلاً اور حقیقتاً حضور کے صحابہ کے لئے ہی نازل ہوا تھا۔

بلا توبہ معاف کر دینے کا لطف کریمانہ رکن کے لئے

اصحاب الٰہی پر تو ان کا رب اس قدر مہربان تھا کہ وہ انہیں بلا توبہ بھی معاف فرما دیتا تھا۔ جیسا کہ ایک غزوہ کے دوران جب کچھ لوگ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے اس عمل پر رب صحابہ نے اپنی ناراضگی کا اظہار تو ضرور کیا لیکن بالآخر اپنی شان کریمی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں از خود معاف کر دیا جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ .... وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنھُم اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (القرآن)

بے شک جو لوگ تم میں سے اس دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے جب دونوں فوجیں آپ میں گتھم گتھا تھیں تو انہیں محض شیطان نے پھسلا دیا تھا ان کے کسی عمل کے باعث، بے شک اللہ نے انہیں معاف کر دیا یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بڑے حلم والا ہے۔

خطا و بخشش کے درمیان توبہ ایک ناگزیر عمل ہے۔ بالعموم رب العالمین تائب ہونے پر اصحاب النبی ﷺ کو مغفرت و بخشش کی خیرات عطا فرماتا تھا لیکن کتنا رشک کیا جائے پیکران وفا ان اصحاب کے بخت پر اور ان کی خوش نصیبی پر کہ ان کا رب اپنے ان وفا شعار بندوں کو بسا اوقات بلا توبہ بھی معاف فرما دیتا تھا۔

Marfat.com

ایمان صحابہؓ پر رب صحابہ کی تیئیس سال تک مسلسل گواہی

اب ہم ایک نہایت ہی اہم بنیادی اور ایمان افروز نکتے کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ صحابہ ہی خطاب قرآن کے اولیں مخاطب تھے۔ یہی نفوس قدسیہ یاایھاالذین آمنو کے مصداق اولیں، مصداقِ حقیقی واصلی اور مصداق اتم ومصداق کامل تھے۔ مابعد طبقات امت کے افراد اپنے اپنے درجات ایمان اپنے اپنے مراتب اخلاص اور اپنے اپنے رسوخ فی الدین کے ساتھ ان الفاظ کا مصداق ہو سکتے ہیں۔ حقیقتاً اور اولاً ان الفاظ کے مصداق اصحاب النبی ﷺ ہی تھے۔ یہ وہ خوش نصیب وخوش بخت افراد تھے جنہیں پورے تیئیس سال تک قرآن ''اے ایمان والو'' کہہ کر مخاطب کرتا رہا، گویا رب تعالیٰ خود مسلسل تیئیس سال تک ان کے ایمان کی گواہی دیتا رہا، اپنا ہر حکم نافذ کرنے سے پہلے، اپنی ہر بات کرنے سے قبل ان کے ایمان کی تصدیق کر کے رب العالمین مابعد طبقات امت پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا تھا کہ جن ہستیوں کے ایمان پر میں خود مسلسل تیئیس سال تک گواہ رہا ہوں تم بھول کر بھی ان کے ایمان پر شک نہ کرنا۔

ایمان صحابہ کی نسبت رب صحابہ نے خود اپنی طرف کی

رب صحابہ ایسا کرتا بھی کیوں نہ کہ اپنے ان منتخب اور چنیدہ افراد کے قلوب میں ایمان جیسی عظیم نعمت بھی اس نے خود ہی بسائی تھی۔ ایمان کے ساتھ صحابہ کی شدید محبت والفت بھی اسی کی عطا تھی اور پھر اس متاعِ محبوب سے ان کے قلب وباطن کو زینت بھی خود رب العالمین نے ہی بخشی تھی، جیسے کہ ارشاد فرمایا گیا۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ	لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت عطا کی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ (بھی) فرما دیا۔ (الحجرات:7)

اسی طرح ایک اور مقام پر صحابہؓ کے ایمان کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلہ:22)	یہی وہ لوگ (بنی پیکران وفا وکشتگانِ صفا خدامست وخود فراموش اصحاب النبی) ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (فیض خاص) سے تقویت بھی بخشی۔

Marfat.com

الغرض ان کے لوح قلب پر ایمان کی مہر ثبت فرما دی گئی تھی ان کی کتاب قلب کے ایک ایک صفحے پر ایمان نقش کر دیا گیا تھا ایمان ان کے قلب باطن میں بسا دیا گیا تھا بالفاظ دیگر ایمان ان کے قلب و باطن میں گھر کر گیا تھا۔

ایمان کو اپنا گھر بنا لینے والے لوگ

صرف اتنا ہی نہیں کہ رب صحابہ نے ایمان اصحاب الٰہی کے دلوں میں سجا اور بسا دیا اور ان کے دلوں پر ثبت فرما دیا تھا بلکہ ایمان کو بھی ان کا گھر بنا دیا گیا جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِن قَبْلِهِمْ — جنہوں نے ان سے پہلے ہی شہر (مدینہ) اور ایمان کو اپنا گھر بنا لیا تھا۔

(الحشر:9)

سبحان اللہ! کیا منفرد مقام ہے اصحاب النبی کا کہ ایمان ان کے دلوں میں گھر کر گیا تھا اور انہوں نے ایمان کو اپنا گھر بنا لیا تھا۔ ہے امت کا کوئی ایسا طبقہ جو اس دوطرفہ منفرد اور انوکھے اعزاز میں ان کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ کر سکے؟

ایمان صحابہ عمر بھر ایمان مصطفوی کی انگلی پکڑے چلتا رہا

ایمان نبی اور ایمان صحابہ قدم بہ قدم

صرف اتنا ہی نہیں کہ اصحاب النبی نے ایمان کو اپنا گھر بنا لیا تھا بلکہ ایمان صحابہ مالک و مربیٔ ایمان حضور ختمی مرتبتؐ کے ایمان کی انگلی پکڑے ساتھ ساتھ چلتا رہا، كل امن بالله کے الفاظ کیا بتا رہے کہ ایمان صحابہ سرچشمہ ایمان کی معیت و مصاحبت میں آ گیا تھا۔

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ .... — رسول ﷺ اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا اور اہل ایمان (اصحاب النبی) بھی یہ سبھی (نبی و اصحاب نبی) اللہ پر ایمان لائے۔......

(البقرہ :285)

Marfat.com

سبحان اللہ ربِ صحابہ نے ایمان صحابہ کو ایمان رسول ﷺ کی معیت میں دے کر ان کا اقبال اتنا بلند کر دیا جس کا تصور بھی کسی دوسرے طبقے کے لئے نہیں کیا جا سکتا سورہ آل عمران کی آیت نمبر 84 میں بھی اٰمَنَّا کے الفاظ استعمال کر کے مربی صحابہ نے معیتِ ایمان میں اپنے اصحاب کو اپنے ساتھ رکھنے کا اعلان فرما دیا۔

اصحاب النبی ﷺ کے قلوبِ چنیدہ ربِ صحابہ کی نظر میں

اب ہم اصحاب النبی ﷺ کے روشن وشفاف سینوں میں دھڑکتے ان چنیدہ منور اور مصفی ومجلی دلوں میں چمکتے دمکتے ایسے انوار سیرت کا ذکر کریں گے جن کی بابت رب صحابہ نے قرآن میں جا بجا گواہی دی اور ان کی تحسین کی اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ کہ ان دلوں کو ایمان کے لئے چنا بھی اس نے خود ہی تھا۔ ان دلوں میں ایمان کی محبت بھی خود اسی نے ڈالی تھی اور پھر ایمان جیسی متاع محبوب سے ان دلوں کو مزین بھی خود اسی نے کیا تھا۔ نیز ایمان کو ان لوگوں کا گھر بھی بنا دیا گیا تھا۔ پھر مربی صحابہ نے انہیں اپنی معیت ومصاحبت اور حلقۂ تربیت میں رکھ کر ان میں ایسے ایسے ہمہ نوع انوار سیرت بھر دیئے تھے جو انہی کا نصیب تھا۔ مربی ومزکی صحابہ کے فیضان تربیت نے صحابہ کرام کے ایمان سے مزین قلوب میں ہمہ رنگ وہمہ نوع انوارِ سیرت بھر کے ان قلوب کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا تھا قلوب صحابہ نے فیضان تربیت مصطفوی کو اپنے اندر جذب کر کے کیا کیا مقامات حاصل کر لئے تھے اور ہر اک صحابی کا دل کسی طرح انوار سیرت کی ایک قوسِ قزح بن گیا تھا آپ بھی آئینہ قرآن میں جھانک کر انہیں ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مزین بہ انوار ایماں قلوب

2۔ مزین بہ اسرار ایمان قلوب

3۔ مزین بہ توحیدِ باری قلوب

4۔ مزین بہ تکذیبِ شرکی قلوب

5۔ مزین بہ شان انابت قلوب

6۔ مزین بہ شانِ خشوعت قلوب

7۔ حامل تقوی وصالحیت قلوب

8۔ مزین بہ رشد وہدایت قلوب

9۔ مزین بہ صدق وصداقت قلوب

10۔ مزین بہ رحمت ورأفت قلوب

11۔ سراپا طالبان رضائے خدا

12۔ مطمئن ہر لحہ برضائے خدا

13۔ مزین بہ حب الٰہی قلوب

14۔ مزین بہ شان خشیت قلوب

Marfat.com

14/A مزین بہ ذکرِ الٰہی قلوب	14/B۔ مزین بہ فکرِ الٰہی قلوب
15۔ مزین بہ شانِ اجابت قلوب	16۔ مزین بہ حب رسالت قلوب
17۔ مزین بہ ذوق عبادت قلوب	18۔ مزین بہ شوق شہادت قلوب
19۔ مزین بہ ذوق اطاعت قلوب	20۔ قلوب صحابہ کاملاً حاملِ اتباع رسول
21۔ مزین بہ ہر ہر ادائے رسول	22۔ حامل زہد و بیزار دنیا قلوب
23۔ مزین بہ انوار سیرت قلوب	24۔ مزین بہ اخلاق سیرت قلوب
25۔ مزین بہ شان شجاعت قلوب	26۔ مزین بہ تسلیم، راضی قلوب
27۔ مزین بہ خوف ورجاء قلوب	28 مزین بہ اخلاص وخالص قلوب
29۔ مزین بہ ذوق طہارت قلوب	30۔ پاک از دنیا وحب دنیا قلوب
31 مزین بہ سعد وسعادت قلوب	32۔ بری از وجودِ شقاوت قلوب
33۔ مزین بہ روح اخوت قلوب	34۔ مزین بہ شانِ زیادت قلوب
35۔ مزین بہ ذوقِ تلاوت قلوب	36۔ مزین بہ تزکیہ، صافی قلوب
37 مزین بہ علم کتابی قلوب	38۔ مزین بہ اسرار وحکمت قلوب
39 مزین بہ انوار قرآں قلوب	40۔ مزین بہ افکار قرآں قلوب
41 مزین بہ حفظ قرآنی قلوب	42۔ خاشع از کیفیات قیامت قلوب
43۔ خاشع بہ تنذیر برزخ قلوب	44۔ خاشع بہ تنذیر دوزخ قلوب
45۔ مزین بہ تبشیر جنت قلوب	46۔ متمسک بہ حبل من اللہ قلوب
47۔ مزین بہ صبر من اللہ قلوب	48۔ مزین بہ عہد الستی قلوب
49۔ مزین بہ اسرار ہستی قلوب	50 ذاکرِ رب واسمائے حسنہ قلوب
51۔ مزین بہ تعظیمِ عترت قلوب	52۔ مزین بہ تسکین وراحت قلوب
53 مزین بہ حسن سخاوت قلوب	54۔ مزین بہ حسن ارادت قلوب

Marfat.com

55۔مزین بہ اخلاق ارفع قلوب
56۔مزین بہ اخلاق مولا قلوب
57مزین بہ انفاق دولت قلوب
58۔مزین بہ فقر وقناعت قلوب
59حامل عفت وپاکبازی قلوب
60۔حامل رفق وحلم وتلطف قلوب
61۔حامل عجز اور انکساری قلوب
62۔حامل اعتدالِ ومیانہ قلوب
63۔پختہ خو، حاملِ استقامت قلوب
64۔مزین بہ احسان والفت قلوب
65۔حامل رحم ورحمت ترحم قلوب
66۔مزین بہ صبر وتوکل قلوب
67۔مزین بہ راز توسل قلوب
68۔پاک از گردِ کینہ ونفرت قلوب
69پاک از گرد غیظ وعداوت قلوب
70۔پاک از گردِ جرم وبغاوت قلوب
71۔پاک از داغِ شرک وشقاوت قلوب
72۔پاک از گردِ ظلم وضلالت قلوب
73۔پاک از گرد بہتان وغیبت قلوب
74۔پاک از ناسپاسانہ خصلت قلوب
75۔پاک از گرد دہر فحش ومنکر قلوب
76۔پاک از بغض اور فتنہ وشر قلوب
77۔پاک از عجب وفخر وتکبر قلوب
78۔مزین بہ شکر وتشکر قلوب
79۔پاک از گردِ کفرانِ نعمت قلوب
80۔حامل خوئے تحدیثِ نعمت قلوب
81۔مزین بہ انوار عرشی قلوب
82۔حاملِ عزت وجاہ فرشی قلوب
83۔مظہر عفو سرکار نوری قلوب
84۔واقف رمز حق وحضوری قلوب
85۔پاک از گردِ شرک خفی اور ریا
86۔پاک از گردِ حرص وہوس اور ہوا
87۔حامل فوزِ کونین یکتا قلوب
88۔حامل فوز کونین ارفع قلوب
89۔پاک از حب مال وبخیلی قلوب
90۔پاک از عنصر فحش گوئی قلوب
91۔پاک از سوئے ظن بدگمانی قلوب
92۔حامل ہستی جاودانی قلوب
93۔حامل حسن کل اور یگانہ قلوب
94۔شستہ ونرم خو دلبرانہ قلوب
95۔پاک از بدلہ وعنصرِ انتقام
96۔پاک از عنصرِ عجلت بے لگام

Marfat.com

97-مزین بہ ایثارِ یکتا قلوب
98-ہر نفس ذاکرِ اسم مولا قلوب
99-دور از غفلت وکسل زندہ قلوب
100-حاملِ خیرِ کل درخشندہ قلوب
101-راضیہ مرضیہ مطمئنہ قلوب
102-حامل حسن ورعنائی حسنہ قلوب

مجھے تو کچھ یوں لگتا ہے قلوب صحابہ فطرتاً ہیرے تھے جنہیں مربی صحابہ نے اپنی صحبت و تربیت میں رکھ کر تراشا انہیں سیقل کیا۔ آپ ﷺ کے فیضان تربیت نے انہیں جلا بخشی، انہیں پالش کیا اور چمکایا جس کے نتیجے میں ہر ہر صحابی کے دل سے ہمہ رنگ و پرکشش قوس قزحائی شعائیں نکلیں جنہوں نے ان کی سیرتوں میں ایسی چمک دمک ایسی جاذبیت وکشش اور ایسی اثر آفرینی پیدا کردی جو ایک ایسی جماعت کے شایان شان تھی جس نے تا قیامت مابعد تمام طبقات امت کے لئے حسنِ عمل و حسنِ کردار کا ایک قابلِ تقلید معیار بننا تھا۔ اب ہم قلوب صحابہ کے مذکورہ مقامات رفیع پر روشنی ڈالیں گے۔ قارئین! آپ بھی قرآن کی روشنی میں ان روشن اور ضیابار وضوفشاں دلوں کے فیض سے اپنے قلب و باطن کو منور کر دینے کے لئے تیار ہو جائیں کہ ان ہیروں کو تو تراشا ہی اسی لئے گیا تھا کہ ان کی چمک دمک سے مابعد طبقات امت کے افراد اپنے تاریک دلوں اور باطن کے ظلمت کدوں کو نور ایمان وایقان اور گوناگوں انوار سیرت سے روشن و مستنیر کر سکیں۔

1- قلوب صحابہ...... مزین بہ انوارِ ایماں قلوب

سورۂ حجرات کی آیت نمبر 7 میں رب صحابہ نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ ایمان جیسی محبوب جنس سے قلوب صحابہ مزین کر دیئے گئے تھے۔

وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُم

اور اللہ نے ایمان (جیسی دولت) سے تمہارے دلوں کو آراستہ کردیا۔ (الحجرات : 7)

قلوب صحابہ جہاں ایمان جیسی عظیم الشان دولت سے سج دھج گئے تھے۔ وہیں منافی ایمان تمام عناصر سے بدرجہ اتم بیزاری بھی انہیں نصیب ہوگئی تھی۔ بلکہ یہ بیزاری بھی رب صحابہ نے خود ان کے قلوب میں داخل کردی تھی۔

Marfat.com

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ — اور کفر اور نافرمانی اور گناہ سے (تمہارے رب نے) تمہارے دلوں میں بیزاری پیدا کر دی۔

(الحجرات: 7)

2۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ اسرار ایمان قلوب

قرآن درجنوں مقامات پر اصحاب النبی کو یایھا الذین آمنوا کے الفاظ سے مخاطب کرتا اور ان کے ایمان کی شہادت دیتا ہے۔ سو وہ ہستیاں جنہیں ان کا آقا و مولا تئیس سال تک "اے ایمان والو" کے الفاظ سے موسوم کرتا رہا ان سے بڑھ کر اسرار ایمان پر مطلع و باخبر اور کون ہو سکتا ہے۔

3۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ توحید باری قلوب

جن خوش نصیبوں کا شب و روز کا وظیفہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد تھا ان سے بڑھ کر کون رموز توحید سے باخبر ہو سکتا ہے۔ اصحاب النبی ﷺ بالیقین ایسے لوگ تھے جن کے قلوب انوار توحید سے لبریز اور اسرار توحید سے مالا مال تھے۔ وہ اپنے قال ہی کے اعتبار سے توحید کے علمبردار نہ تھے بلکہ ان کا حال بھی سراسر توحید تھا، توحید ایک زندہ قوت اور ایک زندہ حقیقت بن کر ان کے قلب و قالب میں اتر چکی تھی۔ ان کا ظاہر و باطن سراپا توحید بن چکا تھا اور انہیں توحید میں وہ رسوخ تام حاصل ہو چکا تھا کہ اب کفر و شرک کا دخول ان کے قلب و ذہن میں ناممکن و محال تھا۔

4۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ تکذیب شر کی قلوب

جو قلوب انوار توحید سے منور اور اسرار توحید سے لبریز ہوں وہ کفر و شرک کی تکذیب اور گمراہی و ضلالت کی تردید میں کتنے شدید ہوں گے اس کا اندازہ چنداں مشکل نہیں سورہ حجرات میں جیسا کہ فرمایا گیا۔

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (الحجرات: 7) — اور (اے صحابیو!) اس (اللہ) نے کفر فسق اور نافرمانی سے کراہت تمہارے دلوں میں رکھ دی ہے۔

اس طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا

Marfat.com

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ

تم بھلا کیسے کفر کرو گے جب کہ تم پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کے رسول بنفس نفیس موجود ہیں۔ (آل عمران:101)

5۔قلوب صحابہ......مزین بہ شان انابت قلوب

منیب کا معنی ہے چنے ہوئے اس امر میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قلوب صحابہ کو رب صحابہ نے ایمان کے لئے چن لیا تھا اسی لئے تو اس نے ان دلوں میں ایمان کی محبت ڈالی اور پھر خود ہی ان کی مقاع محبوب یعنی ایمان سے ان کے دلوں کو مزین کر دیا۔سورہ حجرات کی آیت نمبر 7 قلوب صحابہ کے اس اعزاز پر گواہ ہے۔ (الحج:78)(الفاطر:30)،(الشوریٰ:13)اور(سورۃ نمل:59) بھی اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں

6۔قلوب صحابہ......مزین بہ شانِ خشوعت قلوب

قلوب صحابہ دولت خشوع سے مالا مال تھے لذت بندگی سے آشنا ان پیکرانِ خشوع کا خشوع مسلسل ترقی کرتا رہتا تھا۔قرآن نے ہر لحظہ ہے مومن کی آن نئی شان کے مصداق ان کے ترقی پذیر خشوع وخشیت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا

اور (اصحاب النبی) تھوڑیوں کے بل گریہ زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور یہ قرآن) ان کے دلوں میں موجود خشوع کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ (بنی اسرائیل :109)

7۔قلوب صحابہ......حامل تقوی وصالحیت قلوب

قرآن نے جا بجا اصحاب النبی کو حاملان تقویٰ قرار دیا ہے جیسا کہ آغاز قرآن ہی میں فرمایا گیا۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ یہ متقین (اصحاب النبی) کیلئے سراسر ہدایت ہے۔ (البقرہ:۱)

اسی طرح سورہ حجرات میں فرمایا گیا

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

یہ (خوش نصیب و خود فراموش اصحاب النبی) وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چن لیا ہے۔ (الحجرات:3)

Marfat.com

نیز قرآن جا بجا اصحاب النبی کے لئے والذین امنوا وعملو الصلحت کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ہر عمل کی تحریک دل ہی سے اٹھتی ہے اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اعمال صالحہ کی ہر تحریک قلبِ صالح ہی سے اٹھتی ہے اس لئے جو نفوس زندگی بھر حاملان ایمان و پیکران اعمالِ صالحہ رہے اور جن کے ایمان و عملِ صالح کی شہادت قرآن سینکڑوں مقامات پر دے چکا ان ہستیوں کے سینوں میں دھڑ کنے والے قلوب اگر بدرجہ کمال قلوب صالح نہیں ہوں گے تو پھر کون سے قلوب قلوب صالح سے موسوم ہو سکیں گے۔

8۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ رشد و ہدایت قلوب

سورہ تغابن میں رب صحابہ نے پیکران وفا اصحاب النبی کے قلوب کو ان الفاظ میں ہدایت یافتہ قلوب قرار دیا۔

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ　　　　اور جو شخص (صحابی محمد یا متبع صحابہ) ایمان لاتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما دیتا ہے۔ (التغابن: 11)

قرآن جا بجا اصحاب النبی ﷺ کے لئے والذین امنوا وعملو الصلحت کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ہر عمل کی تحریک دل ہی سے اٹھتی ہے اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے اعمال صالحہ کی ہر تحریک قلب ہدایت یافتہ ہی سے اٹھتی ہے اس لئے جو حاملان ایمان و پیکران اعمالِ صالحہ رہے اور جن کے ایمان و عملِ صالح کی شہادت قرآن سینکڑوں مقامات پر دے چکا ان ہستیوں کے سینوں کے دھڑ کنے والے قلوب اگر بدرجہ کمال قلوب ہدایت یافتہ نہیں ہونگے تو پھر کون سے قلوب قلوب ہدایت یافتہ سے موسوم ہو سکیں گے۔ اسی طرح جب رب صحابہ ہر صاحب ایمان کے دل کو دل ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے تو پھر اصحاب النبی ﷺ جیسے پیکران ایمان نفوس کے قلوب کے ہدایت یافتہ ہونے کا عالم کیا ہوگا۔

9۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ صدق و صداقت قلوب

رب صحابہ نے قرآن میں ایک مقام پر اپنے نبی کے ان غلاموں کو من حیث الجماعت صدیقین کہا ہے۔

Marfat.com

وَالَّذِینَ اٰمَنُوا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیقُونَ (الحدید:19)
اور جولوگ اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی رب کے نزدیک صدیقین ہیں۔

جب صدق صداقت کا تعلق قلب کے ساتھ ہے تو پھر قلوب صحابہ سے بڑھ حامل صدق صداقت قلوب کون سے ہو سکتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

والذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون

پیکران صدق وصداقت اصحاب النبی ﷺ کے اس وصف حسین کا ذکر قرآن نے متعدد مقامات پر کیا ہے جیسا کہ فرمایا گیا۔

(i) إِنَّ الْمُسْلِمِینَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِینَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِینَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِینَ وَالصَّابِرَاتِ(الاحزاب 35)

(ii)قَالَ اللّٰهُ هَذَا یَوْمُ یَنفَعُ الصَّادِقِینَ صِدْقُهُم (المائده:119)

(iv)لِیَجْزِیَ اللّٰهُ الصَّادِقِینَ بِصِدْقِهِم(احزاب:24)

(v)وَیَنصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِکَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحشر:8)

الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین و المستغفرین بالاسحار (القران)

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ وَکُونُواْ مَعَ الصَّادِقِینَ(التوبه: 119)

10- قلوب صحابہ......مزین بہ رحمت ورأفت قلوب......

سورۃ الحدید میں رب صحابہ نے حضرت عیسیٰ کے امتیوں کے قلوب کا رحمت ورأفت سے مزین ہونا بیان کیا ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِینَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً (الحدید:27)
اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جو ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیروی کر رہے تھے شفقت اور رحمت پیدا کردی۔

اگر حضرت عیسیٰ کے امت کے قلوب رأفت ورحمت کے حامل تھے تو اصحاب النبی کے قلوب رحمت ورأفت

Marfat.com

سے کس درجہ مزین ہوں گے اس کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔ جیسا کہ سورۂ فتح میں فرمایا گیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح : 29)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جوان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر تو نہایت سخت ہیں (لیکن) ایک دوسرے کے لئے سراپا رحمت ہیں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

وَجَعَلَ بینکم مودَّةً وَّ رَحمَةً (روم:21)

اور (تمہارے رب نے) تمہارے درمیاں آپس میں رحمت ومودت رکھی

11- قلوب صحابہ......سرتاپا طالبان رضائے خدا

قلوب صحابہ ہمہ وقت اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار رہتے تھے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعاً سُجَّداً یَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَاناً (الفتح:29)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (وفا شعار و خدامت صحابہ) ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر نہایت سخت ہیں لیکن) ایک دوسرے کے لئے رحیم ہیں، تم انہیں رکوع وسجود میں دیکھو گے وہ صرف اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی طلب رکھتے ہیں۔

12- قلوب صحابہ......مطمئن ہر لمحہ بر ضائے خدا

قلوب صحابہ ہر وقت راضی بہ رضائے الٰہی رہتے تھے جیسا کہ فرمایا گیا

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (توبہ:100)

اور جو مہاجرین وانصار (صحابہ) ایمان لائے ہیں سب سے پہلے اور سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے احسان میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

Marfat.com

قرآن نے صحابہ و رب صحابہ کے ایک دوسرے پر راضی ہو جانے کے اس باہمی تعلق کو متعدد اور مقامات پر بھی بیان کیا ہے۔

13- قلوب صحابہ......مزین بہ حبِ الٰہی قلوب......

اصحاب النبی کے قلب و باطن حب الٰہی کا نور کس طرح جگمگا رہا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور جو لوگ ایمان والے ہیں (یعنی سراپا وفا اصحاب النبی) وہ اللہ کے ساتھ محبت میں نہایت شدید ہیں۔ (البقرہ:165)

14- قلوب صحابہ......مزین بہ شان خشیت قلوب......

اصحاب النبی ﷺ وہ خوش نصیب افراد تھے جن سے راضی ہو جانے کا اعلان رب صحابہ نے دنیا ہی میں کر دیا تھا اور یہ مقام رضا انہیں اسی لئے عطا ہوا تھا کہ وہ ہمہ وقت خشیت الٰہی میں سرشار رہتے تھے۔

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّه اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ (اصحاب النبی) اس سے راضی ہیں یہ مقام ہر اس شخص (صحابی) کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔ (البینہ:8)

پیکران خشیت الٰہی کی شان خشیت کا اعلان ان کا رب ایک اور مقام اس طرح کرتا ہے۔

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ اور رب رحمان کے خوف سے ان کی آواز پست ہو گئیں (ہو کر رہ جائیں گی۔) (طٰهٰ: 108)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ کیا ایمان والوں پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے لرز جائیں (الحدید:16)

اس طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

Marfat.com

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ (انفال:2)

مومنین تو بے شک وہی (یعنی پیکران خشیت الٰہی اصحاب النبی ﷺ) ہیں کہ جب ان کے سامنے کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔

ایک مقام پر اصحاب النبی کے سراپا خشیت ہونے کا بیان نہایت ہی درد انگیز اور پر تاثیر انداز میں اس طرح کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَاباً مُّتَشَابِهاً مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ذَلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ (الزمر 23)

اللہ نے نازل کی سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے جائیں۔ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑ جاتے ہیں موم ہو جاتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ راہ دکھائے اسے جسے چاہے۔

14/A قلوب صحابہ.....مزین بہ ذکر الٰہی قلوب

قرآن میں جا بجا اس بات کا ذکر ہے کہ اصحاب النبی صبح و شام اور خفی و جہری طور پر اپنے آقا و مولا کا ذکر کرتے رہتے۔ ہمہ وقت اپنے رب کے ذکر اور تسبیح و تحمید میں رطب اللسان رہتے۔ان کی مشغولیتِ ذکرِ الٰہی کا ایک منظر آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَاماً وَّقُعُوداً وَّعَلَى جُنُوبِهِمْ (آل عمران : 191)

وہ (پیکران حب الٰہی اور ذکر الٰہی کے رسیا اصحاب النبی) کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

سورہ نور میں اصحاب النبی ﷺ کی اسی کیفیت ؓ کا ذکر کچھ اس طرح کیا گیا۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:37)

مردان حق تو یہی (اصحاب النبی ہیں) کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

Marfat.com

14/b- قلوب صحابہ......مزین بہ فکر الٰہی قلوب

اصحاب النبی کا ذکر الٰہی محض اس کی یاد ہی نہ ہوتی تھی بلکہ وہ رب السموات والارض کی صناعی اور شان تخلیق وقدرت تامہ میں فکر کر کے اپنے رب کا عرفان حاصل کرتے تھے۔

وَيَتَفَكَّرُونَ فِىْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذا بَاطِلاً (آل عمران:191)

اور (طالبان معرفت الٰہی اصحاب النبی) آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اپنے رب کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر کہتے ہیں) اے ہمارے رب یہ سب کچھ تو نے بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

مظاہر کائنات میں تدبر وتفکر کی بدولت اصحاب النبی معرفت الٰہی وفکر الٰہی کے جس مقام پر فائز ہو گئے تھے یہ انہی کا نصیب تھا۔

15- قلوب صحابہ......مزین بہ شان اجابت قلوب......

قلوب صحابہ چنیدہ قلوب تھے۔ رب صحابہ نے انہیں رسولِ آخر الزمان کی مصاحت ورفاقت کے لئے چنا تھا جیسا کہ فرمایا گیا۔

وَجَاهِدُوا فِىْ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبَاكُم (الحج:38)

اور (اے سراپا ایثار خدا مست صحابیو) اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو جیسا کہ اس جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں منتخب فرمالیا ہے۔

قلوب صحابہ......16 مزین بہ حب رسالت قلوب

پیکران وفا اصحاب النبی اپنے رب کی محبت میں اپنے مربی ومحسن کی اتباع کرتے کرتے محبوبان الٰہی تو بن ہی گئے تھے، لیکن ان کی اتباع محض رسمی یا روایتی نہ تھی بلکہ محبت رسول سے اس اتباع کا خمیر اٹھا تھا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰه (آلقران)

(اے حبیب مکرم!) آپ فرما دیجئے کہ تم اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کرنے لگے گا۔

Marfat.com

17- قلوب صحابہ......مزین بہ ذوق عبادت قلوب

صحابہ سے بڑھ کر ذوق بندگی سے سرشار کون ہوگا جن کے معمولات بندگی کی شہادت خود ان کے رحیم وکریم رب نے ان الفاظ میں دی۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً

ان (یعنی طالبان رضائے الٰہی ومتلاشیان لقائے الٰہی اصحاب النبی) کے پہلو شب کے راحت کدوں میں بھی بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف وامید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔ (الم سجدہ :16)

اسی طرح سورہ فرقان میں اصحاب النبی کے ذوق عبادت کا تذکرہ ان الفاظ میں ہوا۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِيَاما

اور وہ جو (متلاشیان رضائے الٰہی/ اصحاب النبی) اپنے پروردگار کے حضور (انتہائی عجز و نیاز سے) سجود وقیام میں راتیں بسر کر دیتے ہیں۔ (الفرقان:64)

18- قلوب صحابہ......مزین بہ شوق شہادت قلوب......

صحابہ شب روز شوق شہادت میں سرشار رہتے تھے کیونکہ وہ اپنی جانوں کا سودا اپنے آقا ومولا کے ساتھ کر چکے تھے قرآن نے سورۃ احزاب میں ان کے شوقِ شہادت کی گواہی ان لفظوں میں دی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلا

مومنوں (یعنی سراپا طالبان شہادت اصحاب النبی) میں سے (بہت سے) مردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ پس ان میں سے کوئی تو (شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور کوئی ان میں سے (اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے) انتظار کر رہا ہے ان (اصحاب النبی) نے اپنے عہد میں ذرا بھر تبدیلی نہیں کی۔ (الفرقان :64)

Marfat.com

ان ہی شہیدان حق کے بارے میں رب صحابہ نے سورہ بقرہ میں اس طرح ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ (البقرہ 54) جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں تمہیں ہی ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

19- مزین بہ ذوقِ اطاعت قلوب

ذوق اطاعت سے سرشار اصحاب النبی کے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے یہ الفاظ سمعنا و اطعنا قرآن میں جا بجا موجود ہیں۔ اصحاب النبی مربی انسانیت کے زیر تربیت رہ کر سراپا اطاعت وانقیاد بن گئے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو کلیتاً اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری میں دے دیا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا ذوق ان کے رگ و ریشے میں پیوست ہو گیا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول کے لئے اطاعت شعاری کا جذبہ ان کی فطرت ثانیہ بن گیا تھا۔ وہ اپنے رب اور اپنے مربی ومحسن آقا کے احکام سے سرتابی کے بارے میں سوچ بھی نہ سکتے تھے۔" اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہنا اور ان کے کردار کا مستقل شعار اور ان کی سیرت کا انمٹ نقش بن چکا تھا۔ رسول خدا سے محبت اور آپ کے احکام پر عملدر آمد میں مستعدی اور آپ کے اشارہ ابرو پر مر مٹنے کے جذبہ یگانہ کا ذکر جو صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی طرف سے سفیر بن کر آنے والے شخص عروہ بن مسعود نے واپس جا کر اکابرین قریش سے کیا تھا وہ ان پیکران وفا اصحاب النبی کے جذبہ اطاعت پر ایک ایسی شہادت ہے جو تا قیامت ان کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت واطاعت اور وفاداری واطاعت شعاری کا ثبوت فراہم کرتی رہے گا اور پھر قرآن میں ان پیکران اطاعت کی جو ایک خاص دعا آئی ہے وہ اپنے مندرجات میں نہایت ہی انوکھی اور ان کے سراپا نیاز اور سراسر اطاعت وانقیاد ہونے پر تا قیامت دلالت کرتی رہے گی۔

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا (آل عمران:193) اے ہمارے رب (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے (یعنی تیرے محبوب) کی ندا کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے ہماری رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے (نوشتہ اعمال) سے مٹا دے خطاؤں کو......

Marfat.com

20- قلوب صحابہ......کاملاً حاملِ اتباع رسول

پیکران وفا کشتگانِ صفا اصحاب النبی ''قُلْ اِنْ کُنتُمْ تُحبون الله فاتبعونی یحببکم الله'' کا راز بہ دل وجاں جان چکے تھے۔انہوں نے اپنی زندگی کے شب وروز اپنے مربی ومحسن آقا کی اتباع میں رنگ لئے تھے۔ان کی زندگی کا ایک ایک قدم حضور کی پیروی میں اٹھتا تھا۔وہ حضور کے نقش قدم کی پیروی کو ہر لمحہ حرز جاں بنائے رہتے تھے۔انہی نفوس قدسیہ نے چونکہ تا قیامت تمام طبقات امت کے لئے ایمان وعمل کا معیار بننا تھا لہٰذا ان کے محسن ومہربان رب نے جابجا انہیں اپنے محبوب کا متبع کامل قرار دیا اور ایک جگہ تو کمال التفات سے کام لیتے ہوئے انہیں اتباع احسن کا حامل ان لفظوں میں گردانا گیا۔

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ(الزمر 18) جولوگ (پیکران سمع وطاعت اصحاب النبی) بات کو غور سے سنتے ہیں اور پھر اس ہستی یعنی محمد رسول اللہ) کی بہترین انداز میں پیروی کرتے ہیں۔

سبحان اللہ! ہے کوئی مابعد طبقات امت کے افراد میں سے ایسا فرد جس کی اتباع احسن کی شہادت اس کے رب نے خود دیکر اسے حصہ قرآن بنا دیا ہو۔

رب صحابہ نے تو اپنے ان مخلص ووفادار بندوں پر اپنی کریمی کی انتہا کرتے ہوئے ایک مقام پر ان کی اتباع کرنے والوں کو بھی اپنی رضائے کاملہ کی خوشخبری دے دی۔

وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْه اول اول سبقت لے جانے والے مہاجرین میں سے اور انصار میں سے اور پھر وہ جنہوں نے فعل احسان میں ان کی پیروی کی اللہ ان پر بھی راضی اور (توبہ:100) وہ اللہ پر راضی

21- قلوب صحابہ......مزین بہ ہر ہر ادائے رسول

اصحاب النبی نہ صرف عبادات ودینی معاملات میں اپنے مربی ومہربان آقا کی پیروی کرتے بلکہ زندگی کے ان معاملات میں بھی جن کی حیثیت انسان کے لئے نجی وذاتی نوعیت کی ہوتی ہے آپ کی اتباع اور آپ کے

Marfat.com

نقش قدم کی پیروی کرتے۔اپنے آقا و مولا اور مہربان و محسن مربی کی قدم قدم پر پیروی ان کی روز و شب کی زندگی کا وطیرہ اور ایک مستقل شعار بن گیا تھا۔اس سلسلہ کتب احادیث و روایات میں ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں جنہیں پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور انسان ساختہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

درجنوں واقعات صحابہ اس امر پر گواہ ہیں کہ اصحاب النبی ہر ہر ادائے رسول ﷺ پر جان چھڑکتے تھے۔حتیٰ کہ آپ ﷺ کی اضطراری اداؤں کی ادائیگی بھی والہانہ انداز میں کر کے اپنے قلب و جگر کی ٹھنڈک کا سامان کرتے تھے وہ اللہ کے سچے عاشق تھے اور اس کی محبوبیت حاصل کرنے کا راز بھی بخوبی جانتے تھے۔ "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" ان کی زندگی کا ماٹو اور ان کی سیرت کی پہچان بن گیا تھا۔اس لئے ان کے قلب و قالب دونوں ہر ہر ادائے رسولؐ سے مزین تھے۔ان پیکران وفا و خدامست اصحاب النبی کے علی وجہ البصیرت حضورؐ کے متبع اور آپ کی ہر ہر ادا پر آپ کے راستے اور ہر ہر سنت پر کاربند ہونے کی گواہی خود رب صحابہ نے مربی صحابہ سے قرآن میں دلوائی۔

22- قلوب صحابہ......حامل زہد و بیزار دنیا قلوب

اصحاب النبی ﷺ کی زندگی کی پہلی ترجیح رضائے الٰہی کا حصول اور اخروی زندگی تھی۔اس لئے دنیا و مافیھا سے ان کا تعلق محض واجبی نوعیت کا تھا۔وہ کن فی الدنیا کانک غریبٌ او عابر سبیل کے مصداق اتم تھے۔یہ ارشاد نبوی ان کی زندگی کی پہچان تھا وہ سراپا قناعت اور سراسر ایثار تھے زہد اور دنیا سے بے رغبتی ان کے کردار کا خاصہ اور شب و روز کا شعار تھا۔ان کی قناعت، ان کے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے ہزاروں واقعات صفحات تاریخ پر جگمگا رہے ہیں۔

23- قلوب صحابہ......مزین بہ انوارِ سیرت قلوب

اصحاب النبی کے قلوب انوار سیرت مصطفویٰ کے مہبط بن چکے تھے اسی لئے تو قرآن نے فرمایا

Marfat.com

فَیَتَّبِعُونَ أَحْسَنَہٗ — پھر اس (یعنی فرمان محمد و عمل محمدی) کی بہترین (الزمر:18) انداز میں پیروی کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر انہیں بہترین لوگ ان الفاظ میں کہا گیا۔

أُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃ — یہی تو انسانوں میں سے بہترین انسان ہیں بہترین (البینہ:7) لوگوں کا خطاب انہی کو دیا جا سکتا ہے جن قلب و قالب انوار سیرت سے منور ہوں۔

قرآن میں کہیں ان کو ھم المفلحون کہا گیا تو کہیں ھم الفائزون کہا گیا کہیں صادقون تو کہیں ھم المتقون کہا گیا۔ یہ تمام القابات اور خطابات انہیں خوش نصیبوں کو دے جا سکتے ہیں جن کے سیرت و کردار اور قلب و باطن انوار سیرت محمدی ﷺ سے مستنیر ہوں۔

24- قلوب صحابہ......مزین بہ اخلاق سیرت قلوب۔

جن لوگوں نے اپنے قلوب کو انوار سیرت سے جگمگا رکھا تھا ان کی عملی زندگی کیونکر ممکن تھا کہ اخلاق نبوی کے سانچے میں نہ ڈھل جائے۔ اصحاب النبی کے روز شب مصطفوی اخلاق کی تصویر تھے۔ کتب و تاریخ و احادیث سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں واقعات ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں جو ان اصحاب النبی کی مزین بہ اخلاق سیرت زندگی پر شاہد ہیں انہی لوگوں کے بارے میں تو قرآن نے فرمایا۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ — یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے (القرآن) (انوار و اخلاق سیرت کی وجہ سے) جگمگا رہے ہونگے۔

25- قلوب صحابہ......مزین بہ شانِ شجاعت قلوب

پیکران وفا سراپا جہاد اصحاب النبی کی شان شجاعت کا تو یہ عالم تھا کہ کفار رب صحابہ سے بڑھ کر ان سے ڈرتے تھے یقین نہ آئے تو قرآن کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

لَا نتُم اَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُوْرِهِم مِّنَ اللهِ (اے سراپا جلال ومعاندین حق کے لئے سراپا
(الحشر:13) شدت صحابیو!) بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے بھی
زیادہ تمہارا رعب وخوف ہے۔

نیز اشداءُ علی الکفار کا قرآنی اعلان پیکران وغا سراپا جہاد اصحاب النبی کی صفت شجاعت کے بیان میں کافی ہے۔ اصحاب النبی کی شجاعت اور بسالت وتہور کے ثبوت میں تاریخ اسلامی کے سینکڑوں واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔

26- قلوب صحابہ......مزین بہ تسلیم، راضی قلوب......

اصحاب النبی کے اس وصف یگانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا
(البقرہ:112) (یعنی سراپا تسلم ورضا بن کے اپنے آپ کو اللہ کے
سپرد کر دیا۔)

سورۃ احزاب میں اصحاب النبی کی شان تسلیم ورضا کا ذکر ان لفظوں میں ہوا ہے۔

وَمَازَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَاناً وَّتَسْلِيماً اور اس سے ان (پیکران تسلیم ورضا اصحاب
(الاحزاب:22) النبی) کے ایمان وتسلیم میں اضافہ ہی ہوا۔

27- قلوب صحابہ...... ہیں مزین بہ خوف ورجا یہ قلوب......

پیکران وفا وکشتگان صفا، خدا مست وخود فراموش صحابہ خوف ورجاء کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے تھے اور ان کے قلوب ہمہ وقت امید وخوف کے جذبات سے سرشار رہتے۔

انهم كانوا يسارعون فى الخيرات یہ (پیکران حب الٰہی اصحاب النبی) نیکی کے
ويدعوننا رغباً ورهباً کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ہمیں امید اور خوف
(انبیاء) کے ساتھ پکارتے ہیں۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان کے کریم ورحیم اور غفار ووہاب رب نے ان سے یہ وعدہ کر رکھا تھا۔

Marfat.com

وَادْعُوْهُ خَوْفاً وَّطَمَعاً اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (اعراف:)

(اپنے کریم ورحیم رب سے اس کے فضل وکرم کی لو لگاتے ہوئے خوف وامید کے ساتھ) اسے پکارا کرو اور بے شک اللہ کی رحمت (تو اے پیکران وفا اصحاب النبی تم جیسے) اچھے کام کرنے والوں کے قریب ہی رہتی ہے۔

28- قلوب صحابہ...... مزین بہ اخلاص وخالص قلوب

پیکران وفا اصحاب النبی صدق واخلاص اور للّٰہیت کے چلتے پھرتے پیکر تھے اور ان کے قلوب اس نعمت سے لبریز تھے وہ ''مخلصین له الدین'' کے عملی پیکر تھے ان کا مطمع نظر صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول تھا وہ الا ابتغاء وجهه ربه الاعلى کی سرتاپا تصویر تھے کتب سیر و تاریخ اور کتب احادیث سے ان کے اس وصف حسین کی ہزاروں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

29- قلوب صحابہ...... مزین بہ ذوق طہارت قلوب

اصحاب النبی مربی صحابہ حضور ختمی مرتبت کے زیر تربیت رہ کر ظاہری و باطنی طہارت کے روشن نقوش بن گئے تھے جب سے انہوں نے رب تعالیٰ کا یہ فرمان سنا تھا واللہ یحب المتطهرین ان کی زندگی سراپا طہارت ونظافت بن گئی تھی اور انہیں یہ ذوق طہارت ہر آن نئی سے نئی بلندیوں سے ہمکنار کرتا تھا۔

30- قلوب صحابہ...... پاک از دنیا وحب دنیا قلوب

اصحاب النبی اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اخروی زندگی پر نظر رکھتے تھے۔ دنیا سے ان کا تعلق واجبی نوعیت کا تھا۔ انہیں ہر لمحہ اُخروی فلاح ونجات ہی حرز جاں تھی۔ ان کے دل دنیا اور حب دنیا سے کلیتًا پاک تھے۔ دنیوی زندگی اور اس زندگی کی سہولیات وآسائشات کے حصول سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔ ان کی زندگیوں میں ان کے مربی ومحسن آقا کی زہد وقناعت پر مشتمل زندگی کا پرتو ہر دیکھنے والا شخص محسوس کرسکتا تھا۔ انہوں نے حق پرستی کی راہ میں اپنی اولاد واموال اور رشتہ داریوں کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اللہ اور اس کے

Marfat.com

رسول کی رضا ان کی پہلی ترجیح تھی۔ ان کے دل حب دنیا سے کس قدر پاک تھے اس کی ہزاروں مثالیں صفحات تاریخ پر جگمگا رہی ہیں۔

31- قلوب صحابہ...... مزین بہ سعد و سعادت قلوب

اصحاب النبی چونکہ اپنے رب کا انتخاب تھے اور ایک مقصد عظیمہ کی تکمیل کے لئے انہیں چنا اور صحبت محمدی میں رکھا گیا تھا اس لئے بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ان سے بڑھ کے مقدر کا سکندر اور سعید و چنیدہ اور کوئی طبقہ انسانیت نہیں ہو سکتا۔ یہ سعید اور مقدس روحیں تھیں۔ یہ سعادت نشاں قلوب تھے اور ایسے خاکی پتلے تھے جن میں نور سعادت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ خوش نصیبی کی سدرۃ المنتہی پر فائز تھے ان کے سعید و مسعود قلب تجلیات الہیہ کا مہبط اور ان کے قالب سعادت و تقدس کے چلتے پھرتے پیکر تھے ان کے مقام سعد و سعادت پر کچھ کہنا یا لکھنا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں اس لئے اتنا ہی غنیمت سمجھا جائے جو نوک قلم پر آ گیا۔

32- قلوب صحابہ...... بری از وجود شقاوت قلوب

جن قلوب کو رب صحابہ نے نور ایمان کے لئے خود منتخب کر کے ان قلوب میں کفر و شرک، فسق و فجور اور ضلالت و گمراہی کے داخلے کا خود ہی سد باب کر دیا ہو بھلا ان قلوب میں شقاوت و ضلالت جیسی گمراہی کب داخل ہو سکتی ہے۔

وَكَرَّهَ اليكم الكفر والفسوق و العصيان (اے اصحاب النبی) اور (تمہارے رب نے) تمہارے دلوں میں کفر فسق اور عصیان (جیسی لعنتوں) سے نفرت ڈال دی ہے۔ (الحجرات:)

وكيف تكفرون وانتم تتلى عليكم آيات الله وفيكم رسوله، کے الفاظ میں بھی اصحاب النبی کو ہر طرح کی شقاوت و ضلالت اور کفر و شرک سے محفوظ ہونے کی گارنٹی دی گئی تھی۔

33- قلوب صحابہ...... مزین بہ روح اخوت قلوب

قرآن اصحاب النبی کے اس وصف یگانہ کا اعلان ان لفظوں میں کرتا ہے۔

Marfat.com

انما المئومنون اخوۃ(الحجرات : ا) بے شک مومنین (پیکران رحمت وکشتگان صفا اصحاب النبی) آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

قرآن میں جابجا اصحاب النبی کے اس وصف حسین کا ذکر کیا گیا کہیں انہیں اخوانکم فی الدین کہا تو کہیں "اخواننا" کہہ کے ان کا تعارف کرایا گیا۔

قرآن میں ایک اور مقام پر ان پیکران وفا اصحاب النبی کو اپنا لطف وکرم یاد کراتے ہوئے رب صحابہ نے کچھ اس طرح فرمایا۔

واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً (القرآن) (اے پیکران وفا وخدامست اصحاب النبی) اور یاد کرو اللہ کی نعمت کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں (اپنی نعمت کی) نرمی ڈالی اور تم اس نعمت کے سبب بھائی بھائی بن گئے۔

34- قلوب صحابہ...... مزین بہ شان زیادت قلوب

اس امر میں تو کوئی شبہ ہی نہیں کہ قلوب صحابہ شان زیادت کے آئینہ دار تھے۔ ہر آن ان کے ایمان اور ثمرات ایمان میں اضافہ ہو رہا تھا۔ جس کا تذکرہ ہم ثمرات وآثار ایمان کے عنوان سے تفصیلاً کر چکے ہیں۔ قصہ مختصر ان کا تقویٰ ان کا خشوع، ان کا عنصر تسلیم ورضا ان پر اللہ کی رحمت، اس کا فضل اور ان کے لئے نور ہدایت مسلسل بڑھتا رہا۔ اور وللاخرۃ خیرلک من الاولی کی شان رفعت رکھنے والے مربی کے صدقے انہیں بھی شب وروز ایمان وثمرات ایمان میں نوع بہ نوع بلندیاں اضافے اور رحمتیں نصیب ہوتی رہیں۔

35- قلوب صحابہ...... مزین بہ ذوق تلاوت قلوب......

مربی صحابہ کے نظام تربیت کا پہلا نکتہ "یتلوا علیھم ایتہ"، یعنی اصحاب النبی پر قرآنی آیات کی تلاوت کرنا یعنی ان کے قلب میں انوار قرآن اتارنا تھا۔ جیسے آپ نے ان لوگوں پر تلاوت کا حق ادا کیا

Marfat.com

ویسے ہی انہوں نے سماعتِ قرآنی کا حق ادا کیا اور اپنے قلب و دماغ کو پیغام قرآن و انوار قرآن سے مزین کیا۔ اصحاب النبی تلاوت قرآن سے نہ صرف انوار سمیٹتے تھے بلکہ تلاوتِ قرآن سے ان کا ایمان مسلسل بڑھتا تھا جیسا کہ پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا۔ اور بعض صحابہ تو اس قدر حسن قرأت اور ترتیل کے ساتھ قرآن تلاوت کرتے تھے کہ مربی صحابہ نے ان سے تلاوت کی فرمائش کی۔ قارئین! چشم تصور میں لایئے وہ منظر کہ جب صاحبِ قرآن اپنے شاگردوں اور تلامذہ سے تلاوت قرآن سنتے ہوں گے۔ اصحاب النبی کے بخت رسا کا کیا کہنا۔

36- قلوب صحابہ...... مزین بہ تزکیہ، صافی قلوب

مربی صحابہ حضور ﷺ کے اسلوب تربیت کا دوسرا نکتہ و یز کیھم یعنی قلوب صحابہ کا تزکیہ وتصفیہ تھا۔

مزکی انسانیت و مربی امت کی زیر تربیت رہ کر تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کی منزلیں طے کرنے والے خوش نصیب اصحاب النبی کے قلوب انتہائی لطیف، کمال درجہ شفاف اور بدرجہ اتم مصفیٰ ہو چکے تھے، جس کی بدولت ہر آن ان پر انوارِ ایمان، تجلیات الٰہی اور عنایات مصطفوی کی بارشیں ہوتی تھیں یہ وہ خوش نصیب افراد تھے جنہوں نے روبرو بیٹھ کر مربی انسانیت سے حصہ نور و رحمت وصول کیا اور نتیجتاً اللہ کے مقرب ترین بندے بن گئے۔

37- قلوب صحابہ...... مزین بہ علم کتابی قلوب

مربی صحابہ کے اسلوب تعلیم وتربیت کا ایک شعبہ یعلمھم الکتاب یعنی قرآنی علم سے اپنے تلامذہ کو بہرہ ور کرنا تھا۔ سو آپ ﷺ نے ان طالبان ہدایت و پیکرانِ طلبِ معرفت اصحاب النبی کو علوم قرآنی کے خزانوں سے مالا مال کیا۔ اسی بنا پر رب صحابہ نے قرآن میں متعدد مقامات پر انہیں کہیں اولوالعلم کے لقب سے نوازا تو کہیں '' راسخون فی العلم '' کے لقب سے۔ بعد کے ادوار میں جو علوم قرآن پر نو بہ نو کام ہوئے۔ تفاسیر لکھی گئیں اور تا قیامت قرآن سے جو جو انوار ہدایت اور علم و عرفان کے چشمے پھوٹتے رہے یہ بالواسطہ ان ہی کے پاک و مصفیٰ قلوب کا فیضان رہا، رہا ہے اور رہے گا۔

Marfat.com

38- قلوب صحابہ......مزین بہ اسرار و حکمت قلوب

مربی صحابہ نہ صرف اپنے اصحاب کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے بلکہ بنفس نفیس انہیں حکمت قرآنی کی تعلیم بھی دیتے تھے۔قلوب صحابہ حکمت قرآن و اسرار دین کے خزانے تھے۔وہ من یوتی الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً کے چلتے پھرتے پیکر تھے البتہ ہر اک کے دامن میں حکمت کے انمول موتی اس کے وسعت دامن کے موافق تھے۔

39- قلوب صحابہ......مزین بہ انوارِ قرآں قلوب

تلمیذان مکتب نبوی اصحاب النبی کے قلب و باطن انوار قرآن سے مزین تھے انوار قرآنی نے ان کے رگ و پے میں اتر کر انہیں مابعد طبقات امت کے لئے مینارہ ہائے نور بنا دیا تھا اسی لئے تو مربی صحابہ نے فرمایا اصحابی کالنجوم میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں مابعد صحابہ جملہ ادوار میں انوارِ قرآنی کے جو ہمہ نوع چشمے جاری ہوئے اور ہوتے رہیں گے یہ سب انہی کا فیضان ہے۔

40- قلوب صحابہ......مزین بہ افکار قرآں قلوب

اصحاب النبی کو قرآنی تعلیمات کا علم بوساطت مربی صحابہ حاصل ہوا تھا ان کے قلب و ذہن افکار و نظریات تعلیمات قرآنی سے مزین تھے اور ان کے پیکر افکارِ قرآنی کے چلتے پھرتے نمونے تھے۔قرآن و صاحب قرآن نے انہیں اپنے فیضان تربیت سے ''نور'' علی نور بنا دیا تھا۔

41- قلوب صحابہ......مزین بہ حفظ قرآنی قلوب

قلوب صحابہ وہ خوش بخت قلوب تھے جنہیں حفظ قرآن کے لئے رب صحابہ نے چنا تھا جیسا کہ ارشاد ہوا۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (العنکبوت:49)	اے مربی صحابہ فرما دیجئے یہ قرآن ہی کی) واضح آیات ہیں جو ان لوگوں (اصحاب النبی) کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں علم صحیح دیا گیا ہے۔

Marfat.com

42- قلوبِ صحابہ...... مزین بہ خوف قیامت قلوب

کتب تاریخ واحادیث گواہ ہیں کہ جب اصحاب النبی بزبان مربی صحابہ ایسی آیات قرآنی سنتے تھے جن میں قیامت واحوال قیامت اوراخروی زندگی کی ہولناکیوں کا بیان ہوتا تھا تو اصحاب النبی دھاڑیں مار مار کر روتے تھے، کئی مرتبہ بے ہوش بھی ہوجاتے اوران پر درد واندوہ کی یہ کیفیات بسا اوقات تو کئی کئی روز تک طاری رہتیں۔ حضرتِ امیر معاویہؓ کے بارے میں ملتا ہے کہ ایک فرمانِ نبوی سناتے ہوئے کتنی مرتبہ بے ہوش ہوئے۔

43- قلوب صحابہ...... خاشع بہ تبذیر برزخ قلوب

اصحاب النبی عالم شہادت میں رہتے ہوئے بھی اپنے صافی قلوب کے آئینوں میں برزخ وآخرت کے نظارے کرتے تھے۔ یہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اخروی ذوق کے حامل قدسی نفوس تھے۔ مربی صحابہ نے ان کے سامنے جو جو اور جب جب بھی برزخ وآخرت میں پیش آنے والے احوال و واقعات کی کیفیات بیان کیں وہ ان کے دلوں میں نقش ہوگئیں اور وہ ہمہ وقت ان کیفیات کو (جواب ان کے مشاہدات اوراحوال بن گئے تھے) میں گم ہوکر زندگی کے شب وروز گزارتے تھے۔

44- قلوب صحابہ...... خاشع بہ تبذیرِ دوزخ قلوب

قلوب صحابہ ہمہ نوع انوار سیرت کے مہبط اور نو بہ نو کیفیات واحوال کے پیکر بن چکے تھے۔ مربی صحابہ کے فیضان تبشیر وتنذیر نے ان کے قلب وباطن کو ہمہ نوع احوال کا مظہر بنادیا تھا۔ اصحاب النبی جہنم واحوال جہنم سے ہمیشہ خاشع ولرزاں رہتے۔ جب بھی مربی صحابہ احوال دوزخ پر مشتمل آیات قرآنی کی تلاوت فرماتے یا ان کے سامنے جہنم وکیفیات جہنم پر مشتمل احوال و واقعات بیان کرتے ان کی چیخیں نکل جاتیں۔ دھاڑیں مار مار کر روتے۔ کئی تو بے ہوش ہوجاتے۔ غرضیکہ ان کے شب وروز انہی کیفیات سے مملو تھے اور ان کے دل ودماغ پر ہمہ وقت خشیتِ الٰہی اوراحوال جہنم کا پہرہ رہتا اوران کا ہر قدم آخرت میں جوابدہی کے تصور کے تحت اٹھتا۔

Marfat.com

45- قلوب صحابہ...... مزین بہ تبشیر جنت قلوب

نور ایمان نے اصحاب النبی کی آنکھوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے تھے آخرت اور اُخروی زندگی گویا ان کے سامنے تھی۔ ان کے مصفی و مجلی دلوں پر جنت و دوزخ اور ان کی آسائشات و عقوبات منعکس رہتی تھیں ان کی زندگی غافلانہ زندگی نہ تھی بلکہ فکرمندانہ زندگی تھی جنت و فردوس جنتی نعمتوں اور آخرت میں ہونے والے انعامات ربانی کے تصور سے ان کے قلب و باطن مسرور رہتے تھے۔ ان کے شب و روز نہ صرف "فرحین بما اتھم اللہ من فضلہ" کے آئینہ دار تھے بلکہ ان خوش نصیبوں کو ان کے کریم رب نے خود اسی دنیا میں جنت کی پہچان کرادی تھی جیسا کہ سورۂ ملک کے الفاظ وعرفھا لھم کی گواہی قرآن میں موجود ہے۔

46- قلوب صحابہ...... متمسک بہ حبل من اللہ قلوب

قلوب اصحاب النبی اللہ کی رسی سے مضبوطی سے بندھ گئے تھے۔ ان پیکران وفا نے نہ صرف اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا تھا بلکہ اپنے دلوں کے گرد اس رسی کا حلقہ کس لیا تھا اور اس طرح اپنے آپ کو ہر ضلالت و گمراہی اور فتنہ و شر سے محفوظ کرلیا تھا قلوب صحابہ اللہ کی رسی میں قلعہ بند ہو گئے اور اب یہی شیطان و ذریت شیطانی کے خلاف ان کا مضبوط ترین دفاع تھا۔

قرآن حکیم میں ایک مقام پر اللہ کی غلامی میں ان پیکران وفا کے آجانے کا ذکر انتہائی اچھوتے انداز میں کیا گیا ہے۔ ارشاد۔

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا

تو (ان بندگان خوش نصیب) نے ایک ایسا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لئے ٹوٹنا ممکن ہی نہیں

(البقرہ:256)

47- قلوب صحابہ...... مزین بہ صبر من اللہ قلوب

صحابہ تربیت مصطفوی میں رہ کر صبر کے پتلے بن گئے تھے صبر ہر دکھ، ہر پریشانی، ہر صعوبت، ہر ایذا، ہر سازش اور دشمن کے ہر حملے کے خلاف ان کا ایسا ہتھیار تھا جس کے شکستہ یا کمزور ہونے کا کوئی امکان ہی نہیں تھا۔ جب بھی ان پر کوئی مصیبت ٹوٹتی تھی یا مخالفت و عداوت کا کوئی طوفان اُمڈ آتا تھا وہ ان الفاظ

Marfat.com

قرآنی کے ساتھ اپنے دکھ درد اور مصیبت کا علاج کر لیتے تھے۔

اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون (بقرہ:)

جب بھی ان پر کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے وہ پکار اٹھتے ہیں ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہمیں اسی طرف لوٹنا ہے۔

48- قلوب صحابہ......مزین بہ عہدِ الستی قلوب

ویسے تو جملہ ابن آدم نے عالم ارواح میں رب العالمین کے ساتھ اس کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا لیکن بعد از انبیاء اگر کسی طبقے نے اس عہد کی لاج نبھائی تو وہ اصحاب النبی کا ہی طبقہ تھا۔

واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا

اور جب تیرے رب نے آدم کی پیٹھ سے ان کی نسل کو لیا اور خود ان کو ان ہی پر گواہ کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہم گواہ ہیں۔

(القرآن)

اور پھر زندگی بھر ان پیکران وفا اصحاب النبی نے اس عہد کو جس طرح نبھایا اس کی مثال ابن آدم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اللہ ورسول کے ساتھ محبت ووفاداری اور حق وہدایت کی نصرت میں دی جانے والی ان کی لازوال قربانیوں کے ذکر سے روایات وتاریخ کی کتب مالا مال ہیں۔

49- قلوب صحابہ......مزین بہ اسرارِ ہستی قلوب

اصحاب النبی، مربی صحابہ کی زیر تربیت اور حلقہ کفالت میں رہ کر ہستی و جملہ راز ہائے ہستی سے آگاہ ہو چکے تھے۔ ان پر دنیوی واخروی زندگی کے سارے اسرار بے نقاب ہو چکے تھے۔ ان کے قلب آئینوں کی مانند اس طرح مجلی اور مصفیٰ ہو چکے تھے کہ وہ ان آئینوں کے اندر گونا گوں اسرارِ زندگی اور نو بہ نو راز ہائے حیات کے جلوے دیکھتے تھے۔ وہ رازِ ہستی سے باخبر تھے وہ سرِ توحید کے داعی توحید کے علمبردار اور راہِ توحید پر شب وروز گامزن تھے۔

Marfat.com

50- قلوب صحابہ......ذاکر رب واسمائے حسنہ قلوب

قلوب صحابہ ہمہ وقت اپنے رب کی یاد اور اس کے اسمائے حسنہ کے ذکر میں سرشار و مست رہتے تھے۔ ذکر ربانی ان کی روح کی غذا بن گیا تھا۔ اپنے مالک و خالق کے اسمائے حسنہ کا ذکر ان کے شب و روز کا وظیفہ تھا۔ اور ان کی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غفلت میں بسر نہ ہوتا تھا انہیں ان کے کاروبار اور روز و شب کی مصروفیات اللہ کے ذکر محروم نہ کر سکتی تھیں ان کے اس وصف یگانہ پر قرآن کے کئی مقامات گواہ ہیں۔

51- قلوب صحابہ......مزین بہ تعظیم عترت قلوب

اصحاب النبی رسول و عترت رسول کے سچے وفادار رسول و اہل بیت رسول کے مخلص غلام اور رسول و آل رسول کے در کے سوالی تھے۔ اصحاب النبی کے دلوں میں اہل بیت رسول کی جس قدر محبت تھی وہ طبقات مابعد کے نصیب میں کہاں۔ مربی صحابہ کے وصال کے بعد اصحاب النبی اور اہل بیت نبی کے درمیان اختلاف و مخاصمت اور اسی طرح کی بے سرا پا داستانیں محض افسانے ہیں۔ جن کے باہمی عزت و احترام اور باہمی رحمت و مودت کی گواہی رب صحابہ نے رحماء بینھم کہہ کے خود دے دی ہو اس سے منافی کسی داستان کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی۔

52- قلوب صحابہ......مزین بہ تسکین و راحت قلوب

اصحاب النبی کی تربیت اور دلجوئی کے لئے رب صحابہ ان پر وقتاً فوقتاً اپنا لطف خاص کرتے ہوئے ان پر تسکین و راحت نازل فرماتا تھا۔ نزول سکینہ و راحت کی ایک شہادت قرآن کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

ھو الذی انزل السکینة فی قلوب المئومنین (الفتح :4)	وہی (رب صحابہ ہی تو) ہے جس نے مؤمنین (اصحاب النبی) کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی۔

اپنے ان وفادار و ایثار پیشہ افراد کی تسکین و راحت اور دلجوئی کے لئے رب صحابہ نے کیا کیا انتظامات اور اہتمام کر رکھے تھے ان کا تفصیلی تذکرہ آگے آئے گا۔

Marfat.com

53- قلوبِ صحابہ رضی اللہ عنہم ..... مزین بہ حسنِ سخاوت قلوب

جود وسخا اصحاب النبی کا نمایاں شعار تھا۔ آپ کا ہر ہر صحابی اپنی مالی حیثیت کے مطابق اپنا مال و دولت دین کی راہ پر خرچ کرتا قرآن مجید میں رب صحابہ نے متعدد مقامات پر ان خدامست و خود فراموش بندوں کے جذبہ سخاوت کی تحسین کی۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کے آغاز ہی میں ان کے جذبہ انفاق و سخاوت کا ذکر کیا گیا۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُوْنَ (البقرہ:) . اور جو کچھ ہم نے انہیں (اصحاب النبی کو) عطا کر رکھا ہے ۔ اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

سورۂ حدید میں راہ خداوندی میں مال خرچ کرنے والوں کی تحسین ان الفاظ کی گئی۔

ان المصدقین و المصدقت و اقرضو اللہ قرضاً حسناً یضعف لھم ولھم اجرٌ کریمٌ (آلقران)

بے شک خیرات کرنے والے (اصحاب النبی) اور خرچ کرنے والیاں (صحابیات) اور جو اللہ کو قرض دیتے ہیں قرضِ احسن ان کو دوگنا دیا جائے گا اوران کے لئے عزت والا اجر ہے۔

54- قلوب صحابہ ..... مزین بہ حسن ارادت قلوب

اصحاب النبی نے اپنے آپ کو بہ دل وجان اپنے مربی ومزکی آقا کی کفالت تربیت میں دے دیا تھا۔ انہوں نے مرغوبات نفسی کو مطلوبات شرعی پر قربان کر دیا تھا۔ وہ اپنی شخصیتوں کی تکمیل کے لئے ادخلو فی السلم کافۃ کی عملی تصویر بن چکے تھے۔ ان کے قلوب حسن ارادت کے محاسن سے منور تھے، وہ جانتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے انوار صحبت سے فیضان تربیت کس طرح حاصل کرنا ہے۔ حصول فیض کے آداب اوراس کے تقاضے کیا ہیں۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں زانوائے تلمذ کس طرح تہہ کرنا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیضان تربیت سے دلوں کو جگمگانے کے لئے اپنے دلوں کو کس طرح سراپا طلب اور صاف وشفاف رکھنا ہے، اور کس طرح مربی انسانیت سے انوارِ تربیت وتزکیہ لینے کے لئے دلوں میں سچی

Marfat.com

طلب پیدا کرنا اور انہیں اخذ و وصول انوار کا اہل بنانا ہے۔ یوں تو تمام صحابہ اس وصف سے متصف تھے لیکن اصحاب صفہ کو اس حوالے سے یگانہ امتیاز حاصل تھا۔

55- قلوب صحابہ...... مزین بہ اخلاق ارفع قلوب

وانک لعلی خلق عظیم کی شان یگانہ رکھنے والی ہستی کے زیر تربیت رہ کر تزکیہ نفس کی منازل طے کرنے والے اصحاب النبی کے ظاہر و باطن خلق عظیم اور اخلاق ارفع کے حامل بن چکے تھے۔ صحابہ اپنی زندگی کے شب و روز میں دنیائے طبیعت سے نکل کر جہان شریعت میں بس گئے تھے ان کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لئے اٹھتا تھا ان طالبان اخلاق کے رہن سہن بول چال نشست و برخاست غرضیکہ زندگی کے ہر ہر پہلو میں اخلاق کریمانہ سرایت کئے ہوئے تھے بلاخوف تردید کیا جا سکتا ہے کہ اصحاب النبی رفیع المرتبہ اخلاق سے مزین تھے اور ان کے آئینہ اخلاق میں محمدی کا عکس نمایاں طور دیکھا جا سکتا تھا۔

56- قلوب صحابہ...... مزین بہ اخلاقِ مولا قلوب......

تخلقو با خلاق الله کے مصداق قلوب صحابہ خلق خداوندی کے مظہر اتم بن چکے تھے مربی صحابہ کے فیضان تربیت نے انہیں اخلاق خداوندی اور اپنے اخلاق کریمانہ کے چلتے پھرتے پیکر بنا دیتا تھا۔ اصحاب النبی اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگ تھے اور ان کے قلوب صبغۃ اللہ کے آئینہ دار بن گئے تھے۔
ان کے سیرت و کردار میں اخلاق ربانی کی جھلک نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اصحاب النبی اپنے محسن و مہربان مربی کی زیر تربیت رہ کر اپنے آقا و مولا اور خالق و مالک کے ہمنوا و ہم ذوق بھی بن گئے تھے۔ اصحاب النبی کی رب صحابہ کے ساتھ ہمنوائی و ہم ذوقی کی کچھ مثالیں ہم آگے جا کر بیان کریں گے۔

57- قلوب صحابہ...... مزین بہ انفاق دولت قلوب

اصحاب النبی اپنا تن من دھن سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے والے لوگ تھے ان کے دل غنی تھے۔ جب مال کے لئے ان کے دلوں میں کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ شب و روز اپنا مال و دولت اللہ کی راہ میں لٹاتے۔ سیدنا صدیق اکبر کا راہ خداوندی میں اپنا پورا کا پورا اثاثہ البیت اپنے آقا کی خدمت میں پیش کر دینا

Marfat.com

تاریخِ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔اسی طرح دیگر صحابہ بھی اپنے اپنے مناسب حال اسی راہ کے مسافر ہے

58- قلوب صحابہ......مزین بہ فقر وقناعت قلوب

فقر وقناعت اصحاب النبی کا ایک نمایاں شعار تھا۔رب صحابہ نے ہر ہر صحابی کو جو کچھ دے رکھا تھا اس پر اس کا دل قانع تھا۔صحابہ نے اپنی دعاؤں میں مالی آسائشوں اور دنیوی سہولتوں کو کبھی شامل نہ کیا۔ان کا مطلوب ومقصود فقط اپنے آقا ومولا کی رضا تھی۔وہ اسی کے مکھڑے طلبگار تھے۔یرید ون وجھہ ان کی زندگی کا ماٹو تھا۔فقر کو وہ اپنا سنگھار سمجھتے تھے اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ کہ وہ اس ہستی کے تربیت یافتہ تھے جس کا ارشاد "الفقر فخری" تھا۔اصحاب النبی کے فقر وقناعت کے سینکڑوں واقعات زینت تاریخ ہیں۔

59- قلوب صحابہ......حاملِ عفت و پاکبازی قلوب

اصحاب النبی سراپا عفت و پاکباز افراد تھے ان کی عفت و پاکبازی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ — وہ اپنی جائے شرم کی حفاظت کرتے ہیں۔

(المعارج:۱)

ایک اور مقام پر اصحاب واصحابیات کی عفت و پاکدامنی کی تعریف ان کے رب نے اس طرح کی

والحفظین فرو جھم والحفظت — اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں

(احزاب:۵)

60- قلوب صحابہ......حاملِ رفق وحلم وتلطف قلوب

اصحاب النبی جو رب رحمٰن کے بندے اور رحمت اللعالمین کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے اس فرمان نبوی کی تصویر تھے۔

ان الرفق لایکون فی شئی الازانه والا ینزع من شئی الاشانه — نرمی جس چیز میں ہو اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے الگ کر لی جاتی ہے اسے بدنما بنا دیتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر وصلہ فی باب الرفق)

Marfat.com

61- قلوب صحابہ......حامل عجز اور انکساری قلوب

اصحاب النبی کے اس وصف یگانہ کا تذکرہ ان کے محسن و مہربان رب نے کچھ اس طرح کیا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَـٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

اور رب رحمان کے خاص بندے (یعنی اصحاب النبی) تو وہ ہیں جو زمین پر بھی نرمی سے چلتے ہیں اور جب بے خبر لوگ ان سے جاہلانہ باتیں کرنے لگیں تو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ (الفرقان:63)

62- قلوب صحابہ......حامل اعتدال و میانہ قلوب

رب صحابہ اپنے ان محبوب بندوں کے اس وصف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا

جب وہ (پیکران اعتدال اصحاب النبی) خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بہت تنگی بلکہ اعتدال و میانہ روی اپناتے ہیں۔ (الفرقان:67)

63- قلوب صحابہ......حامل پختہ خو، استقامت قلوب

رب صحابہ نے سراپا جہاد و سراسر ایثار ان پیکران استقامت اصحاب النبی کے اس وصف حسین کا تذکرہ ان لفظوں میں کیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (احقاف : ۲)

بے شک جن لوگوں (یعنی اصحاب النبی) نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ جمے رہے نہ ان کے لئے کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم

قرآن مجید میں ان کے اس وصف یگانہ کا تذکرہ جا بجا موجود ہے تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔

64- قلوب صحابہ......مزین بہ احسان و الفت قلوب

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُم بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

اللہ تمہیں (اے میرے نبی کے صحابیو!) عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ (النحل :13)

Marfat.com

اصحاب النبی ابن آدم کے لئے احسان و مروت کے پیکر تھے، ان کی سیرتوں کے اس پہلو پر مشتمل ہزار ہا واقعات کتب واحادیث وتاریخ میں جگمگا رہے ہیں۔

65- قلوب صحابہ...... حامل رحم ورحمت ترحم قلوب

رب صحابہ پیکران وفا اصحاب النبی کے اس وصف حسین کو مربی صحابہ کے فیضان تربیت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهٗٓ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو (یعنی آپؐ کے تربیت یافتہ صحابی) ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر زورآور ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ (فتح : ۴)

ابن آدم اور بالخصوص اہل ایمان کے لئے ہر ہر صحابی کا دل سراپا رحم ورحمت تھا ان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحمدلی، ہمدردی، غمگساری اور غمخواری اور قربانی پر مشتمل ہزاروں واقعات زینت تاریخ ہیں۔

66- قلوب صحابہ...... مزین بہ صبر وتوکل قلوب

اصحاب النبی کے شب وروز اس امر پر شاہد ہیں کہ عمر بھر وہ اس مقام توکل پر فائز رہے جس کا ذکر سورہ یونس میں ہے۔" علی اللّٰہ توکلنا "ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اسی طرح صبر وشکر ان کا زندگی بھر کا شعار رہا صبر کے نتیجے میں جنتی زندگی کا انعام انہی خدامست وخود فراموش اصحاب النبی جیسے لوگوں کے لئے ہی تو تھا۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا

ان لوگوں کو بہشت کا جھروکہ بدلے میں ملے گا اس صبر کے جو کرتے رہے۔ (فرقان:6)

نیز دنیوی زندگی میں بھی اصحاب النبی کو رب صحابہ نے ہر ہر قدم اپنی معیت سے نوازے رکھا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (القرآن)

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

رب صحابہ نے کتنے ہی مقامات پر راہ حق پر ثابت قدم اور صبر کا وطیرہ اپنانے والے ان اصحاب النبی کو اپنی محبت کا مژدہ سنایا جیسے فرمایا۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ　　بے شک اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

67۔قلوبِ صحاب......مزین بہ رازِ توسل قلوب

پیکران وفا اصحاب النبی اس حقیقت سے کما حقہ، آگاہ تھے کہ اپنے رب تک رسائی انہوں نے کیسے حاصل کرنی ہے وہ جانتے تھے کہ ربِ العالمین مالک کل اور ہر شے پر قدرت رکھنے کے باوجود ان سے مخاطب ہونے کے لئے مربیِ صحابہ کو وسیلہ بناتا ہے تو پھر وہ عاجز و مجبور بندے ہو کر کس طرح براہ راست رب العالمین تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ان کا درجہ ذیل آیت پر بدرجہ اتم ایمان اور عمل تھا جو اپنے شان نزول کے اعتبار سے منافقین (بالخصوص عبداللہ بن ابی) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (القرآن)

اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو انہیں چاہئے تھا کہ آپ کی خدمت میں آ جاتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے (پھر) رسول بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے (اندریں صورت) وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحیم پاتے۔

68۔قلوب صحابہ......پاک از گردِ کینہ و نفرت قلوب

جن پیکرانِ وفا و خود فراموش اصحاب کی ہمہ وقت دعا ہی یہ ہو ان کے دلوں کے قریب کینہ و نفرت جیسی اخلاقی بیماری کہاں آ سکتی تھی۔

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا (الحشر: ١)

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ایمان والوں سے کینہ و نفرت سے دور رکھ۔

69۔قلوب صحابہ......پاک از گرد غیظ و عداوت قلوب

قرآن نے اصحاب النبی کی ایک پہچان اس طرح بیان کی ہے۔

وَالْكَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ (آل عمران:134)　　وہ اپنے غصے کو دبا لیتے ہیں

غصے کی حالت میں فریق ثانی کو معاف کر دینا اصحاب النبی کا مستقل شعار تھا جسے فرمایا گیا۔

Marfat.com

وَاِذَا مَاغَضِبُوْھُمْ یَغْفِرُوْنَ (شوریٰ: 4) اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

اور وہ ایسا کیوں نہ کرتے کہ وہ اس ہستی کے زیرتربیت تھے جس نے اپنے خون کے پیاسوں تک کو معاف کر دیا تھا پھر خلیفہ راشد حضرت علیؓ کا واقعہ کسے معلوم نہیں کہ ایک جنگ کے دوران جبکہ وہ اپنے دشمن کو زیر کر کے اس کو قتل کرنے والے تھے کہ اس نے آپ پر تھوک دیا۔ آپ نے فوراً اسے چھوڑ دیا جب ان سے اس عمل کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں تو تجھے راہ خدا میں قتل کر رہا تھا جب تو نے میرے منہ پر تھوک دیا تو مجھے غصہ آیا اب اگر میں تجھے قتل کرتا تو میرا عمل فی سبیل اللہ نہ رہتا۔ اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔

70۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ جرم و بغاوت قلوب

بغاوت تو اصحاب النبی کے قریب تک نہ پھٹک سکتی تھی البتہ بتقضائے بشریت ان سے جرم و گناہ کا صدور ہو جاتا تھا لیکن اپنے گناہ اور جرم و عصیان پر ایسی توبہ کرتے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی کی مخلصانہ توبہ پر مربیِ صحابہ نے فرمایا جیسی توبہ اس کی ہے اس سے تو ایک جماعت کی بخشش ہو سکتی ہے۔ نادانی میں بتقضائے بشریت اگر کوئی صحابی یا صحابیہ برائی کا ارتکاب کر بیٹھتی تو داغِ معصیت دھونے کے لئے وہ جس طرح بے چین ہو جاتے تھے اس کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ اصحاب النبی کا امتیاز دیکھئے کہ جرم و خطا پر سچی توبہ کرنے سے نہ صرف وہ اپنے گناہ کو معاف کرا لیتے تھے بلکہ رب تعالیٰ ان کے گناہ کو نیکی میں بدل دیتا۔

71۔ قلوب صحابہ...... پاک از داغِ شر و شقاوت قلوب

مربیِ صحابہ حضور خاتم النبیین کی کفالت و تربیت میں رہ کر اصحاب النبی سراپا سعادت بن چکے تھے، شر اور شقاوت نام کی کوئی بیماری ان کے دلوں کے قریب بھی نہ آ سکتی تھی اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ رب صحابہ نے ان کے ایمان کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی تھی اور صرف یہی نہیں بلکہ رب تعالیٰ ان کے اعمال کی اصلاح بھی خود فرما دیتا تھا۔ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ اور اَصْلَحَ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ان کے اسی اعزاز کی نشاندہی کرتے ہیں۔

72۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ ظلم و ضلالت قلوب

مربیِ انسانیت کی زیرتربیت رہ کر اصحاب النبی کے قلوب سراپا رحمت و رأفت اور مہر و مروت بن چکے

Marfat.com

تھے کسی پر ظلم کرنا تو ان کے لئے فطرۃً ممکن نہ تھا بتقاضائے بشریت اگر ان سے کسی مسئلہ میں تجاوز ہو جاتا تو فوراً اپنی اصلاح کر لیتے۔ اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں نور ایمان اللہ نے خود سجایا تھا اب ظلم وضلالت جیسے عناصر ان کے دلوں میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ ان کے قلوب پر گویا ایمان اور رحمت خداوندی کا پہرہ لگا تھا اس کے لئے ہر طرح کے ظلم وضلالت سے محفوظ تھے۔

73۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ بہتان وغیبت قلوب

اصحاب النبی کے قلوب غیبت جیسی اخلاقی بیماری سے پاک ہو گئے تھے اور وہ اس فرمان خداوندی کی عملی تصویر بن چکے تھے۔

وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ

اور تم میں سے کوئی دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرے بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم کو گھن آئے (الحجرات:12)

جب غیبت جیسی روحانی بیماری سے قلوبِ صحابہ پاک تھے تو پھر کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ بہتان جیسے ظالمانہ رویے سے آلودہ ہوں۔ وہ تو اپنے ساتھ بدتمیزی کرنے والے شخص سے بھی الجھنے کی بجائے اسے سلام کہہ کر الگ ہو جاتے تھے جیسا کہ فرمایا گیا۔ اذا خَاطَبَهُمُ الْجاهِلُونَ قَالُوا سَلٰماً (الفرقان)

74۔ قلوب صحابہ...... پاک از ناسپاسانہ عادت قلوب......

قلوب صحابہ ناشکری وناسپاسی جیسے رویے سے پاک اور مبرا تھے۔ مربیٔ انسانیت کے فیضان تربیت نے ان کے قلب وباطن کا کچھ اس طرح تزکیہ کر دیا تھا کہ وہ سراپا شکر وامتنان بن گئے تھے۔ ناشکرانہ سوچ ان کے نہاں خانہ دل میں قدم نہ رکھ سکتی، وہ اس راز حقیقت سے بخوبی واقف تھے۔

لَئِنْ شَكَرْتُم لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر کرو گے تو میں اپنی نعمتیں تم پر اور بڑھا دوں گا۔

75۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ ہر فحش ومنکر قلوب

قلوب صحابہ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْى کی عملی تصویر تھے۔ ہر طرح کے فحش ومنکر

Marfat.com

مشاغل سے دامان صحابہ پاک تھا۔ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ان کی زندگی کا ماٹو تھا۔ کسی بے مقصد وغیر اخلاقی حرکت کا صدور ان سے نہ ہوتا اگر بتقضائے بشریت کوئی ایسی بات ہو بھی جاتی تو توبہ ان کا دامن اس سے پاک کردیتی۔

76۔ قلوب صحابہ...... پاک از بغض و ہر بدگمانی قلوب

اصحاب النبی کے قلوب صافی بغض و بدگمانی سے پاک تھے ان کے قلوب اس فرمان خداوندی کے مظہر تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات:12) اے ایمان والو بہت بدگمانی سے بچا کرو بے شک کوئی بدگمانی گناہ ہوتی ہے۔

77۔ قلوب صحابہ...... پاک از عجب وفخر وتکبر قلوب

قلوب صحابہ ہر طرح کے عجب وفخر اور تکبر سے پاک تھے، عاجزی وانکساری ان کا مستقل شعار تھا۔ جیسا کہ فرمایا گیا۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان:6) اور خدائے رحمٰن کے خاص بندے (اصحاب النبی) تو وہ ہیں جو زمین پر بھی نرمی سے چلتے ہیں۔

اسی طرح اصحاب النبی سراپا اخلاص وسراسر للّٰہیت نفوس تھے خود بینی وخود نمائی جیسی عادت خبیثہ سے پاک ومبرا قلوب ان کا سرمایہ تھے البتہ رقیبان صحابہ یعنی منافقین تو عجب وخود پسندی اور خود بینی وخود نمائی کے علاوہ اور کچھ نہ تھے۔ اس لئے ان کی گوشمالی کرتے ہوئے رب صحابہ نے فرمایا۔

فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (القرآن) (اے رقیبان صحابہ یعنی منافقو) تم اپنی پاکیزگی نہ جتایا کرو پرہیزگاری کو وہی جانتا ہے۔

78۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ شکر وتشکر قلوب

پیکران وفا وکشتگان صفا اصحاب النبی "وكن من الشاكرين" کے عملی پیکر تھے انہوں نے شکر کا راستہ اپنایا ہوا تھا جیسا کہ فرمایا گیا۔

Marfat.com

اِنَّ هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا اَوْ کَفُوْرًا (دھر: 1) ہم نے تو انسان کو راستہ بتا دیا اب وہ چاہے تو شکر گزار بن کر رہے اور چاہے تو ناشکرا بن کر

79۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ کفرانِ نعمت قلوب

جیسا کہ پہلے بتا دیا گیا پیکرانِ ہدایت اصحاب النبی نے مربی صحابی کی زیر تربیت رہ کر مستقلاً شکر کا راستہ اختیار کر لیا تھا۔ ان کا دامن کفرانِ نعمت جیسی عادت قبیحہ سے مطلقاً پاک تھا۔ کفرانِ نعمت کافرانہ ومنافقانہ شعار ہے قلوب صحابہ اس شعارِ بد سے مبرا اور پاک تھے۔

80۔ قلوب صحابہ...... حامل خوئے تحدیث نعمت قلوب

قلوب صحابہ، مستقلاً فَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کے عملی پیکر تھے۔ رب رحمٰن کی طرف سے حاصل ہونے والی ہمہ نوع نعمتوں پر نہ صرف شب وروز شکر گزار رہتے تھے بلکہ ان نعمتوں کا چرچا کرتے۔ اسلام ان کے لئے رب تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت تھا جس نے انہیں بھائی بھائی بنا دیا تھا اصحاب النبی فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا کے ہمہ وقت قدر دان تھے۔ اسی طرح مربی انسانیت کے زیر تربیت وکفالت ہونا ان کے لئے ایک اور بے مثال ولازوال نعمت تھی جس پر تشکر کا اظہار وہ شب وروز کرتے اور اس کا چرچا کرنا ان کی فطرت ثانیہ بن چکا تھا۔

81۔ قلوب صحابہ...... مزین بہ انوارِ عرشی قلوب

پیکران اخلاص اصحاب النبی وہ خوش نصیب افراد تھے جو فرش پر رہتے ہوئے عرشی ذوق کے حامل بن گئے تھے مربی صحابہ کے ارشاد گرامی "قلب المومن عرش الله تعالیٰ" کے مصداق اتم ومصداق اکمل یہ قلوب ہمہ وقت تجلیات الٰہی کے جلوے سمیٹتے تھے۔ ان پر اپنے مربی حضور ﷺ کے صدقے ہمہ وقت عرشی انوار وتجلیات کی بارشیں ہوتی تھیں۔ اپنے مربی ومحسن آقا کے ہمہ وقت زیر تربیت رہ کر آپ کے وسیلے ان کے قلوب تجلیات وبرکات عرشیہ کے مہبط بن گئے اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ قلوب صحابہ انوار عرشی سے مزین ایسے فرشی وجود تھے جن پر صبح وشام نئی سے نئی تجلیات الٰہیہ کا نزول اور نو بہ نو عرشی برکات کا ورود ہوتا تھا۔

Marfat.com

قارئین کرام! اندازہ کیجئے جن قلوب میں نور ایمان ان کے رب نے خود داخل کیا ہو اور پھر دن رات ان پر تجلیات الھیہ برستی ہوں ان کی زمین قلب پر ہر وقت تجلیاتِ مصطفوی کی بارشیں ہوتی ہوں۔ قرآنی انوار اترتے ہوں ان کے عرشی وعرشی ذوق ہونے کا عالم کیا ہوگا۔

82۔ قلوب صحابہ...... حاملِ عزت وجاہ فرشی قلوب

جماعت صحابہ روئے زمین پر بعد از انبیاء ورسل ایک ایسا خوش نصیب طبقہ ہے جنہیں ان کے مربی و مہربان رب نے دنیا وعقبیٰ کی ساری عزتیں ساری شوکتیں ساری رفعتیں اور ساری سطوتیں عطا کر رکھی تھیں۔ یہ خوش نصیب حضرات ''العزۃ للہ و رسولہ والمئومنون'' کے مظہر اتم ہر قسم کے عز وجاہ وحشم کے مہبط بن چکے تھے بعد از انبیاء ورسل اللہ رب العزت نے اسی جماعت کو ہر طرح کی عزت اور جاہ وحشم سے ہمکنار کر رکھا تھا یہ ابن آدم کے معزز ترین انسان تھے اور عقبیٰ میں جو عزتیں انہیں ان کا رب عطا کرے گا ان کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہوگا فرش کے مقیم ہوتے ہوئے بھی عرشی عزتوں میں حصہ دار بن گئے تھے اسی لئے تو رب العزت نے جہاں عز وحشم کو اپنے لئے مخصوص کیا اپنے خلیفہ اعظم کے لئے مخصوص کیا وہیں مربی صحابہ کے طفیل انہیں بھی اس عزت کے لئے خاص کر لیا جو ابن آدم میں صرف اور صرف انہی کا مقسوم تھا۔

83۔ قلوب صحابہ...... مظہرِ عفوِ سرکار نوری قلوب

اصحاب النبی مسلسل 23 سال تک مربی انسانیت حضور ختمی مرتبت کے زیر تربیت رہ کر صفات مصطفویہ کے مظہر اتم اور آپ کے انوار سیرت کے کامل ترین پرتو بن گئے تھے یوں تو ان کے آئینہ کردار میں ہر ہر صفت مصطفوی کا عکس دیکھا جا سکتا تھا آپ ﷺ کے ہر ہر حسن سیرت کا جلوہ دیکھا جا سکتا تھا لیکن شانِ عفو میں تو وہ اپنے مربی ومحسن آقا کے کردار کے پیکران محسوس بن گئے تھے جس طرح ''وسعت رحمتی کل شئی'' کے مصداق رب تعالیٰ کی شان رحمت تمام شانوں پر غالب ہے اس کے رسول کی شانِ رحمت اللعالمینی ﷺ آپ کی تمام شانوں پر فائق وغالب ہے اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کی زیر تربیت رہنے والی اس جماعت کا نمایاں شعار بھی عفو و درگزر اور دوسروں کے لئے سراپا رحمت ہونا تھا۔ اصحاب الٰہی کے قلوب رب صحابہ اور مربی صحابہ کی متابعت میں سراسر نوری پتلے بن گئے اس لئے بجا طور پر کہا

Marfat.com

جا سکتا ہے کہ وہ قلوب مظہرِ عفوِ سرکار نوری قلوب تھے۔

84۔ قلوب صحابہ...... واقف رمزِ حق و حضوری قلوب

اصحاب النبی کا ایمان اتنا قوی ان کا علم اتنا عمیق اور ان کا عمل اتنا صالح تھا کہ گویا وہ ہمہ وقت اللہ کے حضور حاضر رہتے تھے کائنات انسانی میں ان سے بڑھ کر رمزِ حق سے آشنا اور حامل حضوری اور کون سا طبقہ ہو گا۔ حضور کی صحبت اور آپ کے قرب و معیت نے انہیں ہمہ وقت قرب ربانی اور صحبت و معیت حق میں دے رکھا تھا۔ یہ لوگ بظاہر فرشی ہوتے ہوئے بھی عرش ذوق تھے۔ انہیں حضور کے قرب کے طفیل وصال الٰہی کی نعت دائماً حاصل ہو چکی تھی یہ ہمہ وقت نہ صرف یہ کہ تجلیات الٰہیہ کے ناظر بلکہ اپنے رب کے منظور بھی تھے۔ انہیں منظوری سے حضوری تک کی ساری منزلیں ان کے مربی آقا نے خود طے کرا دی تھیں۔ تجلیات الٰہی ان کے قلوب میں گھر کر چکی تھیں اور ہر ہر صحابی کا دل ایک ایسا منور و شفاف آئینہ بن گیا تھا جس کی انعکاسی شعائیں مابعد طبقات امت کے افراد کے لئے رشد و ہدایت کے روشن مینار کا درجہ رکھتی ہیں اسی لئے تو ان کے مربی و محسن آقا نے ان کی بابت "اصحابی کالنجوم" فرمایا تھا۔ آپ کا ارشاد فقط التفات کریمانہ کا مظہر نہیں بلکہ حقیقتاً وہ اس مقام پر فائز کر دیئے گئے تھے۔

85۔ قلوب صحابہ...... پاک از گردِ شرکِ خفی اور ریا

اصحاب النبی ریا اور دکھاوے سے بالکل پاک اور مبرا تھے۔ رب صحابہ نے انہیں بایں سلسلہ ایک خاص پہچان کرا دی تھی۔

كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اس شخص کی طرح اپنا انفاق ضائع نہ کرنا کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور آخرت پر یقین نہیں رکھا۔ (البقرہ:)

اصحاب النبی نے زندگی بھر یہ پہچان اپنے سامنے رکھی اور زندگی میں کبھی بھی ریا یا نمائش کو اپنے قریب نہ آنے دیا کیونکہ انہیں ان کے رب نے اس راز سے بھی آشنا کر دیا تھا کہ ریا اور دکھاوا منافقین کی خصلت ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

Marfat.com

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَائُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا (القرآن) — اور یہ لوگ (منافقین) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ریاءً (لوگوں کو دکھانے کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں اور دل سے اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔

86۔قلوب صحابہ...... پاک از گرد حرص و ہوس اور ہوا

قلوب صحابہؓ حرص و ہوس اور ہوائے نفس سے پاک قلوب تھے اگر انہیں کوئی حرص تھی تو نیکیوں کے حصول کی، رضائے الٰہی کے حصول کی۔ اصحاب النبی حرص و ہوس مال سے پاک اپنے مال دوسروں پر خرچ کرتے تھے جیسا کہ فرمایا گیا۔

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:9) — اور وہ (سراپا ایثار اصحاب النبی) اپنے اوپر دوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں اگر چہ خود ان کو ضرورت ہو

87۔قلوبِ صحابہ...... حامل خیر کونین یکتا قلوب

قلوب صحابہ دنیا و عقبٰی کی ہر بھلائی اور کونین کی ہر خوبی سے آراستہ تھے۔ان کے قلوب قرآنی انوار اور قرآنی اسرار و حکم سے منور تھے۔ سیرت النبی کے جملہ تابندہ نقوش ان میں نقش و مرتسم تھے۔ فقاہت، حکمت دین، محاسن کردار، محاسن فکری غرضیکہ ہر طرح کے محاسن سے ان کے قلوب مزین و مرصع تھے یہ جو آج دین اور تعلیماتِ دین کا ایک گلشن کھلا ہوا ہے سب انہیں کے وسیلے اور ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے۔

88۔قلوب صحابہ...... حامل فوزِ کونین یکتا قلوب

نہ صرف خیر کونین سے قلوب صحابہ مزین و مرصع تھے بلکہ دنیا و عقبٰی کی ہر طرح کی کامیابیاں کامرانیاں، سربلندیاں اور عظمتیں اور رفعتیں ان خوش نصیبوں کو بدرجہ اتم میسر تھیں قرآن نے جابجا انہیں خوش نصیبوں کے بارے میں فقد فازعلی فوزاً عظیماً کہا ہے۔ کہیں انہیں فوزِ مبین کا حامل بتایا گیا تو کہیں هم المفلحون کہہ کے ان کے اس اعزاز کا ذکر کیا گیا۔

Marfat.com

89۔قلوب صحابہ...... پاک از حبِ مال وبخیلی قلوب

اصحاب النبی سخی دل سخی مزاج انسان تھے دل کھول کر حسبِ استطاعت اپنا مال دوسروں پر خرچ کرتے۔رب صحابہ نے انہیں فطرت انسانی کی اس کمزوری سے بخوبی آگاہ کر دیا تھا کہ وہ فطرۃً کنجوس ہے لیکن جو اس سے بچ گیا وہی کامران ہے۔

وَاُحْضِرَتِ الاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

اور طبیعتوں (نفوس) میں تو حرص دھری ہے تم احسان کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ کو تمہارے سارے کاموں کی خبر ہے۔ (القرآن)

90۔قلوب صحابہ...... پاک از عنصر فحش گوئی قلوب

اصحاب النبی ہر طرح کی فحش گوئی اور اخلاق سے گری ہوئی گفتگو سے پاک تھے ان کی زبانیں فحش گوئی سے ناآشنا تھیں اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ کہ ان کے مربی ومہربان رب نے بایں سلسلہ ایک بنیادی ہدایت ان الفاظ میں ان کے نام جاری کر رکھی تھی۔

وَلَاتَسُبُّوا الَّذِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

اور (مسلمانو!) خدا کے سوا دوسرے جن معبودوں کو پکارتے ہیں ان کو برا مت کہنا کہ یہ لوگ (بھی) نادانی میں بڑھ کے اللہ کو برا کہنے لگیں۔ (القرآن)

91۔قلوب صحابہ...... پاک از سوئے ظن بدگمانی قلوب

تلمیذان مکتب مصطفوی ﷺ ظن المؤمنین خیراً کے مصداق بدگمانی سے پاک و مبرا قلوب رکھتے تھے۔بدگمانی بھی ایک شیطانی ہتھیار ہے جس کے ذریعے شیطان دو بھائیوں کے درمیان بے اعتمادی اور بے جا شک وشبہ کی دیوار کھڑی کر کے بالآخر انہیں ایک دوسرے کے مقابل لاکھڑا کرتا ہے اور نتیجۃً دو مومن بھائی محض بدگمانی کی بنا پر ایک دوسرے کا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔آج کے دور میں تو انسانی سوچ کے سفر کا آغاز ہی بدگمانی سے ہوتا ہے خوش گمانی تو گویا جنسِ ناپید ہو چکی ہے۔

Marfat.com

92۔ قلوب صحابہ...... حامل ہستیِ جاودانی قلوب

پیکرانِ وفا اصحاب النبی نے راہ وفا میں استقامت و ثابت قدمی کا مظاہرہ کر کے حیات جاودانی حاصل کر لی تھی۔ صحابہ اپنے سیرت و کردار کے حوالے سے جاودانی زندگی سے بہرہ ور ہو چکے تھے۔ قرآن ایسے تذکروں سے لبریز اور احادیث کے ذخیرے ان کے کارناموں سے مزین ہیں۔ اہل ایمان کے دلوں میں ان کی محبت کا راج ہے اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ قلوب صحابہ حیات جاودانی سے بہرہ ور اہل اسلام کے دلوں میں راج کر رہے ہیں۔ ایسا ہم محض حسنِ عقیدت کی بنا پر نہیں کہہ رہے بلکہ ان پیکران وفا کی محبت کو اہل ایمان کے دلوں میں بسانا خودان کے رب نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بے شک یہ لوگ (یعنی اصحاب النبی) جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمان ان کے لئے بعد کے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔ (مریم : 96)

93۔ قلوب صحابہ...... حامل حسن وخوبی یگانہ قلوب

قلوب صحابہ ہر طرح کے حسن اور ہر طرح کی خوبیوں سے مزین تھے یہ جو قلوب صحابہ کے مختلف محاسن ہم بالترتیب بیان کر رہے ہیں یہ سبھی ان کے حاملان حسن وخوبی پر ہی تو دلالت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ پر اب مزید کسی دلیل کی ضرورت بھلا کب باقی رہ جاتی ہے۔

94۔ قلوب صحابہ...... شستہ و نرم خو دلبرانہ قلوب

اصحاب النبی شستہ و نرم خو اور نہایت نفیس طبیعتوں کے مالک لوگ تھے، یہ تلمیذان مکتبِ نبوی اپنے سیرت و کردار میں اپنے مربی و مزکی آقا کی شانِ رحمت و رأفت کے مظہر اتم تھے، وہ زندگی کے تمام معاملات میں حلیم الطبع اور نرم خو تھے۔ حلیم الطبعی اور نرم خوئی پیغمبرانہ مزاج کا ایک مستقل جوہر ہے جس سے تلمیذانِ مکتب نبوی پوری طرح مرصع تھے کیونکہ وہ خاتم النبین کی زیر تربیت تھے۔

Marfat.com

95۔قلوب صحابہ...... پاک از بدلہ وعنصر انتقام

قلوب صحابہ بدلہ وانتقام کے تصور تک سے نا آشنا تھے عفوودرگزران کا مستقل وطیرہ اورلوگوں کی زیادتیوں سے چشم پوشی ان کا شعار تھا قرآن نے ان کے اسی جوہر سیرت کی تحسین ان لفظوں میں کی۔

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ

برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے لیکن جس نے معاف کر دیا اور صلح جوئی کا راستہ اختیار اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔

96۔قلوب صحابہ...... پاک از عنصرِ اُجلتِ بے لگام

اجلت شیطانی ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے۔اس ہتھیار کے ذریعے ابن آدم کا یہ دشمن اولیں بہت سارے لوگوں سے غلط کام کروالیتا ہے اسی لئے فرمایا گیا ''اَلْعَجَلَتُ مِنَ الشَّيطَان اصحاب النبی ابن آدم کے مربی اعظم حضور ﷺ کے حلقہِ تربیت میں رہ کر نہایت معتدل اور دھیمے مزاج کے حامل بن گئے تھے اگر کسی صحابی سے عجلت میں کوئی غلط کام ہو بھی گیا تو فوراً اس نے اس کے ازالے کا سامان کرلیا۔

عجلت سے کام لینے کے مفاسد میں سے ایک کا ذکر قرآن مجید نے کتنے احسن انداز میں کر دیا ہے۔

فَإِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُكُمْ بِجَهَالَةٍ فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْن (الحجرات:7)

اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شخص کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرلیا کروایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم پر چڑھ دوڑ واور پھر تمہیں اپنے نادانی پر مبنی عمل پر نادم ہونا پڑے۔

97۔قلوب صحابہ......مزین بہ ایثارِ یکتا قلوب

پیکران وفا اصحاب النبی سراپا قربانی اور سراسر ایثار لوگ تھے قرآن ان کے جذبہ ایثار کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَة (الحشر:۹)

وہ دوسروں کے لئے ایثار کرتے ہیں گرچہ خود ہی ضرورت مند ہوں۔

Marfat.com

اصحاب النبی نے دینِ حق کی سربلندی کے لئے شب وروز تن من دھن اور اپنی اولادوں تک کو قربان کیا اپنے بھائیوں کے لئے ایثار کا ایک واقعہ جو کتب سیرت وکتب تاریخ میں موجود ہے اس کی مثال تاریخِ انسانی آج تک پیش کرنے سے قاصر ہے۔

98۔قلوب صحابہ...... ہر نفس ذاکرِ اسم اعظم قلوب

ذکر وتذکار الٰہی اصحاب النبی کا شب وروز کا مستقل شعار تھا ان کے قلوب ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے ان کی زبانیں صبح وشام اپنے آقا ومولا کے ذکر کی مالا جپتیں۔ذکر اسم اعظم ان کی فطرت ثانیہ بن چکا تھا۔اصحاب النبی وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلاً کے مظہر اتم بنے ہر حال میں بیٹھتے اٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے تھے۔

99۔قلوب صحابہ...... دُور از غفلت وکسل زندہ قلوب

اصحاب النبی زندہ وبیدار دلوں کے مالک تھے ان کے دل غفلت وکسل جیسی نفسانی بیماریوں سے پاک تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے انہی قلوب بیدار کے بارے میں فرمایا گیا۔

رِجَالٌ" لَّا تُلْهِيهِم تِجَارَةٌ وَّلا بَيْعٌ عَنَ ذِكْرِاللهِ

مردان حق تو یہی (اصحاب النبی) ہیں کہ جنہیں تجارت یالین دین ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتے۔

100۔قلوب صحابہ...... حاملِ خیرِ کل درخشندہ قلوب

قلوب صحابہ مزین بہ ایمان اور مزین بہ ثمرات ایمان ہونے کے سبب اور پھر روز وشب مربی صحابہ کی تربیتی مساعی کے سبب ہر خیر وبھلائی کے خزانے بن چکے تھے اور ان تمام محاسن نے انہیں درخشندہ وتابناک بنادیا تھا۔اسی لئے تو مربی صحابہ نے فرمایا۔

Marfat.com

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوم ۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ضوفشاں

قرآن مجید میں بھی انہی روشن قلوب کے ودرخشندہ ہیں)

فیضان نور وہدایت کا تذکرہ موجود ہے۔

مَنْ شَرَحَ اللہ......

درخشندہ قلوب کے حامل ہونے کی وجہ سے اصحاب النبی روشن فکر، روشن کردار روشن صورت روشن ضمیر اور روشن احوال و معمولات کے انسانی پیکر بن چکے تھے۔ قلوب صحابہ ہمہ جہتی ایمانی ہیرے تھے جنہوں نے نہ صرف اصحاب النبی کے اپنے ظاہری اعمال واحوال کو متحد کر رکھا تھا بلکہ ان کے انوار ودرخشندہ قلوب نے مابعد طبقات امت کے قلوب کو مستیز ومنور کیا۔

101۔قلوب صحابہ......راضیہ مرضیہ مطمئنہ قلوب

پیکران وفا اصحاب النبی راضی برضائے الٰہی تھے۔ وہ اپنے رب پر راضی تھے اور ان کا رب ان پر راضی "رَضِیَ اللّٰہُ وَرَضُوا عَنہ" کے الفاظ قرآن میں کتنے مقامات پر آئے ہیں وہ رضا کے اس مقام پر پہنچ گئے تھے جسے ان کے رب نے مطمئنہ کہا اور ان ہی خوش نصیبوں کا استقبال ان کے رب نے ہمیشہ اس طرح کیا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اس پر راضی وہ تجھ پر راضی اب میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورہ فجر)

102۔قلوب صحابہ......حاملِ حسن ورعنائی حسنہ قلوب

الغرض رب صحابہ کے الطاف کریمانہ اور مربی صحابہؓ کے فیضان تربیت سے قلوب صحابہ بے نظیر بلندیوں اور بے مثال عظمتوں اور رفیع الدرجات اعزازت سے ہمکنار ہو گئے تھے۔

قرآن نے انہی نفوس قدسیہ کو سب سے بہتر لوگ کہا

Marfat.com

أُولٰئِکَ هُمْ خَیرُ الْبَرِیَّه (البینہ) وہ (یعنی اصحاب النبی) بہترین لوگ ہیں۔

اصحاب النبی اپنے سیرت وکردار اور ظاہر وباطن کے اعتبار سے نہایت خوبصورت وحامل صد ہزار رعنائی تھے رب صحابہ نے انہی چنیدہ افراد کو جو جوہر انسانیت اور مرقعِ حسن تھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَصَوَّرَکُم فَاَحسَنَ صُوَرَکُمْ اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں اور کیا ہی خوبصورت بنائیں۔ (التغابن:3)

ظاہری وباطنی محاسن خلقت وسیرت کے حامل ان خوش نصیب افراد کے دل کتنے پاکیزہ خوبصورت، مصفیٰ و مجلیٰ اورشفاف ومرقع لطافت ہوں گے اس کی حقیقی خبر یاان کے رب کو ہے یاان کے مربی ومحسن آقا کو

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

دیدہ ٔ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

قلوب صحابہ کے ہمہ نو انوار اوران کے مقامات ودرجات کے تذکرے کے بعد اب ہم مقام صحابیت کی معرفت کے حوالے سے اپنے راہوار تحقیق کو آگے بڑھاتے ہیں۔

صحابہ ورب صحابہ ہم ذوق وہمنوا ہو گئے تھے

ایمان کواپنا گھر بنالینے والے اور معیتِ ایمانی میں اپنے مربی کے ہمقدم وہمنوا اصحاب النبی مَنْ اَحسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبغَةً کے مصداق اللہ کے رنگ میں اس قدر رنگے گئے تھے کہ اپنے رب کے ہم ذوق وہمنوا بن گئے تھے۔ان کے فنافی اللہ ہونے اور اللہ کے ہمنوا اور ہم ذوق ہونے کے اس مقام کی شہادت ان کے رب نے انہیں اُولُو العُلم قَائِماً بِالقِسطِ کے لقب کے ساتھ ان الفاظ میں دی۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ وَالمَلاَئِکَةُ وَاُولُوا العِلمِ قَائِماً بِالقِسطِ اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں نے بھی اوران اہل علم (اصحاب النبی) نے بھی جو راہ حق پر قائم ہیں (آل عمران:18)

صحابہ ورب صحابہ میں اسی یکجہتی وہمنوائی کا ذکر ایک اور مقام پر اس طرح آیا ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ آیَاتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ اَتَاھُمْ کَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰہِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ آمَنُوا (المومن:35)

جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو (یہ جھگڑا کرنا) اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں (اصحاب النبی) کے نزدیک نہایت سخت بیزاری کی بات ہے۔

سبحان اللہ! اپنی آیات مربی صحابہ پر اتارنے والے رب اور ان آیات سے اپنے قلب و باطن کو زینت دینے والے اصحاب النبی کا یکساں ردعمل اصحاب النبی و رب نبی کے درمیان کمال درجہ یکجہتی و ہمنوائی کا آئینہ دار اور تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کا مظہر اتم اور قابل رشک مقام ہے۔

ربِ صحابہ، مربیِ صحابہ اور اصحاب النبی کے درمیان اس تعلق کی ایک اور جہت حسین

سورہ حجر کے آخر میں صحابہ و رب صحابہ اور مربی صحابہ کی یکجہتی و ہمنوائی اور ہم ذوقی کی ایک اور نہایت لطیف اور ایمان افروز جہت بے نقاب کی گئی ہے۔ آیت نمبر 97 میں اپنے محبوب کی دلجوئی کرتے ہوئے آپ کے رب نے فرمایا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ آپ کا سینۂ اقدس ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ (کفار و مشرکین) کہتے ہیں۔ (الحجر:97)

اگلی آیت میں سینہ اقدس کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنے محبوبؐ کو اس کے کریم رب نے ایک نسخہ ان لفظوں میں عطا فرمایا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السَّاجِدِیْنَ

سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں (اپنے صحابہ) کی سنگت میں رہا کریں۔ (الحجر:98)

اس کریمانہ نسخے کے دو اجزاء ہیں ایک تعلق باللہ کا مظہر ہے اور دوسرا تعلق بالصحابہ کا۔ یعنی اے حبیب مکرم! ایک طرف تو آپ ذکر و تسبیح کے ذریعے سکون حاصل کریں اور دوسری طرف ہمارے ان مخلص

Marfat.com

وفادار بندوں کے معمولات بندگی اوران کی معیت وسنگت سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کریں جنہیں ہم نے آپ کی تربیت وکفالت میں دے رکھا ہے۔ایک طرف آپ ہماری طرف متوجہ رہا کریں اور دوسری طرف اپنی کاوشوں کی ثمر اس جماعت مخلصین اوران کے لذت بندگی سے سرشار مظاہر بندگی کی طرف۔اس طرح آپ کا غم اور رنجیدگی دور ہوجائے گی۔

اس مقام پرہمیں قرآن حکیم کا وہ مقام اپنے تمام تر انوار اور اسرار ورموز کے ساتھ اپنی طرف متوجہ کررہا ہے جہاں فرمایا گیا کہ کیا آپ کے لئے آپ کا رب اوراس کے وفا شعار بندے یعنی آپ کے اصحاب کافی نہیں۔

ہر لحظہ ایمانِ صحابہ کی نئی آن نئی شان

بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ جس طرح رب صحابہ كُلَّ يَومٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کی شان کا مالک ہے اور مربی صحابہ وَلَلْآخِرَةُ خَيرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰى کی شان کے حامل ہیں۔اسی طرح رب صحابہ اور مربی صحابہ کے زیر تربیت رہنے والی یہ عظیم المرتبت جماعت بھی ہر آن نئی سے نئی ایمانی بلندیوں اور رفعتوں سے سرفراز ہوتی تھی ان کا ایمان مسلسل ارتقاء پذیر اور مائل بہ اضافہ رہتا جیسا کہ ارشاد ہوا۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (الانفال:2)

ایمان والے تو صرف یہی لوگ (یعنی خدامست وخود فراموش صحابہ ہی) ہیں کہ جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل (اس کی عظمت وجلالت کے تصور سے) خوفزدہ ہوجاتے ہیں اور جب ان پر آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو (کلام محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفرین باتیں)ان کے ایمان میں اضافہ کردیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے (مربی وپروردگار) رب پر توکل رکھتے ہیں

سبحان اللہ صحابہ کے ایمان کو تو گویا بڑھنے کے لئے بہانہ چاہیے تھا اور بسا اوقات تو مخالفین حق کی ناروا

Marfat.com

باتیں بھی ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بن جاتیں۔ جیسا کہ سورہ آل عمران میں آیا ہے۔

الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَاناً وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (سورہ آل عمران :173)

یہ (ایثار پیشہ وسراپا جہاد صحابہ تو) وہ لوگ ہیں کہ جن سے لوگوں نے کہا کہ مخالف لوگ تمہارے مقابلے کے لئے (بڑی کثرت سے) جمع ہو چکے ہیں سوان سے ڈرو تو (اس بات نے) ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

غزوہ احزاب کے موقع پر جب سراپا جہاد وایثار صحابہ نے کفار کے لشکروں کو اپنے سامنے پایا تو بول اٹھے کہ یہ ہے وہ جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا ہے سو اس منظر نے بھی ان کے ایمان اور اطاعت گزاری میں اضافہ ہی کیا جیسا کہ سورہ احزاب میں فرمایا گیا۔

وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الاحزاب:22)

اور اس سے ان (اللہ کے عاشقوں یعنی صحابہ کرام) کے ایمان واطاعت میں اضافہ ہی ہوا۔

اسی طرح ایک مقام پر فرمایا گیا:

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُوْلُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيْمَاناً فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيْمَاناً وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (التوبہ :124)

اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعض (شرارتاً) یہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کون ہے جسے اس (سورت) نے ایمان میں زیادتی بخشی ہے پس جو لوگ ایمان لے آئے ہیں سو اس (سورت) نے ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور وہ (اس کیفیت ایمانی پر) خوشیاں مناتے ہیں۔

Marfat.com

ایک طرف منافقین کا تمسخر اور استہزا اور دوسری طرف مخلص الایمان صحابہ کا نصیب کہ رب صحابہ ہر ہر سورۃ اور ہر ہر آیت کے نزول کے ساتھ ان وفا کے پتلوں کو نئی سے نئی ایمانی بلندیوں اور رفعتوں سے ہمکنار کرتا رہا۔ سبحان اللہ! اصحاب النبی تمہارے بختِ رسا کا کیا کہنا۔ کون ہے بھلا جو تمہارے اس اعزاز میں شرکت کا دعویٰ کرے۔

ایمان صحابہ میں اضافے پہ اضافہ

سورہ فتح میں بھی رب صحابہ نے ان وفادار غلاموں کے ایمان کو کچھ اس طرح بڑھوترا دیئے جانے کا ذکر کیا۔

هُوَ الَّذِیْ أَنزَلَ السَّكِيْنَةَ فِیْ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوا إِيْمَاناً مَّعَ إِيْمَانِهِم

وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی تا کہ ان کے ایمان پر مزید ایمان کا اضافہ ہو۔ (فتح :4)

سوچیے اس کرم خاص اور اعزاز یکتا کا اور من حیث المجموع کوئی دیگر طبقہ امت کبھی ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔ کبھی رب صحابہ کفار و معاندین کے استہزاء پر صحابہ کی پونجی ایمان میں اضافہ کر رہا ہے تو کبھی ان پر تسکین ورحمت نازل کر کے ان کے ایمان کو بڑھا رہا ہے۔ سبحان اللہ!

اصحاب النبی کے ایمان کے آثار وثمرات کا ارتقائے مسلسل

صحابہؓ کا نہ صرف ایمان ہی مسلسل وسعت پذیر رہتا تھا بلکہ ان کے لئے ایمان کے آثار وثمرات ان کے حسنِ عمل اور اخلاص فی الدین کے صدقے مسلسل بڑھتے چلے جاتے۔

وَيَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعاً.

اور (لذت بندگی سے آشنا اور خشیت الٰہی سے لبریز دل لئے یہ صحابہ) تھوڑیوں کے بل گریہ زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کے خشوع وخضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ (بنی اسرائیل :109)

صحابہ کے لئے ہر آن راہ ہدایت کا کشادہ ہوتے چلے جانا اور ہدایت کے بڑھتے چلے جانے کا انتظام

Marfat.com

بھی خود خدائے ذوالجلال نے کرر کھا تھا جیسے ارشاد ہوا

وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًى — اور اللہ (ان) ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت (مریم :76) میں مزید اضافہ فرماتا ہے

اس طرح سورہ محمد میں ایک مقام پر ارشاد ہوا۔

وَالَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَ آتَاهُمْ تَقْوَاهُم — اور جن لوگوں نے ہدایت پالی ہے اللہ ان کی (سورہ محمد:17) ہدایت کو اور زیادہ فرما دیتا ہے اور انہیں ان کے مقام تقویٰ سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔

اصحاب النبی کیلئے اجر وفضل میں اضافے کی نویدیں

اصحاب النبی وہ خوش نصیب افراد تھے جن کے ایمان وہدایت تسلیم وخشوع اور اجر وفضل میں مسلسل اضافہ ہوتے جانے کی نویدیں خود ان کے رب نے دے رکھی تھی۔

لِلَّذِیْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِیَادَةٌ — ایسے لوگوں (یعنی پیکران وفا اصحاب النبی) (یونس :26) کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں جزا ہے بلکہ (اس پر)اضافہ بھی ہے

سورہ شوریٰ میں رب صحابہ نے کچھ اس طرح فرمایا

وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ — اور (اللہ) ان لوگوں (اصحاب النبی) کی دعا قبول فرماتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے (القرآن) رہے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ دیتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر رب صحابہ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَیَزِیْدَهُم مِّنْ فَضْلِهٖ — تا کہ اللہ ان (نیک) اعمال کا بہتر بدلہ دے جو انہوں (اصحاب النبی) نے کئے ہیں اور اپنے فضل (النور:38) سے انہیں اور بھی زیادہ عطا کرے۔

Marfat.com

رب صحابہ ہے کہ اپنے نبی کے ان جاں نثاروں کو نوازتے نوازتے رکتا ہی نہیں ان کے ایمان وثمراتِ ایمان میں اضافہ کرتے کرتے کہیں رکتا ہی نہیں۔ سبحان اللہ

ایمانِ صحابہ کی حفاظت ربِ صحابہ کے ذمہِ کرم پر

اصحاب النبی کا ایمان نہ صرف عطائے الٰہی تھا اور مسلسل وسعت پذیر رہتے ہوئے اپنے آثار وثمرات میں ہر آن اضافے کا آئینہ دار تھا بلکہ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود خداوند تعالیٰ نے لے رکھا تھا جیسا کہ ارشاد ہوا۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

(آل-- عمران 101)

اور تم (یعنی سراپا بندگی واطاعت شعار صحابہ) بھلا کس طرح کفر کرو گے حالانکہ تم تو وہ منتخب وخوش نصیب لوگ) ہو کہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں (تمہارے مربی و تربیت کنندہ خود) اللہ کے رسول ﷺ موجود ہیں اور جو شخص اللہ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے تو ضرور اسے سیدھی راہ کی ہدایت کی جاتی ہے۔

صحابہؓ کے ایمان واخلاص پر اعتراض کرنے والوں کا رب صحابہ جس قدر مسکت اور زوردار انداز میں جواب خود ان نفوس قدسیہ سے خطاب کرتے ہوئے دے رہا ہے اس کا اندازہ لذتِ ایمان سے آشنا انسان ہی کرسکتا ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

ایمان کی حفاظت کے لئے صحابہ کے نام کریمانہ ہدایات

جو رب ایمان صحابہ کو ہر آن نئی سے نئی بلندیاں اور اضافے عطا کرتا تھا اسے کب یہ گوارا تھا کہ کسی بھی اعتبار سے اس کے ان مخلص ووفادار بندوں کے ایمان پر حرف آئے یا ان کا، ایمان کسی طور پر بھی معرضِ خطر

Marfat.com

میں پڑے۔ لہٰذا ان کا رحم وکریم رب ان کے ایمان کی حفاظت کے کے لئے وقتاً فوقتاً نئی سے نئی ہدایات جاری کرتا رہتا تھا۔

1-شیطان کو دشمن اولیں سمجھتے رہنے کی ہدایت

شیطان چونکہ ابن آدم کا سب سے بڑا اولیں اور حقیقی دشمن ہے لہٰذا رب صحابہ نے بایں سلسلہ ایک اصولی ہدایت اصحاب النبی کو ان الفاظ میں جاری فرمار کھی تھی۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا (اے اصحاب النبی) بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اسے دشمن ہی بنائے رکھو۔ (فاطر:6)

2-ازلی دشمن کے حملے پر پناہِ ربانی میں آجانے کی ہدایت

شیطان کو اپنا اولین اور حقیقی دشمن سمجھنے والے اصحاب النبی کے نام ان کے مہربان رب نے یہ اصولی ہدایت بھی جاری فرمار کھی تھی کہ جب بھی یہ یعنی دشمن وسوسہ اندازی کرے تم میری پناہ میں آجایا کرو۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور (اے صحابیو!) اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تمہیں ابھارے تو فوراً) اللہ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔ وہی سننے والا اور علیم ہے۔ (الاعراف :200)

سورہ حم سجدہ کی آیت نمبر 36 میں بھی اصحاب النبی کے نام شیطانی وساس سے محفوظ رہنے کے لئے یہی نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔

3-تلاوتِ قرآن سے قبل اصحاب النبی کیا کریں

شیطان جیسے دشمنِ لعین کو کب یہ گوارا تھا کہ اصحاب النبی صحیفہ ہدایت کی تلاوت سے شب وروز اخذ ہدایت کریں اور اس پر مایوس ونامرادی کے تازیانے برسائیں لہٰذا تلاوت قرآن کے مرحلہ پر اس کا حملہ شدید سے شدید ہوسکتا تھا لیکن رب صحابہ نے بایں سلسلہ مربی صحابہ کی وساطت سے اصحاب النبی کے لئے ایک باطل شکن ہدایت ان الفاظ میں جاری فرمائی ہوئی تھی۔

Marfat.com

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (النحل:98)

سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔

دشمنِ ازلی شیطان کی ناکامی ونامرادی کا اعلان

ساتھ ہی رب صحابہ شیطانی حملے سے حفاظت کی ضمانت بھی ان الفاظ میں عطا کر دی۔

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (النحل:99)

بے شک اسے ان لوگوں (اصحاب النبی) پر کچھ بھی غلبہ حاصل نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

شیطان کی ایک تباہ کن کارستانی پر رب تعالیٰ کا اقدام کریمانہ

سوہ حج میں تو ماضی میں شیطان ملعون کی ایک نہایت ہی خوفناک اور مکارانہ کارستانی پر رب تعالیٰ جس طرح اہل ایمان کی مدد ونصرت اور دستگیری کرتا رہا ہے اس کا شیطان شکن انداز اس طرح مذکور ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ آيَاتِهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (الحج :52)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر (سب کے ساتھ یہ واقعہ گزرا کہ) جب اس نے لوگوں پر اللہ کا کلام پڑھا تو شیطان نے اس پڑھے ہوئے کلام میں (اپنی طرف سے باطل شبہات اور فاسد خیالات کو ملا دیا) سو شیطان جو وسوسے ڈالتا ہے اللہ انہیں زائل فرما دیتا ہے اور پھر اپنی آیتوں کو (اہل ایمان کے دلوں میں) نہایت مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

سبحان اللہ رب صحابہ کی یہ ہر دور میں سنت رہی ہے کہ وہ ایسے شیطانی ہتھکنڈوں کا سدِ باب خود کرتا ہے تاکہ اہل ایمان کا ایمان محفوظ وسلامت رہے جب ماضی کے اہل ایمان کی خاطر وہ ایسا کرتا رہا ہے تو اپنے

Marfat.com

محبوب ترین نبی کے اصحاب پر اس کے لطف کا کیا عالم ہوگا کہ کوئی سربستہ راز نہیں۔

مزاجِ یار میں لطف وترحم کا عنصرِ حسین کس لئے رکھا گیا

اصحاب النبیؐ کے ایمان کی حفاظت اور انہیں مستقلاً رشد وہدایت سے منسلک رکھنے کے لئے رب صحابہ نے مربی صحابہ کی شخصیت مطہرہ کو لطف وترحم کی جو فراوانیاں عطا فرمائیں ان کا ذکر اس طرح کیا گیا۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران :159)

(اے حبیب مکرم) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان (اصحاب النبی) کے لئے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے۔

سبحانہ اللہ! رب صحابہ نے مربی صحابہ کے دل میں نرم خوئی اور لطف وترحم کا عنصر اس لئے ہی رکھا تھا کہ وہ آپ ﷺ کے سلکِ نرم خوئی سے منسلک اور حلقہ رفق وترحم میں گرفتار رہ کر آپ ﷺ ہی سے وابستہ و متمسک رہیں۔ رب تعالیٰ تو اپنے ان بندوں کو راہِ حق پر کاربند رکھنے کیلئے ایسے ایسے کریمانہ اہتمام کرے اور کچھ یار لوگ، بات بات پر ان کے در پے ایمان ہوں۔ ایسا سوچنا تو رب تعالیٰ کے اقدامات کریمانہ کی ناکامی پر دلالت کرتا ہے۔ خدارا کچھ تو سوچئے!

اصحاب النبیؐ کے لئے درستگیِ اعمال کا الوہی وعدہ

اب تک تو بات ہوتی رہی، اصحاب النبی کے ایمان کی اور ایمان وثمرات ایمان میں مسلسل اضافے کی۔ ایمان کے بعد نصاب ایمان میں اگلی چیز عمل صالحہ ہے کہ ان دنوں کی بیک وقت موجودگی سے ہی دنیا و آخرت کی فلاح ممکن ہے صحابہ کرامؓ کے بخت کا ستارہ اتنا بلند تھا کہ جہاں ربِ صحابہ نے ان کے دلوں میں ایمان خود سجایا اور ان کے ایمان کی نسبت جا بجا اپنی جانب کی وہیں ساتھ ہی اصحاب النبی پر ان کے محسن ومہربان رب کا ایک لطفِ خاص یہ بھی تھا کہ اس نے ان کے اعمال کی درستگی وصحت کا معاملہ بھی اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا تھا۔ صحابہ بہر حال انسان تھے ان سے اعمال صالحہ کی بابت کمی کوتاہی عین ممکن تھی لیکن رب صحابہ کو کب یہ گوارا تھا کہ ان کے اعمال کسی کمزوری یا کوتاہی کی گرد لئے اس کی بارگاہ میں پیش ہوں لہٰذا رب

Marfat.com

صحابہ نے اعمال صحابہ میں بتقصائے بشریت در آنے والی کمی یا کوتاہی کا ازالہ بھی اپنے ذمہ لے رکھا تھا جس طرح اس نے توبہ کی صورت میں گناہوں کو نیکیوں میں بدل دینے کا اصول جاری کر رکھا تھا وہیں ان پیکران وفا اصحاب النبی کے اعمال کی صحت و درستگی بھی خود ہی کر دیتا تھا ملاحظہ فرمائیے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً ، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً

اے ایمان والو! (یعنی میرے نبی کے صحابیو) اللہ سے ڈرا کرو اور صحیح سیدھی بات کیا کرو وہ تمہارے (تم خوش بختوں کے سارے) اعمال درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور (الاحزاب:70,71) جو شخص (بھی) اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔

نیز ایسے خوش بخت اور لائق فخر سیرت و کردار کے حاملین ہی خیر اُمت کے لقب کے سزاوار قرار پا سکتے ہیں۔

سورہ محمد میں ان پیکران وفا پر اسی خاص الخاص لطف کریمانہ کا تذکرہ ان الفاظ میں ہوا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ

اور جو لوگ (یعنی اصحاب النبی) ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامہ عمل) سے مٹا دیئے اور ان کا حال سنوار دیا۔ (محمد:2)

جن خوش بختوں کے ایمان کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح کا ذمہ خود خدا نے لے رکھا ہو اور جن کے احوال سنوارنے کی ذمہ داری رب صحابہ نے اپنے ہاتھ لے رکھی ہو۔ ان کے ایمان و عمل پر اگر کوئی ہاتھ صاف کرنے پر مصر ہو تو ایسے شخص کے لئے دعائے ہدایت ہی کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

بہترین امت ہونے کے مصداقِ حقیقی واولیں مصداق

صحابہ کرام ہی وہ چنیدہ وخوش نصیب افراد تھے جن پر اس وقت امت مسلمہ مشتمل تھی جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا یہی وہ پاکیزہ وعالی مرتبت افراد تھے جن سے براہ راست مخاطب ہوتے ہوئے رب العالمین نے انہیں نہ صرف بہترین امت قرار دیا بلکہ اولاد آدم کی ہدایت ورہنمائی کا عظیم الشان مشن بھی ان کے سپرد کیا۔ارشاد ہوا۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاس تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے (نفع واصلاح) کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (ال عمران:110)

ابوبکر وعمر، عثمان وعلی اور دیگر ہزارہا عالی مرتبت وخدامست اصحاب پر مشمل امت مسلمہ کے اسی ہراول دستے کو ہی مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء اور اسی طرح تمہیں (اے امت وسطی کے اعزاز کے اہل صحابیو!) ہم نے اعتدال والی امت بنایا تاکہ تم گواہ ہو جاؤ۔ (البقرہ:143)

مابعد طبقات امت بھی اپنے اپنے ایمان واخلاص کے حسب مراتب ان ارشادات خداوندی کے مخاطب بن سکتے ہیں لیکن جن افراد عظیمہ کو اس وقت مخاطب کیا گیا تھا وہ اصحاب النبی ہی تھے۔وہی ان ارشادات کے اوّلیں اور حقیقی مخاطب تھے۔

اصحاب النبی کے دلوں میں باہمی محبت والفت بھی رب صحابہ نے ہی ڈالی تھی

اصحاب النبی پر مشتمل اس عظیم امت کے افراد میں ایمان کی بدولت جو باہمی محبت ومودت اور اس کے نتیجے میں قوت پیدا ہوگئی تھی اور جس نے انہیں ایک عظیم طاقت بنا کر اقوام عالم کی امامت اور ہدایت ورہنمائی کے منصب پر فائز کر دیا تھا۔اس باہمی الفت ومحبت کو بھی رب تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (آل عمران:103)

اور (اے سراپا اخوت وخود فراموش اصحاب النبی) اللہ کا وہ انعام یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کے لئے) الفت ڈال دی، جس نعمت انعام سے تم بھائی بھائی بن گئے۔

ایک اور مقام پر اصحاب النبیؐ کے مابین پائی جانے والی اس محبت والفت کو نہایت منفرد اور اچھوتے انداز میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔

لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَـٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ (انفال:63)

اور (اے مربی صحابہ حبیب مکرم) اگر آپ وہ سب کچھ جو زمین پر موجود ہے بھی خرچ کر ڈالتے تو ان (پیکران وفا اپنے عشاق) کے دلوں باہمی الفت نہ ڈال سکتے بلکہ ان کے دلوں میں باہمی الفت ومحبت اللہ نے ڈالی ہے۔

گویا اصحاب النبی ﷺ کے درمیان جو باہمی الفت ومحبت تھی وہ بھی سب کی سب اللہ کی دین اور عطا تھی۔ سورہ انفال میں جس انداز میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا وہ نہایت ہی فکر انگیز اور عقدہ کشا ہے یعنی مربی صحابہ سے فرمایا جارہا ہے کہ اگر آپ دنیا کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو پھر بھی یہ محبت والفت جو آپ کے صحابہ میں موجود ہے پیدا نہ کر سکتے۔ ایک طرف دنیا ومافیھا کے خزانے اور انہیں خرچ کرنے والی ہستی بھی رب تعالیٰ کی محبوب ومختار کل ہستی اگر یہ دو عناصر یعنی دولت دنیا اور محبوب رب ﷺ مل کر بھی اس محبت والفت کو پیدا نہیں کر سکتے جو ان اصحاب کے دلوں میں موجود تھی جو سراسر عطائے الٰہی تھی تو پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ وہ محبت والفت جو اللہ کی خاص عطا ہو اور جسے رب صحابہ ایک چیلنج کے طور پر بیان کرے وہ الفت ومحبت محض دنیوی اقتدار اور حصول خلافت کے لالچ میں اصحاب النبی کے دل سے نکل گئی اور صحابہ بعد از وصال نبی نعوذ باللہ استغفر اللہ خود غرضانہ سوچ اور کرسی واقتدار کے لالچ میں آکر انہی اہل بیت رسول کا حق چھیننے پر تل گئے جن پر وہ دور نبوی میں جان ودل سے فدا ہوتے تھے۔

Marfat.com

اسی طرح ایک اور مقام پر جماعت صحابہ میں پائی جانے والی انتہا درجہ محبت ورحمت کو اپنے محبوبؐ کے فیضان سیرت کا ایک لازمی نتیجہ بیان کرتے ہوئے رب صحابہ نے ارشاد فرمایا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح :29) محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی اصحاب النبی) آپ کی محبت وسنگت میں ہیں وہ کفار پر بہت سخت اور آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔

معاندین حق کے دلوں پر ہیبت صحابہ کا رعب عجیب

اشداء علی الکفار کی شان رکھنے والے ان سراپا جہاد وخدا مست صحابہ کی شانِ جلالت کا کفار پر اس قدر رعب بیٹھ گیا تھا کہ وہ رب العالمین سے بھی بڑھ کر ان سے خوفزدہ رہتے جیسا کہ قرآن گواہ ہے۔

أَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللّٰهِ (الحشر : 13) (اے سراپا جلال ومعاندین حق کے لئے سراسر شدت وغضب صحابیو!) بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ تمہارا رعب وخوف ہے۔

اصحاب النبی کا راہ ہدایت پر ہونا بھی رب صحابہ نے اپنی طرف منسوب کیا

جہاں اللہ رب العزت نے اصحاب النبی کے ایمان کی نسبت اپنی طرف کی وہیں ان کا راہ ہدایت پر گامزن وثابت قدم ہونا بھی رب العالمین نے اپنی طرف منسوب کیا۔ جیسے سورہ بقرہ کے آغاز ہی میں فرما دیا گیا۔

أُولَـٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ (البقرہ :5) یہی (امت مسلمہ کا ہراول دستہ یعنی صحابہ کرام) اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

اصحاب النبی کو جنت کی پہچان خود ربِ صحابہ نے کرادی تھی

جن خوش نصیبوں کو رب نے ہدایت خود عطا فرمادی تھی ان خوش نصیبوں کو جادۂ حق پر کاربند رہنے کے صلہ وانعام کے طور پر عطا کئے جانے والی جنت کی تفصیلی پہچان بھی خود ان کے رب نے انہیں کرادی تھی

Marfat.com

مقامِ صحابیت کے اس جداگانہ شرف کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وہ عنقریب انہیں (جنت کی) سیدھی راہ پر ڈال دے گا اور ان کے احوال کو سنوار دے گا اور (محمد:5،6) بالآخر انہیں اس جنت میں داخل فرمادے گا۔ جس کی اس نے (پہلے ہی سے انہیں خوب پہچان کرادی ہے

ہدایت جیسی بے نظیر دولت رب صحابہ نے خود اصحاب الٰہی کو عطا کررکھی تھی اس پر درجنوں مقاماتِ قرآنی گواہ ہیں۔ اہل علم بخوبی جانتے ہیں اس لئے اس موقع تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان پیکران اخلاص وکشتگان وفا چنیدہ افراد کو جنت کی طرف دوڑ لگا دینے کی ہدایت ان الفاظ میں دی گئی۔

جنت کی طرف دوڑ لگا دینے کی کریمانہ ہدایت

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان وزمین آجاتے ہیں جو (اے میرے نبی کے صحابیو تم جیسے لوگوں) پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (آل عمران :133)

اصحاب النبی کو راہِ حق پر ثابت قدم رکھنے کے لئے الوہی انتظامات

راہ عزیمت پر اصحاب النبی کو قائم وثابت قدم رکھنے کے لئے رب تعالیٰ نے جو مسلسل ومستقل انتظام کررکھا تھا وہ بتدریج نزول قرآن تھا۔ اپنی عساکر وافواج کو ثابت قدم رکھنے کے لئے سپہ سالار اور قابل جرنیل مختلف تدبیریں اپناتے ہیں مختلف اقدامات کرتے ہیں لیکن حق کی علمبردار اولیں عساکر اسلام کو راہ عزیمت پر ثابت قدم رکھنے کے لئے جو انتظام کیا گیا تھا وہ ان خدامست وخود فراموش صحابہ ہی کا نصیب تھا جیسا کہ سورۃ النحل میں فرمایا گیا۔

Marfat.com

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا (النحل :102)

(مربی ومزکی صحابہ برگزیدہ رسول) فرما دیجئے اس (قرآن) کو روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے اتارا ہے تا کہ ایمان والوں (آپ کے زیر تربیت صحابہ) کو ثابت قدم رکھے۔

اصحاب النبی کے لئے ثابت قدمی کا ایک الوہی نسخہ

پیکران وفا سراپا جہاد اصحاب النبیؐ کو ثابت قدم رکھنے کے لئے رب صحابہ نے نہ صرف جبریل امین کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی بلکہ رب صحابہ نے ان کے لئے ثابت قدم رہنے کا ایک نسخہ یہ بھی تجویز کر رکھا تھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ (الانفال:45)

اے ایمان والو (اصحاب النبی) جب (دشمن کی) فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تا کہ تم ثمر مراد کو پالو۔

ثابت قدم رہ کر دکھانے والوں کا مقام اطمینان

حق پرستی کی راہ میں ثابت قدمی واستقامت دکھانے والے پیکران وفا وسراپا جہاد اصحاب النبی کو ہر خوف وغم سے آزاد ہو جانے کا مژدہ جانفزا ان کے مہربان رب نے ان الفاظ میں سنایا۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُونَ (القرآن)

بے شک جن لوگوں (یعنی سراپا وفا وکشتگان صفا اصحاب النبی) نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ غمگین ہوں گے۔

ثابت قدم اصحاب النبی پر ملائکہ کا نزول اور ان کا مکالمہ

ایک مقام پر تو رب صحابہ نے اصحاب النبی ﷺ پر اپنے لطف کریمانہ کی حد ہی فرما دی۔ ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْ تَتَنَزَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ

یقیناً جن لوگوں (پیکران وفا وکشتگان صحابہ اصحاب النبی) نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس (القرآن) پر ثابت قدم رہے۔ اللہ نے ان (خوش نصیب پیکران عشق الٰہی اصحاب النبی) پر فرشتے نازل فرماتے۔

اصحاب النبی کی مدد کے لئے رب صحابہ گویا خود میدان میں

پھر سورہ انفال میں تو رب صحابہ نے اپنے محبوبؐ کے ان عاشقوں اور اپنی رضا کے سچے طالبوں یعنی اصحاب النبی پر اپنے لطف کریمانہ کی انتہا ہی فرمادی گویا ان پیکرانِ وفا کی مدد ونصرت کے لئے وہ خود ہی میدان کارزار میں اتر آیا اپنے محبوب مکرم کو ایک غزوے میں اپنی مدد ونصرت کی یاد دلاتے ہوئے رب صحابہ نے ان لفظوں میں خطاب فرمایا۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرَّعْبَ فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (الانفال :12)

(اے حبیب مکرم اپنے اور اپنے اصحاب کے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کریں جب آپؐ کے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ اصحاب رسولؐ کی مدد کے لئے میں بھی تمہارے ساتھ ہوں سو تم بشارت ونصرت کے ذریعے ایمان والوں (اصحاب النبی) کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی ابھی کافروں کے دلوں میں (لشکر محمدی، یعنی اصحاب النبی) کا رعب اور ہیبت ڈالے دیتا ہوں سو تم (کافروں کی) گردنوں کے اوپر ضرب لگانا اور ان کے ایک ایک جوڑ کو توڑ دینا۔

رب صحابہ ان پیکران وفا کی مدد ونصرت کے لئے نہ صرف فرشتے نازل فرماتا اور ان فرشتوں کے نام اصحاب النبی کی مدد کے لئے ہدایات جاری کرتا تھا بلکہ ان سراپا جہاد پیکران وفا نفوس چنیدہ کی شجاعت

Marfat.com

وبسالت کا رعب بھی خود دشمنان محمد و دین محمدؐ کے دلوں میں ڈالتا تھا۔ سبحان اللہ۔

اصحاب النبی کی تسلی واطمینان کے لئے ربِ صحابہ کی خوشخبریاں

رب صحابہ کا اصحاب النبی پر لطف وکرم دیکھئے کہ وہ اپنی مدد ونصرت کے ان مظاہر کو ان پیکرانِ خلوص کے لئے بشارت بناتا اور ان کے دلوں کے اطمینان کا سامان بناتا تھا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی

اور اس (مدد کی صورت) کو اللہ نے بشارت بنا دیا (اصحاب النبی کے لئے)

راحت واطمینان صحابہ کے لئے ایک اور لطف ربانی

رب صحابہ اپنے ان وفا شعار بندوں کی مدد اور راحت واطمینان کے لئے کیا کچھ کرتا تھا اس کا ایک منظر عجیب ملاحظہ فرمایئے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (الانفال:11)

جب اس نے اپنی طرف سے (تمہیں) راحت واطمینان (فراہم کرنے) کے لئے تم پر غنودگی طاری کی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تا کہ اس کے ذریعے تمہیں (ظاہری وباطنی) طہارت عطا فرمادے اور تم سے شیطان (کے باطل وسوسوں) کی نجاست دور کردے اور تمہارے دلوں کو (قوت ویقین) سے مضبوط کردے اور اس سے تمہارے قدم (خوب) جمادے۔

قارئین کرام! اس آیت کو بار بار پڑھنے اور دیکھئے کہ اصحاب النبی کا محسن ومہربان رب ان پر اپنی مدد ونصرت کے کیسے کیسے در کھولتا تھا اپنے لطف وکرم کے پانی سے گویا ان کے دلوں میں آنے والے شیطانی وسوسوں کو دھوتا تھا اور وہ ایسا کیوں نہ کرتا کہ یہ وفا شعار وسراپا ایثار بندے بھی تو اس کی توحید کے نفاذ اور اس کے رسول کے کلمے کی بلندی کے لئے ہر دنیوی لطف ولذت اور ہر رشتے کی محبت سے دستبردار ہو گئے تھے

Marfat.com

رب صحابہ سے بڑھ کر کون اپنے بندوں کے صدق و اخلاص کا قدردان اور لجپال ہو سکتا تھا۔ لہٰذا دونوں طرف سے تعلق وفا اور رشتہ قدر شناسی اپنے عروج پر تھا۔

اسی قدر شناسی اور رشتہ وفا کا ایک اور منظر حسین

رب صحابہ کی قدر شناسی اور پیکران وفا و کشتگان صفا اصحاب النبی پر ان کے رب کے کرم بالائے کرم ایک اور منظر ملاحظہ فرمائیے۔

هُوَ الَّذِیٓ أَنزَلَ السَّکِینَةَ فِی قُلُوبِ الْمُؤْمِنِینَ لِیَزْدَادُوٓا إِیمَاناً مَّعَ إِیمَانِهِم (الفتح :4)

وہی (رب صحابہ تو) ہے جس نے مومنوں (اصحاب النبی) کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی تا کہ ان کے ایمان میں مزید ایمان کا اضافہ ہو۔

مربی صحابہ و اصحاب النبی پر نزول تسکین کا ایک اور منظر

صحابہ کرام اس لطفِ ربانی کے بدرجہ اتم اہل بھی تھے

صحابہ کرام اس لطف ربانی کے بدرجہ اتم اہل بھی تھے سورۂ فتح ہی میں ایک اور مقام پر مربی صحابہ واصحاب النبی پر رب محمد واصحاب محمدؐ کے لطف کریمانہ کا ایک اور منظر اور رب صحابہ کی طرف سے اصحاب النبی کی قدر شناسی کی ایک اور شہادت ہمیں ان لفظوں میں ملتی ہے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِینَ کَفَرُوا فِی قُلُوبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَکِینَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِینَ وَأَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوَى وَکَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَکَانَ اللَّهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیماً (الفتح :26)

جب کافر لوگوں نے اپنے دلوں میں متکبرانہ ہٹ دھرمی رکھ لی (جو کہ) جاہلیت کی ضد اور (نام نہاد) غیرت تھی تو اللہ نے اپنے رسولؐ اور مومنوں (اصحاب النبی) پر اپنی خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں کلمہ تقویٰ پر مستحکم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ مستحق تھے اور اہل بھی اور اللہ (ان کے استحقاق و اہلیت سمیت) ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

سبحان اللہ! قارئین اصحاب النبی کے بخت رسا اور ان کی خوش نصیبی پر رشک کریں کہ جن کو مقام تقویٰ

Marfat.com

پر مستحکم فرمانے والا خود ان کا رب ہے اور قرآن نے تا قیامت ان کے حق میں یہ شہادت بھی فراہم کر دی کہ وہ ان تمام الطاف ربانی کے مستحق بھی تھے اور اہل بھی۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ۔

پیکران وفا اصحاب النبی کے نام ان کے رب کی تسلی اور ضمانت فتحیابی

رب صحابہ حق پرستی کی راہ کے ان وفا کیش مسافروں کو قدم قدم تسلیاں دیتا تھا اور اس بات کی ضمانت بھی رب صحابہ نے ان کو عطا کر رکھی تھی کہ فتح یاب بہر حال وہی ہوں گے۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (محمد:35)

اے مومنو! (یعنی میرے محبوب کے صحابیو) پس تم ہمت نہ ہارنا اور نہ ان (متحارب کافروں) سے صلح کی درخواست کرنا غالب و فتح یاب تو تم ہی رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال بے وقعت نہ ہونے دے گا۔

بایں سلسلہ سو باتوں کی ایک ہی بات

رب صحابہ کی طرف سے اصحاب النبی کی مدد و دستگیری کے مختلف مظاہر اور سکون وسکینہ کے نزول کی مختلف صورتوں کے بیان کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ رب صحابہ نے اپنے ان وفادار سراپا ایثار بندوں پر اپنے الطاف کریمانہ کے سلسلہ میں سب باتوں کی ایک ہی بات کے مصداق ایک بات کچھ اس طرح ارشاد فرما دی۔

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (الحج:38)

بے شک اللہ (رب صحابہ) صاحب ایمان لوگوں (یعنی اصحاب النبی) سے (دشمنوں کا فتنہ وشر) (مسلسل) دور کرتا رہتا ہے، بیشک اللہ کسی خائن اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

سبحان اللہ اصحاب النبی کتنے خوش نصیب و عالی وقار تھے کہ ان کے محسن و مہربان رب نے ان کے دشمنوں کے مکر وفریب اور فتنہ وشر سے اپنے ان وفادار و سراپا جہاد لوگوں کی حفاظت اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔

Marfat.com

اصحاب رسول سچے سُچے اور پکے مومن تھے

رب العزت نے متعدد مقامات پر اپنے محبوب کے زیر تربیت رہنے والے امت مسلمہ کے حقیقی و اولین مصداق اس طبقہ صحابہ کو سچا سُچا اور پکا مومن قرار دیا جیسا کہ ارشاد ہوا۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات:15)

ایمان والے تو صرف وہ لوگ (یعنی سراپا جہاد وخدا مست صحابہ) ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اپنے احوال اور اپنی جانوں سے یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوئے ایمان میں) سچے ہیں۔

اسی طرح سورہ انفال میں ارشاد ہوا۔

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الانفال:74)

جو لوگ ایمان لائے (یعنی اصحاب النبی) اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہ خدا میں گھربار اور وطن وکاروبار قربان کرنے والوں) کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی لوگ حقیقت میں سچے مومن ہیں ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

سبحان اللہ مہاجرین وانصار تمام اصحاب النبیؐ کے دین حق کی راہ میں کئے گئے مختلف النوع ایثار کا ذکر کرتے ہوئے ان کے کامل الایمان اور پکے اور سچے مومن ہونے کا اعلان خود رب العزت نے فرمایا۔ اسی طرح سورہ انفال ہی کے آغاز میں بھی رب العزت نے سراپا اطاعت ووفا شعار صحابہ کو سچے مومن ہونے کی سند عطا کی،

Marfat.com

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (انفال :4)

حقیقت میں یہی لوگ (یعنی) لذت بندگی سے سرشار و خدامست صحابہ) سچے مومن ہیں۔

ربِ صحابہ اور مربی صحابہ کی اصحاب النبی پر نوازشات کریمانہ

حق پرستی کی راہ میں شب و روز تن، من دھن قربان کرنے والے سراپا وفا و کشتگان صفا اصحاب کے اخلاص اور ان کی قربانیوں کی قدر ربِ صحابہ اور مربی صحابہ دونوں قدم قدم پر کرتے تھے۔ قدرشناسی کی ایک کریمانہ جھلک اور اپنے خاص الخاص ان بندوں پر نوازش یگانہ کا ایک منظر حسین ملاحظہ فرمائیے۔

وَإِذَا جَاءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام:54)

اور جب (اے محبوب) آپ کے پاس وہ لوگ (آپ کے اصحاب) آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ (ان سے شفقتاً) فرمائیں کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے (تمہارے لئے) اپنی ذات (کے ذمہ کرم) پر رحمت لازم کر لی ہے۔

اصحاب النبی سے محبت امتِ مسلمہ پر لازم

لوگوں کے دلوں میں اصحاب النبی کے لئے محبت پیدا کرنا رب صحابہ کے ذمہ کرم پر

سبحان اللہ جہاں ربِ صحابہ نے پیکران وفا و کشتگان صبر و رضا اصحاب النبی کے لئے اپنی رحمت خود پر لازم کر لی تھی وہیں اس نے امتِ مسلمہ کے تمام مابعد طبقات کے افراد کے لئے اصحاب النبیؐ سے محبت لازم کرتے ہوئے ان کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کرنے کا ذمہ خود ہی لے لیا۔

إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (مریم:96)

بے شک جو لوگ (اصحاب النبی) ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لئے (بعد کے) لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔

اس آیت کے بین السطور ایک اور اور ایمان افروز نکتہ سامنے آتا ہے کہ بعد کے لوگوں کے دلوں میں صحابہ کے لئے محبت پیدا کرنا تو رب صحابہ کا کام ہے پھر لوگوں کے دلوں میں ان پیکرانِ وفا کے لئے بغض

Marfat.com

وعداوت اور کینہ وکدورت پیدا کرنا کس کا کام ہوگا۔ بالیقین دشمن دین وہدایت شیطان ہی کا کام ہے۔ رب صحابہ اپنے بندوں کو اس شومیِ قسمت سے محفوظ رکھے۔ قارئین کرام آج سے یہ دعا بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں کہ اے رب صحابہ ہمارے دلوں کو پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے ان وفادار سراپا ایثار بندوں کی محبت سے مالا مال کردے۔ آمین۔

رب صحابہ اپنے محبوب کی امت کے لوگوں کے دلوں میں اپنے ان پیارے اور چنیدہ بندوں کی محبت کیوں نہ داخل فرماتا کہ یہ بندگان خدا بھی تو دنیا ومافیھا کی ساری لذتیں، ساری آسائشیں اور سہولتیں چھوڑ کر فقط اور فقط رضائے الٰہی کے طالب بن گئے تھے اور ہمہ وقت چہرۂ یاران کی نظر میں رہتا تھا۔

اصحاب النبی ہمہ وقت رضائے الٰہی کے طالب لوگ

صحابہ کرامؓ وہ خوش نصیب وخوش بخت طبقہ تھے۔ جنہیں ہر وقت رضائے خداوندی حرز جاں تھی۔ ان کا ہر ہر عمل ہر ہر کاوش اور ساری کی ساری تگ ودو صرف اسی لئے ہوتی تھی کہ ان کا خالق ومالک ان پر راضی ہوجائے۔ وہ ہر وقت رضائے الٰہی کی طلب میں سرگرم عمل رہتے تھے جیسا کہ سورہ فتح میں ارشاد فرمایا گیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً (الفتح: 29)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (وفا شعار وسراپا ایثار صحابہ) آپ کی معیت میں ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع وسجود کرتے ہوئے دیکھیں گے وہ صرف اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔

اصحاب النبی کے لئے دنیا ہی میں رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا

چنانچہ یہ سراپا اطاعت وسراسر بندگی چنیدہ افراد یعنی صحابہ کرام جس متاعِ مطلوب یعنی رضائے خداوندی کے متلاشی اور رسیا تھے وہ متاع مطلوب ومحبوب انہیں رب العزت نے اسی زندگی میں عطا فرمادی تھی وہ اپنے مربی وتربیت کنندہ پر راضی تھے اور ان کا آقا ومولا اور مربی وتربیت کنندہ ان پر راضی ہوگیا

Marfat.com

تھا۔ جیسے قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہوا۔

اَلسَّابِقُوْنَ الاوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (القرآن)

اور جو مہاجرین وانصار (پیکران وفا اصحاب النبی ایمان لانے میں سب سے پہلے اور سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان (اخلاص پیشہ اصحاب النبی) کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر صحابہ کے ایمان وعمل کی تحسین اور ''الحب لله و البغض لله'' پر مبنی طرز عمل کی تحسین اور آخرت میں ان کے مقاماتِ رفیع کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (القرآن)

اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے یہی (جماعت صحابہ) اللہ والوں کی جماعت ہے یاد رکھو! بیشک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے۔

سبحان اللہ رب العزت نے جماعت صحابہ کو اپنی جماعت قرار دیا۔

اصحاب النبی کو عالمِ انوار سے ہمکنار کردینا ربِ صحابہ کے ذمہِ کرم پر تھا

اصحاب النبیؐ ہی وہ چنیدہ ومنتخب جماعت تھے جنہیں ظلمتوں سے نکال کر عالم انوار کی طرف لے جانا گویا رب العزت نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا تھا جیسے کہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوا۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ

اللہ ایمان والوں (یعنی سراپا ایثار ووفا شعار صحابہ) کا دوست ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔ (البقرہ :257)

رب تعالیٰ کا اپنے محبوب پر واضح نشانیاں نازل فرمانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ آپ کی زیر تربیت جماعت صحابہ کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖ آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ لِیُخْرِجَکُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ (الحدید:9)

وہی ہے جو اپنے (برگزیدہ) بندے پر واضح نشانیاں نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں (یعنی) میرے محبوب کے وفاشعار وخود فراموش صحابہ) کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جائے۔

اسی سلسلے میں صحابہ کرام پر رب تعالٰی کے لطف کریمانہ کا یہ کیا خوب ہی انداز ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ (الاحزاب :43)

وہی ہے (اے پاک طنیت وپاکیزہ صفت اصحابہ النبی) جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے۔

خود مربی ومزکی صحابہ سرور انبیاء کی سعی وکاوش بھی یہی تھی کہ اپنے زیر تربیت اس جماعت کو اندھیروں سے نکال عالم نور سے ہمکنار کردیں جیسے کہ ارشاد ہوا۔

الٓرٰ کِتَابٌ اَنزَلْنَاہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ (ابراھیم :1)

الف لام را یہ (عظیم کتاب) ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کے) نور کی جانب لے آئیں۔

اصحاب النبی کا نورِ الٰہی اور نور محمدی میں سے حصہ نور

رب العزت نور مطلق ہے اس کا محبوبؐ سراپا نور اور اصحاب النبیؐ کی تربیت کے لئے الوہی نصاب یعنی قرآن بھی سراسر نور وہدایت خود اللہ اس کا رسول اور اللہ کا جاری کردہ نظام ربوبیت ورشد وہدایت اصحاب النبیؐ کو عالم نور سے ہمکنار کردینے پر مصر ومہربان تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ قدسی صفت جماعت بھی سراسر نور نہ ہوجائے۔البتہ ان بشری پتلوں میں نور کی جلوہ نمائی عالم آخرت میں جا کر ہوگی۔اللہ نے ان کے حصے کا نور خود اپنے پاس سنبھال رکھا ہے جس کا اظہار حشر کے میدان میں ہوگا،جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ (الحدید:19)

اور جو لوگ (سراپا اخلاص و صدق و صفا اصحاب النبی) اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق ہیں اور شہید بھی ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کا (حصہ) نور بھی

روز قیامت انوار صحابہ کا منظر عجیب اور منافقین کی حسرت نامراد

روز قیامت جب یہی سراپا اخلاص و وفا شعار صحابہ کرام اپنے حصے کا نور لئے میدان حشر میں آئیں گے اور ان بشری پتلوں سے نورانی شعائیں پھوٹ رہی ہوں گی تو منافقین سراپا حسرت و یاس بنے ان سے خیرات نور کا سوال کریں گے جس پر ان کو جواب دیا جائے گا کہ اب ایسا ممکن نہیں۔ دنیوی زندگی میں تم نے نور کے سب منابع و مآخذ سے اپنے آپ کو دور رکھا اب تاریکیاں اور ظلمتیں ہی تمہارا مقدر ہیں۔ جیسے ارشاد ہوا۔

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوا وَرَاءَ كُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً (الحدید:۱۳)

جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں (یعنی سراپا طاعت و سراسر انقیاد صحابہ) سے کہیں گے ذرا ہم پر بھی نظر التفات ہو جائے کہ ہم تمارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں (تب) ان سے کہا جائے گا تم پیچھے پلٹ جاؤ اور وہاں جا کر نور تلاش کرو (جہاں تم منابع و مصادر نور کا انکار کیا کرتے تھے۔)

ان ہی خوش بخت اصحاب النبی کو ایک نوری نظام تربیت سے وابستہ رہنے اور اس سے فیض یافتہ ہونے کے سبب جو نور حاصل ہوگا اس کا تذکرہ سورہ تحریم میں بھی ان الفاظ میں ہوا ہے۔

يَوْمَ لَا يُخْزِيْ اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر (التحریم:۸)

جس دن اللہ اپنے نبی اور ان اہل ایمان (سراپا وفا اصحاب النبی) کو جو ان کے ساتھ (راہ حق پر گامزن) ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف (روشنی دیتا ہوا) تیزی سے چل رہا ہوگا اور وہ عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے مکمل فرما دے اور ہماری مغفرت فرما دے بیشک تو ہر چیز پر بڑا قادر ہے۔

Marfat.com

اصحاب النبی کے ساتھ صحابیات النبی کا حصہ نور [illegible]
نور سراپا نور اصحاب النبی کے ساتھ ساتھ عالی مرتبت صحابیات بھی اپنے اپنے حصے کا نور لئے میدان حشر میں آئیں گی جیسے کہ فرمایا گیا۔

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَسْعٰی نُوْرُهُم بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِم بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ (الحدید: ۱۲)

(اے حبیب) جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں (اپنے فیضان تربیت کے مظہر صحابہ وصحابیات) کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب تیزی سے چل رہا ہوگا اور انہیں کہا جائے گا۔ تمہیں بشارت ہو آج کے دن جنتوں کی

اصحاب النبی کا ایک اور امتیاز......یہی خوش نصیب وارث قرآن بنائے گئے

اصحاب النبی وہ خوش نصیب افراد تھے، جنہیں قرآن کا وارث بنائے جانے کیلئے چنا گیا ارشاد ہوا۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (القرآن)

پھر ہم نے اس کتاب قرآن کا وارث ایسے لوگوں (اصحاب النبی) کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا تھا۔

خوش بخت وخوش نصیب اصحاب النبی کے اسی اعزاز کا ذکر سورہ عنکبوت میں بھی ہے۔

قرآن سے مزین سینے رکھنے والے کون......اصحاب النبی

سبحان اللہ جو قرآن عالم امر میں لوح محفوظ میں مزین و محفوظ تھا عالم خلق یعنی دنیائے آب وگل میں آکر صدور صحابہ میں محفوظ ہوا، ارشاد فرمایا گیا۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا اِلَّا الظَّالِمُوْنَ (العنکبوت: ۴۹)

بلکہ یہ (قرآن ہی) واضح آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جنہیں علم (صحیح) دیا گیا ہے ظالموں کے سوا کوئی ہماری آیات کا انکار نہیں کرتا۔

پیکران وفا اصحاب النبی کی خوش بختی پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے یہی وہ خوش نصیب افراد تھے جن کے

Marfat.com

پاک وشفاف اور مصفی ومجلی قلوب کورب صحاب نے عالم مادی میں حفاظت قرآن کے لئے چنا۔ انہیں حفاظ قرآن ہونے کی سند خودان کے رب نے دی۔ نیز ان کے علم کوعلمِ صحیح خودرب نے کہااور کہتا بھی کیوں نہ کہ یہ علم بھی تواس نے خود ہی انہیں عطا کیا تھا۔

ایمان صحابہ......ایمان کا معیارِاتم

صحابہ کرام کے قلب و باطن میں ایمان کا نور چونکہ خودرب العالمین نے بسایا تھااس لئے ہر دور میں ایمان کا معیاراتم ان ہی کا ایمان قرار پایا۔ دور نبوت میں بھی جب منافقین سے کہا جاتا تھا کہ تم بھی ان صحابہ کی طرح ایمان لاؤ تب ہی تمہاراایمان قابل قبول سمجھا جائے گا جس پر وہ ان خدامست وخود فراموش صحابہؓ پر طعن کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم ان بے وقوف لوگوں جیساایمان لائیں؟ سورۃ بقرہ کے آغاز ہی کچھ یوں بتایا گیا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوٓاْ أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلاَ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَـكِن لاَّ يَعْلَمُونَ (البقرہ:۱۳)

جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ (تم بھی) اس طرح ایمان لاؤ جیسا کہ دوسرے لوگ (یعنی اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں مست وخود فراموش لوگ یعنی اصحاب النبی) لائے ہیں تو وہ کہتے کیا ہم بھی اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ بیوقوف ایمان لے آئے ہیں۔ جان لو! بیوقوف (حقیقتاً) وہ ہیں لیکن انہیں اس کا علم نہیں۔

سورہ بقرہ ہی میں ایک مقام پررب العزت نے براہ راست صحابہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے نزدیک تو معیارایمان تم ہی ہواور ہمارے نزدیک تمہارے جیسا ہی ایمان قبول ہے اگر کوئی لانا چاہے۔

فَإِنْ آمَنُواْ بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَو (البقرہ:137)

پھراگر وہ (بھی) اسی طرح ایمان لائیں جیسے تم (یعنی سراپاوفاو پیکرایثار صحابہ) اس پرایمان لائے ہوئے ہوتو وہ (واقعی) ہدایت پاجائیں گے۔

Marfat.com

صحابہ ورب صحاب کے مابین ایک خوبصورت سودا

صحابہ کو براہ راست خطاب کرنے اور انہیں معیار ایمان قرار دینے کا کریمانہ انداز اپنے اندر کیا کیا لطافتیں اور رفعتیں رکھتا ہے اس کا اندازہ لذت ایمان سے سرشار طبقات ہی کر سکتے ہیں۔

حسن والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اصحاب النبی وہ خدامست وخود فراموش نفوس قدسیہ تھے جن کی نظر اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی آخرت پر تھی، وہ اپنے جان و مال کا سودا اپنے آقا و مالک کے ساتھ کر چکے تھے اور اب اپنی جان و مال پر تصرف اسے اپنے پاس آقا و مولا کی امانت سمجھتے ہوئے کرتے تھے۔ جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (القرآن)

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں ان کے لئے (اس) سودے کے عوض) جنت ہے۔

اصحاب النبی......پیکران حب الٰہی

اصحاب النبی ﷺ کو اپنے آقا و مولا اور اپنے مربی و مہربان رب کے ساتھ کتنی محبت تھی اس کا گواہ خود رب کا قرآن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرہ: ۱۶۵)

اور جو لوگ ایمان والے (یعنی سراپا وفا و خدامست اصحاب) ہیں اللہ کے ساتھ محبت میں انتہائی شدید ہیں۔

پھر ان کی خوش نصیبی کا اندازہ کون کر سکتا ہے کہ اپنے مربی و محسن اور آقا و مولا کی محبت میں اس کے محبوب ﷺ کے ساتھ تعلق محبت و وفا نبھاتے نبھاتے اور شب و روز اس کے نقش قدم کی پیروی کرتے کرتے اپنے آقا و مولا کے محبوب بن گئے تھے۔

Marfat.com

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ (اے محبوب فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کر لو۔ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ (القرآن)

ان خدامست وخود فراموش صحابہ نے اپنے آقا و مولا کی محبت میں محبوب خدا کی پیروی اور آپؐ کے ساتھ تعلق محبت واتباع میں اپنے آپ کو یوں گم کر دیا کہ اللہ رب العزت نے انہیں اپنے محبوب کا سچا متبع قرار دیا۔

رب تعالیٰ کا اصحاب النبی پر احسان عظیم......

رب صحابہ نے جس عظیم المرتبت ہستی کو ان چنید بندوں کی تربیت کے لئے مبعوث کیا تھا۔ اس ہستی والاشان کی عالم آب وگل میں تشریف آوری کو رب صحابہ نے ان پر احسان عظیم قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً بے شک اللہ رب العزت نے مومنین (یعنی اصحاب النبی) پر اپنا احسان عظیم کیا کہ ان میں رسول مکرم (مربی صحابہ) کو مبعوث کیا۔ (آل عمران: ۱۶۴)

سبحان اللہ مربی صحابہ ومزکی انسانیت حضور خاتم النبین کی دنیا میں تشریف آوری نہ صرف اہل ایمان پر رب صحابہ کا احسان عظیم قرار پائی بلکہ اس مربی صحابہ ہستی کو اسوہ حسنہ دے کر اصحاب النبی جیسی خداپرست وخود فراموش جماعت کی تربیت پر مامور کیا گیا ارشاد ہوا۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فی الحقیقت تمہارے (یعنی اے میرے نبی کے صحابیو تمہارے) لئے رسول اللہ (یعنی تمہارے مربی ومہربان استاذ) کی ذات میں نہایت ہی حسین نمونہ حیات ہے۔ (الاحزاب: ۲۱)

اسوہ حسنہ کا یہ پیکر حسین جن لوگوں کے درمیان رہا اور جو شب وروز اس کے اسوہ حسنہ کے مظاہر دیکھ دیکھ کر اپنی سیرتوں کو اس کے رنگ میں رنگتے رہے وہ یہی خوش نصیب اصحاب النبی ہی تھے۔ اس بلند بختی میں مابعد طبقاتِ امت کے افراد میں سے کون ان کا ہمسر ہو سکتا ہے۔ یہ انہی کا اعزاز وامتیاز اور یکتا نصیب تھا۔

Marfat.com

اصحاب النبی رب العزت کے بندگان خاص

اصحاب النبی ﷺ ہی وہ خوش بخت افراد تھے جنہیں رب تعالیٰ نے متعدد مرتبہ اپنے (خاص) بندے قرار دیا جیسا کہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوا۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرہ : ۱۸۱)

اور (اے حبیب) جب میرے بندے (یعنی سراپا متلاشی حق اور وفا شعار و نیاز مند صحابہ) آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (انہیں بتا دیں) کہ میں (تو تمہارے) نزدیک ہی ہوں۔

ایک اور مقام پر رب صحابہ نے اپنے ان سراپا نیاز و سراسر انکسار بندوں کا اپنی نسبتِ رحمانیت کے ساتھ خاص تعلق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا (آلقران)

رحمٰن کے خاص الخاص بندے (یعنی اصحاب النبی) تو وہ ہیں کہ جو زمین پر بھی چلتے ہیں تو دبے پاؤں

سورۃ الزمر میں اپنے خاص بندوں یعنی شکستہ دل صحابہ کرام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا۔

قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر:۵۳)

آپ فرما دیجئے! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کر لی ہے۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

سارے گناہوں کے معاف کر دیئے جانے کا خدائی وعدہ براہ راست رب صحابہ نے اصحاب النبی سے فرمایا تھا اور اسے حصہ قرآن بنا دیا گیا۔ مابعد طبقات امت کا کوئی فرد یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ رب العزت نے اس کے سارے گناہ معاف کر دینے کا وعدہ اس کے ساتھ کر رکھا ہے۔ کوئی اس کی رحمت بے پایاں کے بھروسے

Marfat.com

پر یہ گمان رکھتا ہوتو یہ الگ بات ہے کوئی اپنے حق میں یہ وعدہ الٰہی ثابت نہیں کر سکتا۔اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا گیا۔

نَبِّءْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الحجر: ۴۹)

(اے حبیب) آپ میرے بندوں (یعنی سراپا خشیت وسراسر عجز صحابہ) کو بتا دیجئے کہ میں بیشک بخشنے والا نہایت مہربان ہوں۔

قرآن محمد واصحاب محمد کے لئے ایک عظیم شرف

ان خاص الخاص بندوں کی نسبت سورۃ الزخرف میں ان کے محسن ومہربان رب نے قرآن کو محمد واصحاب محمد کے لئے ایک عظیم شرف قرار دیا۔ارشاد ہوا۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ (الزخرف: ۴۴)

اور یقیناً یہ (قرآن) آپ (اے مربی صحابہ) کے لئے اور آپ کی قوم (یعنی آپ کے اصحاب و احباب) کے لئے عظیم شرف ہے۔

سبحان اللہ رب قرآن نے قرآن، صاحبِ قرآن اور عشاقِ قرآن کے درمیان پائے جانے والے ایک انتہائی عظیم منفرد اور امتیازی تعلق کا ذکر کر کے مابعد طبقات امت کے افراد کو بتا دیا کہ قرآن صاحب قرآن کے لئے تو شرف ہے ہی تمہارے لئے بھی قرآن ایک عظیم شرف بن سکتا ہے بشرطیکہ تم بھی قرآن کے اولیں مخاطب ان عشاقِ قرآن کی متابعت اور ان کے وسیلے سے قرآن کے ساتھ منسلک ہو جاؤ۔اقبال نے قرآن کے ساتھ امتِ مسلمہ کے اسی غافلانہ طرز عمل کا شکوہ ان لفظوں میں کیا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اصحاب النبی پکار مصطفوی پر لبیک کہنے والا خوش نصیب گروہ......

اصحاب النبی ﷺ ہمہ وقت بارگہ خداوندی میں دست بہ دعا رہتے تھے۔سورۃ آل عمران میں ان کی ایک دعا آئی ہے جو اپنے مندرجات میں نہایت ہی انوکھی اور ان کے سراپا نیاز ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

Marfat.com

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِىْ لِلإِيْمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران: ۱۹۳، ۱۹۴)

اے ہمارے رب (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے (یعنی تیرے محبوب) کی ندا کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشتۂ اعمال) سے مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے۔

اے ہمارے رب اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

سراپا طاعت وسراپا انکساران اصحاب النبی ﷺ کی منکسرانہ اور سراپا نیاز اسی دعا کو ہی گویا شرفِ قبول عطا کرتے ہوئے رب صحابہ نے ارشاد فرمایا۔

يَوْمَ لَا يُخْزِیْ اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ (التحریم : ۸)

جس دن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ اور جو اہل ایمان (یعنی سراپا نیاز و وفا شعار صحابہ) ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا۔

اصحاب النبی کے ہاتھ میں نہ ٹوٹنے والا حلقہ کس طرح آیا

مربی انسانیت داعی حق سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی پکار پر دعوت حق قبول کرنے والے ان خوش نصیب اصحاب النبی کی نسبت ان کے محسن و مہربان رب نے یہ اعلان حصہ قرآن بنا دیا کہ ان مقدر کے سکندر لوگوں نے اللہ کی غلامی کا ایک ایسا مضبوط حلقہ تھام لیا ہے جس کا ٹوٹنا ممکن ہی نہیں آپ بھی رب صحابہ کے اس لطفِ کریمانہ کا منظر قرآن کی زبانی سن لیجیے۔

Marfat.com

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (البقرہ: ۲۵۶)

سو جس کسی (یعنی اصحاب النبی اور انہیں کی مانند بندہ خدا) نے معبودان باطلہ کا انکار کر دیا اور اللہ پر ایمان لے آیا تو اس نے ایک ایسا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لئے ٹوٹنا ممکن نہیں اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

سبحان اللہ! ہے کوئی ایسا مردِ حق جس نے اصحاب النبی کی مانند اللہ کی غلامی کا حلقہ اس طرح تھام لیا ہو جس طرح کہ اصحاب النبی نے تھاما۔ اصحاب النبی بالیقیں بالیقیں اس مقام امتیاز سے سرفراز تھے۔ جس طرح انہوں نے اپنے آقا و مولا کے ساتھ اپنے تعلقِ غلامی کو نبھایا اور اس تعلق کا حق ادا کر کے دکھا دیا اس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔

شہیدان راہ وفا اصحاب النبی اور جنت میں ان کی خوشی کا راز

راہ حق میں مقتول ہونے والے شہید صحاب حیات جاودانی پا جانے کے بعد نہ صرف عالمِ برزخ میں میسر نعمتوں پر مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اپنے ان ساتھیوں کو جنہیں وہ دنیا میں چھوڑ آئے ہیں راہ حق میں ثابت قدم اور ایمان و اطاعت کی راہ پر گامزن دیکھ کر خوش بھی ہوتے ہیں کہ ان پر بھی حق پرستی کی راہ پر گامزن رہنے کی وجہ سے نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی کسی قسم کا غم جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (آل عمران: ۱۷۰)

وہ (شہید صحابہ) ان نعمتوں پر فرحاں و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے پچھلے ساتھیوں سے بھی جو (تا حال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان و اطاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی خوف ہو گا اور نہ کوئی غم

سبحان اللہ رحماء بینهم کا کیا عجیب اور ایمان افروز منظر ہے کہ شہید صحابہؓ کی روحیں عالم برزخ میں

Marfat.com

ہوتے ہوئے بھی عالم دنیا میں موجود اپنے ساتھیوں کو راہ حق پر گامزن دیکھ کر خوش ہو رہی ہیں نیز یہاں بِالَّذِینَ لَمۡ یَلۡحَقُوۡ بِهِمۡ مِنۡ خَلۡفِهِم کے قرآنی الفاظ اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ اس دنیا میں موجود ان کے دیگر ساتھیوں نے بھی بالآخر انہی سے آکر ملنا ہے۔ ان سب کا اخروی ٹھکانہ ایک ہی ہے اور وہ ہے جنت الفردوس جو ان صحابہؓ اور ان کی راہ پر چلنے والے مابعد طبقاتِ امت کے افراد کے لئے ابدی نعمتوں کا گھر ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے میرا ذوق ایمان تو یہ کہتا ہے

میرا ذوق ایمان تو مجھے یہ نقطہ بھی سمجھاتا ہے کہ حضور کے تمام صحابہؓ نہ صرف یہ کہ جنتی ہیں بلکہ آپ کا کوئی صحابی لمحہ بھر کے لئے بھی جہنم نہیں جائے گا آخر توبہ کا وہ کریمانہ ضابطہ کہ سچی توبہ کرنے پر رب تعالیٰ نہ صرف گناہ معاف کر دیتا ہے بلکہ گناہوں کو نیکیوں میں بھی تبدیل کر دیتا ہے کیا حقیقتاً انہی خود فراموش و خدامست اہل ایمان کے لئے نازل نہیں ہوا تھا آج اگر ہم اس ضابطے سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے گناہ نیکیوں میں تبدیل کروا سکتے ہیں تو پھر صحابہؓ بدرجہ اتم اس کے حقدار تھے۔ یہ ضابطہ اصلاً تو نازل ہی ان کے لئے ہوا تھا۔ ان کے واسطے اور وسیلے سے مابعد طبقات ان کے افراد بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ حضورؐ کا کوئی صحابی اپنے کسی گناہ سے توبہ کئے بغیر دنیا سے رخصت ہوا ہو اور اس کی خطائیں اور لغزشیں نیکیوں میں تبدیل نہ ہو چکی ہوں۔ صحابیت اگر ایک منفرد اور عظیم شرف ہے اور کوئی بعد کا امتی خواہ کتنا ہی عابد و زاہد پرہیزگار اور بڑے سے بڑا ولی ہو صحابی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا تو صحابیت کے اس شرف و امتیاز نے آخر کب اپنا آپ دکھانا ہے اور اس نسبت نے اپنے اندر چھپی عظمتوں اور رفعتوں کی حقیقت کو کب بے نقاب کرنا ہے۔ یہی تو موقع ہے شرفِ صحابیت کے لئے اپنی عظمت دکھانے کا، اس نسبت عظیم کے فیض کے اظہار کا، اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور کا کوئی صحابی خطا کرنے کے بعد بلا توبہ دنیا سے رخصت ہو گیا ہو۔ آج اگر ہم جیسے حقیر اور بے حیثیت و بے عمل امتی جنت کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور جو ہمیں انشاءاللہ اللہ کے فضل سے اس کے محبوب کے صدقے حاصل ہو گی تو پھر حضورؐ کا کوئی صحابی کس طرح لمحہ بھر کے لئے بھی جہنم میں جا سکتا ہے۔ جنت تو پیدا ہی ان جیسے وفا شعار اور خدامست و خود فراموش لوگوں کے لئے کی گئی

Marfat.com

ہے۔جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ

بے شک جولوگ ایمان لائے (یعنی اصحاب النبی) اورانہوں نے اچھے کام کئے وہ بہترین لوگ ہیں ان کی جزاان کے پروردگار کے نزدیک جنت کے باغ (البینہ : ۷) ہیں۔

مہاجروانصاراصحاب النبی کاالگ الگ تذکرہ اوران کے درجات

سورہ حشر میں تورب تعالیٰ نے خاتم النبین ﷺ کے زیرتربیت رہ کرکمالِ انسانیت کی بلندیوں کوچھونے والے انصارومہاجرین صحابہ پراپنے لطف کریمانہ کی انتہاہی کردی ہے۔مہاجرین صحابہ اورانصارصحابہ کی خدمات کاالگ الگ تذکرہ کرکےان کے صادق الایمان اورحامل فلاح ہونے کا اعلان کرنے کے بعد، مابعدآنے والےطبقات امت کےان افرادکاذکرکیاہےجوان طبقات صحابہ کی خدمات اور دین کی ترویج و اشاعت میں ان کی مساعی کوسراہتے ہوئے ان کے لئے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مغفرت وبخشش کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ ان سراپاوفاوسراسرایثارصحابہ کے بارے میں اپنے دل میں کسی قسم کے بغض یا کدورت سے محفوظ رہنے کی دعابھی کرتے رہیں گے۔جیسا کہ ارشادفرمایا گیا۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

(مذکورہ بالا مالِ فے) نادار مہاجرین کے لئے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (جائیدادوں) سے باہرنکال دیئے گئے۔وہ اللہ کافضل اوراس کی رضاوخوشنودی چاہتے ہیں اور (الحشر : ۸) (اپنے مال ووطن کی قربانی سے) اللہ اوراس کے رسول کی مددکرتے ہیں۔یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

اسی طرح آیت نمبر۹ میں انصارصحابہ کےایثاراورمہاجرین بھائیوں کے لئے بےلوث قربانیوں کاذکرکرنے کے بعدفرمایا گیا۔

Marfat.com

فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ پس یہی لوگ کامیاب وبامراد ہیں۔

مابعد طبقات امت کی اصحاب النبی کے حق میں دعائے مسلسل

آیت نمبر۱۰ میں مابعد طبقات امت کی دعاؤں کا ذکر ہے جو وہ ان کے حق میں کرتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوا رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ (الحشر: ۱۰)

اور وہ لوگ (بھی) جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں (یعنی سراپا ایثار ووفا شعار صحابہ) کو بھی جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ان (وفا کے پتلوں) کے بارے میں کوئی کینہ یا بغض نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا اور رحیم ہے۔

اصحاب النبی کے حق میں حاملین عرش اور دیگر ملائکہ کی دعائیں

ان سراپا ایثار وفا شعار صحابہ کے حق میں نہ صرف بعد میں آنے والے افراد امت ہی رب تعالیٰ سے بخشش و مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کرتے رہیں گے بلکہ حاملین عرش بھی ان وفا کے پتلوں کے حق میں ہمہ وقت دست بہ دعا رہتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوا (سورہ المومن:۷)

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان (خدامست و خود فراموش صحابہ) کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

حاملین عرش فرشتوں کی یہ دعا صرف انہیں کے لئے ہی نہیں بلکہ وہ ان کے آباؤ واجداد اور ان کی اولادوں

Marfat.com

کے لئے بھی دعا گو رہتے ہیں جو ان کی راہ پر ہیں یا رہیں گے۔ (الحشر: ۸،۹)

رب صحابہ ہے کہ ان کشتگان صفا کی تعریف کرتے کرتے رکتا ہی نہیں

صرف یہی نہیں کہ حاملین عرش، دیگر ملائکہ اور مابعد طبقات امت کے افراد ان کشتگان صفا و پیکران وفا اصحاب النبی کے لئے دعائیں کرتے کرتے تھکتے ہی نہیں بلکہ ان کا مالک و مولا اور محسن و مہربان رب بھی ان کی تعریفیں کرتا کرتا نہیں رکتا آپ بھی قرآن کی زبانی رب صحابہ کی محاسن صحابہ پر گواہی ملاحظہ فرمائیں۔

لیس علی الذین امنو و عملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ماتقوا و امنوا و عملو الصلحت تم اتقوا و امنوا تم اتقوو احسنوا واللہ یحب المحسنین

(القرآن)

ان لوگوں (یعنی اصحاب النبی) پر جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا پی چکے جبکہ وہ بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر وقتاً فوقتاً اترنے والے حکام پر) ایمان لائے اور اعمال صالح پر عمل پیرا رہے اور تقویٰ اختیار کیئے رہے اور (دیگر اترنے والے احکامات پر ایمان لائے پھر صاحبان تقویٰ ہوئے اور بالآخر صاحبان احسان (یعنی اللہ کے خاص الخاص محبوب اور مقرب و نیکوکار بندے) بن گئے اور اللہ تو انہیں صاحبان احسان (اصحاب النبی) لوگوں سے محبت فرماتے ہیں۔

اس موقعہ پر مجھے مربی صحابہ حضور ختمی مرتبت کی وہ دعا یاد آ رہی ہے کہ جس کے بارے کہا جا سکتا ہے کہ مربی صحابہ ہیں کہ اپنے ان مخلص و وفادار غلاموں کیلئے دعا پر دعا کرتے تھکتے ہی نہیں۔

''وفات سے ایک ماہ قبل غمگسار امت نے ایک خطبے کے آغاز میں فرمایا مسلمانو! اللہ تمہیں سلامت رکھے۔ تمہاری حفاظت فرمائے تمہیں شر سے بچائے۔ تمہاری امدد کرے۔ تمہیں اعلیٰ اقبال کرے۔ تمہیں ہدایت و نور عطا کرے تمہیں اپنی پناہ میں رکھے، آفتوں سے بچائے تمہارے دین کو تمہارے لئے محفوظ بنائے۔

Marfat.com

علامہ سلمان پوری اپنی تصنیف رحمتہ اللعالمین جلد سوم کے صفحہ نمبر 79 پر لکھتے ہیں۔ ''ذرا ان الفاظ پر غور کرو۔ ایک کے بعد دوسری دعا، دوسری کے بعد تیسری دعا گویا، امت کو دعا و برکت دیتے دیتے تھکتے ہی نہیں یہ آپ کی صفت حریص علیکم کا ظہور ہے۔

بلکہ قرآن میں تو یہاں تک بھی آیا ہے کہ خاتم النبین ﷺ کے زیر تربیت رہ کر تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کتاب کا علم حاصل کرنے والے ان روشنی کے میناروں اور علم وحکمت کے ان رازداروں کے حق میں تمام نوری فرشتے بارگاہ خداوندی میں بلندی درجات و بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

وَالْمَلائِكَةِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ (آلقران)

کہا جاسکتا ہے کہ فرشتوں کی یہ دعا تو تمام ایسے لوگوں کے لئے ہے جو زمین پر ایمان کے ساتھ زندہ ہیں لیکن سینہ ارض پر صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر کون سا ایسا طبقہ امت ہوسکتا ہے جو فرشتوں کی دعا کا استحقاق رکھتا ہو یہ وفا شعار وسراپا ایثار طبقہ ہی اس دعا کا اولین مستحق وسزاوار ہے۔

اخلاصِ صحابہ پر رب صحابہ کی گواہی اور ان کی قربانیوں کا اعتراف

سرور کائنات ﷺ کے ان وفادار وسراپا ایثار صحابہ کے بارے میں حاملین عرش دیگر فرشتے اور اللہ کی مخلوق بخشش ومغفرت کی دعائیں کیوں نہ کرے کہ جن کے صدق واخلاص اور ایثار ووفاداری کے بارے میں خود حق تعالیٰ نے ان الفاظ میں شہادت فراہم کردی ہو۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُم مَّن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً

مومنوں (یعنی سراپا وفا اصحاب النبی) میں سے (بہت سے) مردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ پس ان میں سے کوئی (کشتئہ وفا صحابی) تو (شہادت پاکر) اپنی نذر پوری کرچکا ہے اور ان میں سے کوئی (راہ حق میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے ان (وفاکیش وسراپا جہاد اصحاب النبی) نے اپنے عہد میں ذرا بھر تبدیلی نہیں کی۔ (الاحزاب : 23)

Marfat.com

جن وفادار و سراپا اخلاص بندوں کے بارے میں خود ان کے آقا و مولا نے اس بات کا اعلان کر دیا ہو کہ یہ کشتگان وفا بندے ہمہ وقت نذرانہ جاں لئے اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ کب وہ گھڑی آئے گی کہ وہ اپنی جاں جاں آفریں کے سپرد کر کے اپنے عہد اور اس سودے کی تکمیل کر سکیں، جو انہوں نے اپنے آقا و مولا کے ساتھ کر رکھا ہے۔ ان پیکران وفا کے ایمان و اخلاص پر شک کو سوائے شومی قسمت کے اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

اصحاب النبی کے احوال و مقامات اور ان کے خصائص کی تدریجاً ترقی رب صحابہ کی نظر میں

سورۃ فتح میں رب صحابہ نے تلمیذان مکتب نبوی اصحاب النبی کی تدریجی ترقی کو ایک نہایت خوبصورت تمثیل کے ذریعے ان لفظوں میں بیان کیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار

(سورہ فتح : ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ (یعنی پیکران وفا صحابہ) ہیں وہ کفار پر تو شدید ہیں ایک دوسرے کے لئے رحیم ہیں (اے مخاطب) تم انہیں دیکھو گے رکوع و سجود کرتے اللہ کے فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے تم ان کی پیشانیوں میں اثرات سجدہ بھی دیکھو گے۔ ان کی یہی پہچان تورات اور انجیل میں بھی بیان کر دی گئی ہے اور وہ مثل ہے اس کھیتی کے جس نے کونپل نکالی پھر اسے قوی کر دیا پس وہ موٹی ہو گئی پھر خوب کھڑی ہو گئی اپنی ڈنڈی پر۔ اور خوش کرنے لگی کسانوں کو تا کہ غصہ دلائے ان کی وجہ سے کفار کو

یعنی اصحاب الٰہی کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے جس نے کونپل نکالی پھر سوئی کو مضبوط کیا پھر اسے توانا کیا پھر وہ اپنی ڈنڈی پر کھڑی ہو گئی وہ کسان کو تو خوشی دیتی ہے اور کفار انہیں دیکھ کر غیظ و غضب میں آتے ہیں۔ آیت مذکورہ میں تمثیلاً چھ مراتب اور اصحاب النبی کے سفر سعادت کے مختلف مرحلوں کا ذکر ہے۔

Marfat.com

i- کھیتی کی کونپل کا زمین سے سر نکالنا۔ii- کونپل کا مضبوط ہونا۔

مذکورہ دونوں مدراج مکہ معظمہ میں پیش آئے۔ ہر دو مدارج ترقی کے بعد دو بیرونی نتائج کا ذکر کیا گیا۔

iii- کونپل کا توانا ہونا۔

iv- اپنی ڈنڈی پر کھڑے ہو جانا۔

یہ دو مدارج مدینہ میں جا کر پورے ہوئے۔

ہر دو مدارجِ ترقی کے بعد دو بیرونی نتائج کا ذکر فرمایا گیا۔

v- کسان کا اس کھیتی کو دیکھ کر خوش ہونا یہ رب صحابہ کا اظہار رضوان ہے جس کا اعلان آیت تکمیل میں اس طرح کیا گیا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْناً
آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ (المائدہ : 3)

vi- کفار کا انہیں (یعنی اصحاب النبی کو) دیکھ کر حسد اور غصہ سے جل مرنا یہ ان تمام معاندین صحابہ یعنی کفار و مشرکین اور ان اقوام سے متعلق ہے جو اصحاب النبی کا اعلیٰ مناسب پر فائز ہونا دیکھ نہیں سکتے تھے۔

یہ آیت در اصل ان پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو کاروانِ محمدی کے قدسی نفوس یعنی پیکران وفا اصحاب النبی کے متعلق تھیں اور اگر آیت بالا کو اس آیت سے ملا کر دیکھیں جس میں تحریک اسلام کو شجر طیبہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَفَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا
کلمہ طیبہ کی مثال ایک ایسے پاکیزہ درخت جیسی ہے جس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اور جس کی شاخیں آسمانوں میں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے ہر وقت (ہر زماں) پھل دیا کرتا ہے۔ (ابراھیم: ۲۵، ۲۴)

اصحاب النبی وہ خوش بخت نفوس تھے جنہوں نے پیغمبر عظیم و آخر کے لگائے ہوئے اسلام کے پودے کی اپنے

Marfat.com

خون سے آبیاری کی۔ اصحاب النبی ہی کوششوں سے اسلام کے پودے نے نشو و نما پائی۔ اصحابہ نے اسے اپنے خون سے سینچا۔ اپنی قربانیوں سے اس کی حفاظت کی۔ معاندینِ اسلام نے شجرِ اسلام کو اکھاڑ پھینکنا چاہا۔ اصحاب النبی ان کے مکروہ عزائم کی راہ میں دیوار بن گئے رفتہ رفتہ یہ پودا شجر بنتا گیا۔ اس سے ٹہنیاں پھوٹیں جو ہر طرف پھیلتی گئیں ایک وقت ایسا آیا جب معاندین اسلام کی تمام تر کاوشیں ناکام ہوئیں باطل قوتوں کو منہ کی کھانا پڑی شجر اسلام پھیلتا ہی چلا گیا اور آج اس نے پورے کرہ ارضی کو اپنے سائے میں لے لیا ہے۔ اسلام کی خوشبو جو چہار دانگ عالم میں پھیل چکی ہے اس کا نور جو مشرق و مغرب کو منور کر رہا ہے۔۔ یہ سب پیکران وفا اصحاب النبی کی قربانیوں اور کاوشوں کا ثمر ہی تو ہے۔

مندرجات قرآن پر مصنف کا تحیر، اس کا مشاہدہ اور عزم تحقیق

مصنف نے بنظر غائر قرآن کا مطالعہ کیا تو اسے یوں نظر آیا کہ قرآن کہیں بالواسطہ تو کہیں بلاواسطہ کہیں بالصراحت تو کہیں بالکنایہ ان وفا شعار و خود فراموش اصحاب النبی ﷺ کے ایمان و اخلاص، اخلاق و کردار ذوقِ عبادت و خشیت الٰہی، ایثار و قربانی، خدا اور رسول کیساتھ ﷺ والہانہ عشق کا ذکر کر رہا ہے تو کہیں ان کے اوصاف و محاسن سراپا قربانی ان کے سیرت و کردار درجات و مراتب، احوال و معمولات اور غلبہ حق کے لئے ان کی جہد مسلسل و پیہم ایثار اور اس کے نتیجے میں دنیا و آخرت میں ان پر ہونے والے انعامات و اعزازات کے بیان پر مشتمل ہے۔ مصنف کے اس مشاہدے نے اسے قرآن کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کی راہ سجھائی اور اس نے قرآن پاک کا الحمد سے والناس تک ایک نئے زاویہ نظر سے مطالعہ کیا اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچا کہ اصحاب النبی کے ساتھ قرآن کا تعلق صرف اس نوعیت کا نہ تھا جس طرح کا تعلق مابعد طبقات امت کے ساتھ ہے۔

قرآن تذکار و تربیت صحابہ کا الوہی نصاب

اب ہم آپ کو اسی نہایت ہی اہم اور فکر انگیز نکتے کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں جو ہماری اس تصنیف کا سبب بھی ہے اور اس کا موضوع بھی اور وہ یہ کہ قرآن جو آخری آسمانی کتاب ہے بلا تخصیص تمام طبقات امت کے لئے ایک مینارہ نور، صحیفہ رشد و ہدایت اور نظام حیات کا درجہ رکھتا ہے لیکن اصحاب النبی ﷺ کے لئے

Marfat.com

اس کی حیثیت محض صحیفہ ہدایت یا نظام حیات کی نہیں بلکہ ان کے لئے اس کی حیثیت ایک الوہی نصاب تربیت کی بھی ہے۔

مابعد طبقات امت نے قرآن سے ہدایت بالواسطہ اور کسی نہ کسی ثانوی ذریعے سے لینی ہے۔ زیرک و صاحبان علم حضرات نے خود مطالعہ کر کے اس سے ہدایت اخذ کرتی ہے جبکہ عوام الناس نے علماء و مفسرین کی کاوشوں کے ذریعے اس سے رہنمائی حاصل کرنی ہے لیکن صحابہ کرامؓ وہ خوش بخت و خوش نصیب افراد تھے جن سے قرآن براہ راست مخاطب ہوا، مربی و مزکی امت حضور خاتم النبین ﷺ نے بنفس نفیس صحابہ کو علم و حکمت قرآن سے بہرہ ور کیا اس کی روشنی میں ان کے قلب و باطن کا تزکیہ کیا اور اسی قرآن کے ذریعے ان کی علمی و عملی تربیت فرمائی۔ پس جماعت صحابہؓ کے حق میں قرآن محض ایک صحیفہ ہدایت یا فقط نظام حیات نہ رہا بلکہ اسی کی حیثیت ایک الوہی تربیتی نصاب کی بھی قرار پائی جو بتدریج اور حسب ضرورت اس مقدس جماعت کی تربیت کے لئے نازل ہوتا رہا۔

تکمیلِ دین کا اعلان اور جماعت صحابہ کی تقریب دستار بندی

مربی امت خاتم النبین ایک مثالی نمونہ پیش کر کے اس کی روشنی میں سراپا طلب و سراسر انقیاد اس مقدس جماعت کی تربیت فرماتے رہے اور جب یہ نصاب تربیت مکمل ہو گیا اور قرآن و صاحب قرآن کے زیر تربیت رہ کر ایک سراپا اخلاص و خدا مست جماعت معرض وجود میں آچکی تو تکمیل دین کا اعلان کر دیا گیا اور پھر جن لفظوں میں اور جس ایمان پرور انداز میں تکمیل دین کا اعلان ہوا وہ بھی اول تا آخر اعزاز و عظمت صحابہؓ کا آئینہ دار ہے اور تا قیامت رہے گا تکمیل دین کے اعلان کے وقت پورا کا پورا خطاب ہی ان سراپا ایثار و وفا شعار پیکران اخلاص کے نام کر دیا گیا۔ ارشاد ہوا۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ: ۳)

آج کے دن میں نے (اے پیکران وفا و سراپا ہدایت اور غلبہ دین کے لئے ہمہ وقت مستعد و تیار صحابیو) تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور میں نے (اے سراپا تصویر اسوہ محمدی صحابیو!) تمہارے لئے اسلام کو بطور نظام حیات کے پسند کر لیا۔

Marfat.com

تاریخ انسانی کے سب سے عظیم مربی و معلم کی زیر تربیت رہ کر فکری و عملی تربیت حاصل کرنے والے اور خدا پرستی کی راہ میں تن من دھن قربان کر کے منزل مراد سے ہمکنار ہونے والے صحابہ کرامؓ کتنے خوش بخت اور عالی مرتبت افراد تھے کہ انہیں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ "الیوم اکملت لکم دینکم" آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ یعنی تمہاری تربیت کے لئے میں نے جس دین کو قرآنی تعلیمات کی صورت میں نازل کرنا شروع کیا تھا اور جس کی روشنی میں نے اپنے محبوب ﷺ کو تمہاری تربیت پر مامور کیا تھا تمہیں مبارک ہو کہ یہ سلسلہ اب اپنے انجام کو پہنچ گیا اور تمہاری تربیت مکمل ہو گئی ہے۔ قرآنی تعلیمات اور اس ابدی دین کی صورت میں میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور ابدی نظام حیات کے پسند کر لیا ہے۔ لہذا تم اب ہر خوف و غم سے آزاد اور صرف میری ہی محبت و خشیت میں سرشار ہو کر اپنی آئندہ کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاؤ آیت ہذا میں لکم، دینکم، علیکم اور پھر لکم کے الفاظ کیساتھ چار مرتبہ براہ راست اصحاب النبی ﷺ کو مخاطب کیا گیا۔ جس طرح رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ورفعنا لک ذکرک کہہ کر مخاطب کیا اسی طرح آپ ہی کے صدقے آپ کے فیضان تربیت کی شاہکار خدامست جماعت صحابہ کیلئے بھی لکم (تمہارے لئے) دینکم (تمہارا دین) علیکم (تم پر) لکم الاسلام دینا (تمہارے لئے اسلام کو بطور دین) کے الفاظ لا کر حضورؐ کی تربیت یافتہ جماعت اور آپ ﷺ کی 23 سالہ جدوجہد کا اکا ما حصل اور آپؐ کی پیغمبرانہ مساعی کا ثمر یعنی آپؐ کے اعوان و اصحابؓ کا مرتبہ اس قدر بڑھا دیا گیا اور انہیں عزو شرف کے اس مقام رفیع پر فائز کر دیا گیا جو انہی خوش نصیب حضرات اور اسی خدا پرست و پیکر اخلاص جماعت کا اعزاز ہو سکتا تھا۔

پھر تکمیل دین کا اعلان محض تکمیل قرآن کا اعلان نہیں تھا بلکہ اس الوہی نصاب کی روشنی میں جماعت صحابہ کی تربیت کی تکمیل کا بھی اعلان تھا یہ ایک طرح سے ان وفا شعار پیکران اخلاص صحابہؓ کی "Graduation Ceremony" تھی۔ ان کے لئے جلسہ تقسیم اسناد تھا۔ ان کی تقریب دستار بندی تھی اور ایک طرح سے جامعہ محمدیہ مکیہ مدنیہ میں 23 سال تک زیر تربیت رکھ کر انہیں سند فراغ عطا کی جا رہی تھی بالفاظ دیگران

Marfat.com

پیکرانِ اخلاص خاکی پتلوں کو نوری دستار پہنائی جارہی تھی۔

مطالعہ قرآن ایک انوکھے زاویہ نظر سے

اب ہم قرآن کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے دیکھیں گے کہ وہ آسمانی صحیفہ جو اس مقدس جماعت کے لئے الوہی نصاب کے طور پر نازل کیا گیا۔ اس کے مندرجات کیا ہیں۔ اس نصاب ذیشان یعنی قرآن نے کس کس انداز اور کن کن لفظوں میں صحابہؓ کو مخاطب کیا، کہاں کہاں اور کس کس طرح اس نے صحابہؓ کے عقیدہ وعمل کی اصلاح کی اور عقائد باطلہ کی تردید کرتے ہوئے توحید ورسالت اور آخرت جیسے بنیادی عقائد کو ان کے قلب وذہن میں راسخ کیا کس کس پیرائے میں انہیں عبادت وخشیت الٰہی کا ذوق اور ارفع اخلاقیات کا درس دیا کہاں کہاں معاملات وحسن معاملت کے زریں اصول بتائے۔ کس کس انداز میں جانی ومالی طور پر جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت پر زور دیا اور راہ حق پرستی پر ثابت قدم رکھنے کے لئے کون کون سے نسخے ان کے لئے تجویز کئے۔ راہ حق میں نذرانہ جاں پیش کرنیوالوں کو کیا کیا بشارتیں دی گئیں اور قرآن نے کس کس اسلوب میں ان پر تربیتی ضابطے کا نافذ کئے۔ کس کس طرح اور کتنے جامع ومانع انداز میں مختلف تعلیمات کو ان پر لاگو کیا۔ کیسے کیسے حکیمانہ انداز میں انزار وتبشیر کا حق ادا کیا، کہاں کہاں ترغیب وترہیب کا اسلوب اپنایا اور کس کس طرح لغزشوں پر سرزنش اور حسنات پر ان کی تحسین وحوصلہ افزائی کی۔ اس الوہی نصاب تربیت نے کہاں کہاں فضائل اخلاق کا نغمہ چھیڑا اور کن کن لفظوں میں رذائل اخلاق کی نحوستوں اور تباہیوں کا ذکر کیا، پھر کس کس طرح انہیں نجی وعائلی اور قومی واجتماعی زندگی کے اصول بتائے۔ سماجی ومعاشرتی اور اقتصادی وسیاسی شعبوں میں ان کے نام وقتاً فوقتاً کیا کیا ہدایات جاری کیں۔ مثالی اخلاقی وروحانی زندگی کے کون کون سے خدوخال انہیں بتائے۔ گناہوں سے بچنے اور بتقھائے بشریت گناہ سرزد ہو جانے پر گردِ معصیت جھاڑنے کیلئے کیسے کیسے کریمانہ ضابطے عطا کئے۔ کن کن الفاظ میں انفاق اور مالی ایثار کی تعلیم دی۔ پھر کہاں کہاں اور کس کس پیرائے میں اس خدا پرست وخدا مست جماعت کو اس دور کے دو معاند طبقات یعنی کفار ومشرکین اور منافقین کی نفسیات اور ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے اور ان کی سازشوں اور حملوں کو ناکام بنانے کے لئے ہدایات دیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق قائم رکھنے کے لئے کون کون

Marfat.com

سے زریں اصول سکھائے، بتقضائے بشریت باہمی طور پر پیدا ہونے والی غلط فہمیوں اور شکر رنجیوں کے ازالے کے لئے قرآن نے ان پیکران اخلاص کو کیا کیا ہدایت دیں، اس مقدس ومنتخب جماعت کی فکری وعملی تربیت کے لئے کون کون سے شایان شایان رویے بتلائے۔ حق و باطل کے درمیان ازلی مخاصمت کے کون کون سے قصے انہیں سنائے۔ کہاں کہاں جلیل القدر انبیاء ورسل اور اہل حق طبقات کی عظیم الشان قربانیاں اور کارنامے بتائے پھر کن کن لفظوں میں ان وفا کے پتلوں کو گمراہ اور ضال ومضل امتوں کی بصیرت آموز داستانیں سنائیں، اقوام سابقہ کی بدکرداریوں اور ان کے عبرت انگیز انجام کی کیسی کیسی کہانیاں ان کے سامنے رکھیں ابلیس اور ابلیسی ذریت کی آدم واولاد آدم کے ساتھ ازلی دشمنی کے واقعات اور ان کے مزموم ہتھکنڈوں پر کن کن الفاظ میں اصحاب النبی ﷺ کو متنبہ کیا۔ کہاں کہاں اور کن کن لفظوں میں دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور اُخروی زندگی کی ابدیت ودائمیت پر استدلال کیا۔ کن کن پیرایوں اور کس کس پر تاثیر اسلوب میں قیامت کی ہولناکیوں اور روز محشر کی حشر سامانیوں کے باب کھولے قرآن نے کن کن لفظوں میں اور کہاں کہاں ان پیکران وفا سراپا صفا لوگوں کے سامنے خلد وجنت کی ابدی آسائشوں اور راحت سامانیوں کا ذکر کس کس انداز میں ذکر کیا اور پھر کہاں کہاں درد انگیز اور دل ہلا دینے والے انداز میں جہنم کی وحشت ناک ہولناکیوں کے دفتر کھولے۔ غرضیکہ اس زاویہ نظر سے راقم نے جب قرآن کا مطالعہ کیا تو پورا کا پورا قرآن اسے اصحاب النبی ﷺ سے مخاطب اور ان کی فکری وعملی تربیت کے لئے ایک الوہی نصاب کی صورت میں نظر آیا۔

ایک عاجزانہ گذارش

مصنف کی کاوش ہذا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ قرآن جو ابدی وآفاقی صحیفہ ہدایت ہے اور جس کا دائرہ فیض قیامت تک ہر دور کے لئے ہے۔ اسے ایک مخصوص دور اور ایک خاص جماعت تک محدود کر دیا گیا ہے اور یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جیسے قرآن صرف صحابہ کے لئے ہی اترا تھا نیز قرآنی خطاب کو جس طرح اصحاب النبی ﷺ کے ساتھ مخصوص ومتعلق دکھایا گیا ہے سراسر مبالغہ ہے۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں راقم کا ایمان ہے کہ قرآن ایک آفاقی ضابطہ ہدایت ہے اور اس کا پیغام اور تعلیمات قیامت تک کے ہر طبقہ انسانی کے لئے ہیں۔

تصنیف ہذا سے مصنف کا مقصود فقط یہ ہے کہ زمانے کو چشم تصور میں دور نبوی میں لے جایا جائے

Marfat.com

جب مربی امت بنفس نفیس امت میں موجود تھے۔ قرآن اتر رہا تھا اور اس کے مخاطب اس وقت کل امت مسلمہ میں سے صرف اصحاب النبی ہی تھے۔ قرآن کس طرح ان سے مخاطب ہوتا تھا۔ کس طرح ان کی تحسین کرتا یا انہیں ٹوکتا تھا۔ کس طرح انہیں ہنساتا تھا کس طرح رلاتا تھا۔ قرآن انہیں کسی نظر سے دیکھتا تھا اور وہ قرآن کو کس نظر سے دیکھتے تھے اور اس وقت بلاشرکت غیرے صرف اور صرف وہی قرآن سے منسلک اور اس کے ہمنوا و ہمقدم تھے اور ان کا دامن طلب ہمہ وقت انوار ہدایت سمیٹنے کے لئے قرآن و صاحب قرآن کی بارگاہ میں دراز تھا اور وہ صاحب قرآن کے زیر تربیت رہ کر شب و روز اپنی شخصیتوں اور سیرت و کردار کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال رہے تھے اور قرآن و صاحب قرآن کس طرح گویا ان کی انگلی پکڑ کر انہیں صراط مستقیم پر اپنی زیر نگرانی چلا رہے تھے۔

اہل علم و صاحبان فکر و دانش کو دعوت فکر

موضوع ہذا پر مصنف کی یہ کاوش اولیں تو ضرور ہے لیکن آخری نہیں مصنف نے مطلع علم و تحقیق پر ایک نیا افق آشکار کر کے اپنے ہمعصر اور بعد میں آنے والے محققین و اہل علم حضرات پر تحقیق و تصنیف کے ان گنت نئے افق بے نقاب کر دیئے ہیں۔ اہل علم و محققین آگے بڑھیں اور قرآن و اصحاب النبی کے درمیان نسبت و تعلق کے بحر ذخار میں شناوری کر کے معرفت صحابہ کے موتی اور لعل و جواہر منظر عام پر لائیں اور تاریخ کا قرض چکائیں تاہم مصنف نے حتی المقدور اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔

ایک سوال جو قارئین کے دل میں اٹھ سکتا ہے

کہا جا سکتا ہے کہ پوری اسلامی تاریخ میں اس موضوع پر کوئی کام نہیں ہوا اور قرآن کا مطالعہ اس زاویہ نظر سے نہیں کیا گیا۔ اگر یہ زاویہ نظر اور یہ موضوع اتنا اہم تھا تو کسی عالم یا محقق کی توجہ اس طرف کیوں نہیں گئی۔ یکا یک مصنف کی توجہ اس طرف کیسے مبذول ہو گئی۔ اسے محض ایک اتفاق ہی کہا کہ علماء و محققین کی نظر حال و مستقبل پر تو رہی لیکن وہ ماضی کی جانب متوجہ نہ ہو سکے اور اس حقیقت کو موضوع تحقیق نہ بنا سکے کہ ماضی میں جن افراد امت کی موجودگی میں قرآن نازل ہو رہا تھا ان کے لئے اس کی حیثیت کیا تھی اور ان خوش بخت افراد کی تربیت اور کردار سازی اس نے کس طرح کی۔ ان افراد کے لئے اس کی حیثیت کیا فقط صحیفہ ہدایت کی تھی یا ایک نصاب تربیت کی بھی۔ بات یہ ہے کہ اس موضوع کی طرف کسی عالم، مفسر یا محقق کا متوجہ نہ ہونا بھی ایک فطری امر تھا قرآن کو موضوع تحقیق بنانے [illegible] ہر عالم اور محقق کی نظر اس امر پر مرکوز رہی کہ قرآن آج ہمارے لئے اور پھر مستقبل میں آنے والے ہر دور ہر زمانے اور مختلف طبقات انسانی کے لئے اپنے دامن میں ہدایت و رہنمائی کا کیا کیا سامان رکھتا ہے یہ زاویہ نظر اپنی جگہ سو فیصد درست بھی تھا اور

Marfat.com

علماء اور محققین نے اس حوالے سے گراں قدر تصنیفات و تالیفات اور نو بہ نوع تحقیقات پیش کیں جو اسلامی لٹریچر کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ تمام علماء و محققین نے اپنے زمانے پر نظر رکھی یا مستقبل پر اور اسی حوالے سے اپنی کاوشوں کا ماحصل پیش کر کے خدمت قرآن میں قابل تعریف و لائق تحسین اضافہ کیا لیکن کسی نے پیچھے مڑ کر یا ماضی میں جھانک کر دیکھنے کو اپنی تحقیق کا موضوع نہ بنایا۔

بس یہی نقطہ ''کہ قرآن اصحاب النبی کے لئے فقط ایک صحیفہ ہدایت یا نظام حیات ہی نہیں بلکہ ان کے لئے ایک اس کی حیثیت ایک تربیتی نصاب کی بھی تھی۔'' مصنف پر باذن الٰہی القاء ہوا اور اس نے بتوفیق الٰہی بچشم تصور دور نبوی میں جھانک کر دیکھنے کی جب کوشش کی تو اسے ایک نہایت عجیب و غریب اور ایمان پرور دنیا نظر آئی۔ اصحاب النبی پر قرآن و صاحب قرآن کے الطاف کریمانہ کے عظیم الشان اور نادر الوجود مناظر دکھائی دیئے اور اسے پورا کا پورا قرآن اصحاب النبی سے مکالمہ کرتا، انہیں کو مخاطب کرتا اور ان کی تربیت کرتا نظر آیا اور مصنف نے باذن الٰہی و بصدقہ اخلاص صحابہ یہ ارادہ کر لیا کہ وہ اپنے اس انوکھے تجربے اور ایمان افروز مشاہدے کا ماحصل اپنی تمام تر علمی کمزوری و فکری بے بضاعتی کے باوجود اہل ایمان کے سامنے رکھنے کی حتی المقدور کوشش ضرور کرے گا۔ مطالعہ قرآن کے اس انوکھے سفر میں رب صحابہ نے میری خاص مدد فرمائی، مربی صحابہ کی نظر کریمانہ ہر ہر قدم میری دستگیر رہی اور اخلاص صحابہ کی چھتری میرے سر پر قائم رہی اور کم و بیش ڈیڑھ سال کی مدت میں کچھ عرصہ پہلے دیکھے گئے خواب جس کا تذکرہ مصنف نے پہلے ہی کر دیا ہے کی عملی تعبیر کی صورت میں یہ عاجزانہ کاوش معرض وجود میں آ گئی۔

مصنف اپنی اس عاجزانہ کاوش کو سراسر عطائے الٰہی اور مربی صحابہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کی نگاہ کرم کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ دعا ہے کہ رب صحابہ اسے شرف قبول عطا فرمائے مربی صحابہ کی بارگاہ میں قرب کا وسیلہ اور اخلاص صحابہ کے صدقے اس کاوش میں وارد ہونے والے سہو و خطا کو معاف فرمائے۔ اسے دنیا و آخرت میں مصنف اور اس کے والدین و اہل خانہ کے لئے ایمان و عمل کی سلامتی اور بخشش کا وسیلہ بنا کر خلد و جنت میں پیکران اخلاص اصحاب النبی کی معیت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

احقر العباد

جاوید القادری

Marfat.com

مصنف کی ایک عاجزانہ مگر چشم کشا منظوم نگارش

مقام صحابیت و مقام اہل بیت

جو حقیقتاً کتاب ہذا کی تصنیف کا پیش خیمہ اور سبب بنی

مقام صحابیت

ایک عمومی ضابطہ نا قابل تردید اصول

ہے یہ اِک قاعدہ جس سے انکار کی کوئی صورت نہیں حق بھی ہے تو یہی
ہو اراضی کا مالک کوئی بختور پھیلی ہو اُس کی جاگیر حدِ نظر
ہر طرح کی سہولت بھی ہو اس کے پاس چاہے اب وہ اُگانا کوئی فصلِ خاص
وہ کرے گا اُسی قطعے کا انتخاب جس کو سمجھے گا اپنے تئیں لاجواب
صدیوں سے قلبِ انسان کی سر زمیں نورِ ایمان سے تھی تہی بالیقیں
قلب بے نور تھے سوچیں ویران تھیں روحیں تھیں مضطرب اور اندوہگیں
ہر سُو بکھرے تھے ظلم و جہالت کے خار کفر و شرک و ضلالت کے تھے خار زار
ایسے میں دوستو ربِ رحمان کی یہ مشیت ہوئی نورِ ایمان کی
فصل جائے اُگائی ذرا ایک بار قلبِ انسان پر لائی جائے بہار
ختم ہوں قلب اور روح کی ویرانیاں ہر سُو ہوں معرفت کی فراوانیاں

اس عظیم الشان مقصد کے لئے کن روحوں کا انتخاب کیا گیا

Marfat.com

اِس ارادے سے اے ملتِ بے نظیر دستِ قدرت ہُوا اب جو حرکت پذیر
تو کیا اُس نے اُن روحوں کا انتخاب تھیں جو فطرت ہی میں آپ اپنا جواب
رکھتی تھیں ایک بے مثل و یکتا نصیب تھیں ازل سے ہی جو مصطفٰے کے قریب
نور سے اُٹھا تھا جن کا گویا خمیر بننے والی جو تھیں مصطفٰے کی ظہیر
اور عہدِ الستی کی جو رکھ کے لاج کرنے والی تھیں قائم اِک ایسا سماج
تا قیامت جو بن کے رہے شاندار حق پرستی کا معیارِ عالی وقار
اس لئے خاتم الانبیاء نے جونہی دعوت دین و ایمان و حق پیش کی
تو جو روحیں تھیں سرشارِ عہدِ اَلست یار کی جستجو میں جو تھیں مست مست
گرد شمعِ توحید کے ایں سبب رفتہ رفتہ گئیں ہوتی ہی جمع سب
قلب میں طبقہِ ہذا کے تخم جب جا چکا رکھا ایماں کا اور ایں سبب
وحیِ ربانی نے دی تمازت اُسے صحبتِ نبوی نے دی برودت اُسے
تو بفضلِ خدا تھوڑے ہی وقت میں چند ہی سال کی آمد و رفت میں
اُگنے سے فصل ایمان کی شاندار آنے سے چار سُو معرفت کی بہار
ہو گئیں ختم روحوں کی ویرانیاں بس گیا ابنِ آدم کے دل کا جہاں

اصحابِ نبوی عام انسان نہیں تھے

اس لئے سمجھا جا سکتا ہے بالیقیں اہلِ ایماں کا یہ طبقہِ اوّلیں
عام انساں نہ تھے بلکہ تھے انتخاب چننے والا تھا خود جن کو ربِ وہاب
جس نے چن چن کے یہ لعل و گہر سبھی ڈالے دامن میں محبوب کے اور یہی
ٹھہرے اِس اہل کہ صحبتِ یار میں رکھ کے محبوب کی اِن کو سرکار میں
تزکیہ اِن کا جائے کیا شاندار بھر دیا جائے کچھ اِن میں یوں رنگِ یار
تا ابد جائیں بن عظمتوں کا نشاں رب کی توحید کے حامی و پاسباں

Marfat.com

اِس لئے ہی تو ہم دیکھتے ہیں مدام پیارے تھے رب کو اتنے نبی کے غلام

ساتھی محبوب کے یہ صحابہ کرام کہ خداوند کرتا رہا صبح و شام

خود ہی تصدیق اِن سب کے ایمان کی اور یہ تصدیق صورت میں قرآن کی

تا اَبَد اک سند ہے بصد افتخار اِن کے ایمان و اخلاص پر شاندار

یا یھا الذین امنوا کے اوّلیں مصداق

ہاں یہی تو ہے وہ طبقۂ اوّلیں اہلِ اُمت کا عشاقِ ربِ متیں

جو"اے ایمان والو" کا مصداق ہے اور یہی تو وہ طبقۂ مشتاق ہے

جس کے بارے میں قرآن نے یہ کہا رب کے فضل اور اُس کی رضا کے سوا

کوئی مقصود و مطلوب اِس کا نہیں کوئی پیارا یا محبوب اِس کا نہیں

رب کے قرآن میں سینکڑوں ہیں مقام ایسے ہی رب کے محبوب کے ذی مقام

سینکڑوں ایسے فرمان ہیں شاندار جن میں سرکار نے رہروانِ وقار

ہے کیا ان کی عظمت کو خود واشگاف اِس لئے کہتا ہوں بات یہ صاف صاف

رکھتا ہے جو کوئی طبقہ ہذا سے بیر ہے خداوند کا اور نبی کا وہ غیر

صحابہ کرام وہ بختور نفوس ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے براہ راست نعمتِ ایمان وصول کی

آج ایمان ہے کوئی کرتا قبول چھوڑتا ہے کوئی اپنی راہِ فضول

تو نتیجہ وہ ہوتا ہے داعی کسی یا مبلغ کی کاوش کا یا ایسے ہی

کسی مرشد کی ہی سعیِ مبرور کا اِس کے برعکس اے رہروانِ وفا

ہیں صحابہ وہ اِک طبقۂ خوش نصیب دیکھ کر اپنی آنکھوں سے رب کا حبیب

Marfat.com

رب تلک جن کو حاصل رسائی ہوئی   جن کو حاصل وہ یکتا کمائی ہوئی
کہ ہوا اس پہ اجماعِ امت تمام   ٹھہرا اُمت کا یہ اِک عقیدہ تمام
ایک پلڑے میں ما بعد کے اولیاء   اتقیاء صوفیاء عرفاء صلحاء
اور سبھی اہلِ ایماں کا ایمان بھی   رکھ دیا جائے اور پھر طرف دوسری
اِک صحابی کا ایمان تو بالیقیں   پلڑا جھک جائے گا وہ بطرز حسیں
کس لئے اور کیوں صرف اِس واسطے   اُس کے ایمان و اسلام کی کر رہے
ہوں گے تصدیق دونوں خدا و رسول   کر رہے ہوں گے اُس بختور کو قبول
اپنے عقدِ غلامی میں راہِ وفا   مان ہوں گے رہے دونوں اُس کا بڑھا

صحابہ کرام شریعتِ محمدی کے سائبان کی میخیں ہیں

مصطفوی شریعت کا یہ سائباں   خیمہ امر و نواہی کا رفعت نشاں
ایستادہ ہے جو اہلِ ایمان پر   اس کی میخیں ہیں اصحابِ خیر البشر
ہے جنہوں نے اسے تھام رکھا مدام   رکھا ہے ایستادہ اسے بر مقام
میخیں ہی دوستوں جائیں دی گر نکال   ٹوٹے گا اہلِ امت پہ کیسا وبال
ہے تصور ہی یہ ایک ایماں شکن   اور ابلیس کی سازش پہ فتن
اِس لئے ایسے ہر وسوسے سے بری   چاہیے رکھنا ایمان کو ہر گھڑی
اور پھر اللہ نے اپنی رسی کو جو   تھامنے کا دیا حکم ہے دوستو
اِن صحابہ نے نہ اُس کو تھاما فقط   مِن و عَن حکمِ رب کو نہ مانا فقط
بلکہ خود بن گئے رسی راہِ وفا   جڑ گئے ایک دوجے سے بے انتہا
اورٹھہرے سبھی بختور   رحماء بینھم کا بھی مصداق با درجہا
اِس لئے ڈھونڈنا اِن میں کوئی دراز   بندے کی اپنی ہی سوچ کا ہے بگاڑ
فتنہ ہذا سے بھی سب کو رب العلیٰ   رکھے محفوظ صدقہِ خیر الوریٰ

Marfat.com

صحابہ کرامؓ احکامِ دینیہ کا موردِ اوّلیں

اِن ہی ہستیوں کے ذریعے دین مرتب ہوتا رہا

اللہ اور اس کے پیارے کے سب یہ غلام ساتھی سرکار کے یہ صحابہ کرام
صحبت و فیضِ نبوی کی تنویر تھے اسوہ مصطفائی کی تصویر تھے
پیکرِ صدق کشتۂ اخلاص تھے لطفِ رحمان کا مرکز خاص تھے
لگتا ہے یوں ہمیں رب خیرالبشر تھا جمائے ہوئے ان پہ اپنی نظر
دیکھتا رہتا تھا کیا رہے ہیں وہ کر اُن کے اعمال ہیں کیسے شام و سحر
کرتے تھے وہ اگر کوئی کارِ حسیں اُس کی تحسین کرتا تھا رب متیں
جس پہ ہو جاتا قائم وہیں اِک اصول دین کا اے فدایانِ رب و رسول
اور اگر ان سے لغزش کا ہوتا صدور بیٹھتے کر خطا کوئی امرِ قصور
اُس پہ بھی سرزنش کے ذریعے خدا دیتا دے دین کا اِک نیا ضابطہ
گویا اُمت کے حق میں براہِ صفا دیں کی تشکیل میں رہروانِ وفا
لغزشیں بھی صحابہ کی احسان ہیں رب کی مخلوق پر فضلِ رحمان ہیں
کہ انہیں کے ذریعے سے دیتا رہا اپنے محبوب کو رب نیا ضابطہ

نوری سانچے تھے ان ہستیوں کے وجود

دو اجازت تو کہتا ہوں راہِ وفا جاں نثاران و عشاقِ خیرالوریٰ
نوری سانچے تھے اِن ہستیوں کے وجود جن میں ڈھل ڈھل کے احکامِ ربِ ودود
عالمِ بشریت پر اُترتے رہے خاکۂ دین میں رنگ بھرتے رہے
دیں مکمل ہوا تو انہیں کے سبب ہوا اِن ہی کے صدقے میں اعلانِ رب
میں نے تکمیلِ دیں کر دی ہے بالیقیں ہے لیا منتخب کر یہ دینِ مبیں

Marfat.com

اے نبی کے غلامو! تمہارے لئے دین کے رازدانو! تمہارے لئے

جس طرح تم ہوئے بس ہمارے لئے صدقہ پیارے کا ہم بھی تمہارے لئے

کھول دیں گے یوں سب شان وعظمت کے در دیں گے تم لوگوں کو وہ مقامِ ظفر

کہ تمہیں دیں گے معیارِ ایماں بنا ابنِ آدم سے کہہ دیں گے ہم برملا

صحابہ کرام جیسا ایمان ہی ہمیں قبول ہے

لانا ہے ہم پہ ایمان تو جان لو میرے پیارے کے پیاروں کو پہچان لو

رشد کے اِن ستاروں کو پہچان لو حق کے اِن رازداروں کو پہچان لو

اِن کے جیسا ہی ایماں ہمیں ہے قبول کوئی دعوائے دیگر ہے امرِ فضول

ہونا گر چاہتے ہو ہمارے قریں چھنا گر چاہتے ہو ہمیں بالیقیں

وا کئے گوشِ باطن یہ سن لو سبھی لاؤ ایمان و اسلام اِن جیسا ہی

ہم نے تو اِن ہی کو اب دیا ہے بنا ایک معیار تا حشر ایمان کا

شک ہو تو پڑھ لو قرآں کا آغاز تم جاؤ گے پا حقیقت کا سب راز تم

جماعتِ صحابہ حضور ﷺ کا کارنامہِ خاص اورآپ کی کمائی ہے

اِک دگر زاویئے سے بھی اہلِ نظر سمجھا جا سکتا ہے مرتبہ ظفر

رب کے محبوب کے پیارے اصحاب کا ان خدا مست مردان نایاب کا

ہر بڑا شخص دنیا میں آیا ہے جو آ کے لوگوں کے دل میں سمایا ہے جو

تو نہیں یونہی بلکہ ہے اس نے دیا کام انجام کوئی جہاں میں بڑا

جس سبب ٹھہرا وہ بندۂ بختور چشمِ عالم میں مقبول اور معتبر

امرِ ہذا پہ اے عاشقان الہ پوری تاریخِ انسانیت ہے گواہ

Marfat.com

انبیاء و رسل شہداء صدیقیں صالحیں نامور مجتہد موجدیں
اپنے اپنے زمانے میں راہ وفا کوئی نہ کوئی کرتے رہے ہیں سدا
ایسا کارِ اہم جو ہوا ان سے خاص ٹھہرا جو اُن کا اِک کارنامہِ خاص
بن گیا اُن کا اعزاز اور امتیاز اِک تعارف حسیں مظہرِ دلنواز
اُن کی سعیِ حسیں جملہ خدمات کا ایک سرنامہ ساری مہمات کا
ہے جو مدِنظر اختصار بیاں جا نہیں سکتے تفصیل میں ہم یہاں
اِس لئے کرتے ہیں اپنے مطلب کی بات صدقہ محبوبِ رب سرور کائنات
پوچھے گر آپ سے کوئی سرکار کا رب کے محبوب کا شاہِ ابرار کا
کونسا ایسا ہے کارنامہِ خاص یا اخص الاخص اور خلاصہِ خاص
آپ کی ساری خدمات کا ایں جہاں آپ کا ایک اعزازِ رفعت نشاں
آپ کا ہو گا کیا سلسلہ ایں جواب سوچ کر کہیے تو مجھ سے عالی جناب
آپ کہہ سکتے ہیں اندریں سلسلہ جاں نثاران و عشاقِ رب العلیٰ
آپ نے لوگوں کو رب کا قرآں دیا آخری دین اسلام ایماں دیا
نعمتِ رشد دی رب کا عرفاں دیا کامرانیِ دوراں کا ساماں دیا
یہ سبھی کچھ جو لوگوں کو راہِ صفا رب کے محبوب و دلدار نے ہے دیا
دیکھا جائے اگر جو بنظرِ سلیم صدقہ ہے سرورِ دین کا یہ عظیم
ہیں عطائیں یہ سب ربِ رحمان کی گرچہ ہیں واسطہ ان میں پیارے نبی
ان میں سے شے کسی کو نہیں سکتا جا رب کے محبوب کا کارنامہ کہا

Marfat.com

اس لئے رہتا ہے رہروانِ وقار اپنی جا یہ سوالِ حسیں برقرار
کونسا ایسا ہے کارنامہ خاص اک اخص الاخص اور خلاصہِ خاص
آپ کی سب مساعی کا راہِ صفا آپ کی جہد کا نکتہِ انتہا
میرا فکر و نظر ذوق و وجدان سب رب کا قرآن دین اور ایمان سب
کہتے ہیں یک زباں ہو کے درجہ کمال دیتے ہیں ہم تمہیں اب جوابِ سوال
رب کے محبوب کی کاوشوں کا ثمر آپ کی ساری جدوجہد کا اگر
جاننا چاہتے ہو خلاصہِ خاص رب کے محبوب کا کارنامہِ خاص
تو سنو! ہیں یہی جن کو اصحاب کا خود لقب سرورِ انبیاء نے دیا
روز و شب جن کے کردار کا تزکیہ آپ کرتے رہے خود حبیب خدا
جن کے فکر و نظر جن کے کردار کو جن کے قلب و نظر طور و اطوار کو
اپنی صحبت سے سرکار رنگتے رہے خاکی پتلوں میں انوار بھرتے رہے
نور ایمان یوں ان کے اندر بھرا کہ دیا سب کے سب کو ستارے بنا
آسمانِ ہدایت کے در کائنات حشر تک رشد کے دھارے درشش جہات
اب کسی کو ہے درکار جو رشد و نور چاہتا ہے کوئی قلب کو مثل طور
جگمگانا اگر تو انہیں سے ضیاء لینا ہو گی اُسے تا قیامت سدا
شاہ کونین کے پیارے اصحاب یہ سرور دین و دنیا کے احباب یہ
آپ کی کاوشوں کا ثمر ہیں سبھی دنیا میں یہ کمائی ہیں سرکار کی
ہیں یہ سرمایہ اور آپ کا مان ہیں دین کا حسن ایمان کی جان ہیں

Marfat.com

اس لئے ہی تو سرکار نے یہ کہا بدر کے موقع پر رب سے میرے خدا
اپنی سب کاوشوں کا ثمر بہتریں لے کے ہوں آ گیا آج ربِ متیں
یہ اگر مٹ گئے تو قیامت تلک نام لیوا کوئی تیرا زیرِ فلک
نہ رہے گا کوئی دنیا میں جیتے جی دیکھ لٹنے نہ پائے کمائی مری
ہے تخاطب کا کیا ایک انداز یہ قابلِ غور ہیں خوب الفاظ یہ
خاتم الانبیاء کر رہے ہیں خطاب اس خدا سے جو ہے عاشقانِ وہاب
بے نیاز اور غنیٌ عنِ العالمیں جس کو مخلوق سے کوئی حاجت نہیں
بارگاہِ جلالت میں اُس مولا کی ہمکلام ہوتا ہے اُس کا پیارا نبی
ایسے لفظوں میں تو ہوتا ہے آشکار نہ فقط اُس کا خود رتبہِ شاندار
بلکہ ان ہستیوں کا بھی ذیٔ احترام ہوتا ہے مبرہن مرتبہ و مقام
جن کے بارے میں ہے ہو رہا یہ کلام ہے جو الفاظ میں اپنے نادر تمام

صحابہ وہ خوش نصیب ہستیاں ہیں جن کے قلب و باطن میں ایمان کا نور خود رب العزت نے بھرا

آپ کے سامنے عاشقانِ نبی ہیں لگنے رکھنے ہم بات جو آخری
در مقامِ صحابہ خدا کی قسم فکر انگیز ہے اور نہایت اہم
اِک جگہ اپنے پیارے کے اصحاب سے اپنے محبوب کے پیارے احباب سے
کہتا ہے ربِ رحمٰن کر کے خطاب اس طرح جاں نثاران ربِ وہاب

Marfat.com

لیکن اللہ نے محبوب ایمان کو خود بنایا ہے تم لوگوں کا جان لو
اور پھر اس نے اِس جنسِ محبوب سے قلب تم لوگوں کے کر مزین دیئے
کفر و فسق اور عصیان سے ساتھ ہی بھر دلوں میں تمہارے کراہت بھی دی
قابلِ غور ہے۔ ملتِ نیک نام رب کے قرآنِ ذیشان کا یہ مقام
سرورِ دین و دنیا کے اصحاب کو جس قدر پیارا ایمان تھا دوستو
اُس پیار اور محبت کی نسبت خدا ان صحابہ کی جانب نہیں کر رہا
بلکہ یہ کہہ رہا ہے کہ ایمان کی حُب تمہارے دلوں میں جو ہے یہ بسی
اور ایماں جو پیارا ہوا تم کو سب کارنامہ تمہارا نہیں سن لو سب
ایسا ہم نے کیا صدقہ محبوب کا کام ہے یہ ہمارا براہِ عطا
اور پھر اتنے پہ ہی نہیں ہے کیا ہم نے ایمان کے عاشقو! اکتفا
بلکہ اس جنسِ مرغوب و محبوب سے قلب تم ساروں کے کر مزین دیئے
گویا خانہ دل میں تمہارے سبھی دی بسا ہم نے خود دلہن ایمان کی
اپنا محبوب تم لوگوں کو ہو نصیب بد نظر کوئی آنے نہ پائے قریب
بن گئے تم حبیبِ خدا کے حبیب ہو مبارک تمہیں یہ مقامِ عجیب
بات اک جو یہاں چاہتا ہوں بیاں کرنا عشاقِ محبوبِ ربِ جہاں
وہ یہ کہ سرور دیں کہ اصحاب سب آپ کے پیارے احبابِ نایاب سب
ہیں وہ خوش بخت اور وہ چنیدہ وجود قلب میں جن کے خود آپ ربِ ودود
ڈالنے والا ہے حُب ایمان کی اور پھر آپ خود ربِ رحمان ہی

Marfat.com

ان دلوں میں سجاتا ہے ایماں کا نور جگمگا دیتا ہے خود انہیں مثلِ طور

ان دلوں سے اگر اب کوئی بد خصال چاہتا ہو کہ دے نورِ ایماں نکال

لائے طاقت خدا سے وہ بڑھ کر شقی آئے مدِ مقابل خدا کے ابھی

میں نے ہے پیش کی بات اشارے میں جو مجھ کو امید ہے حق نگر دوستو

آپ کو آ گئی ہو گی اچھی طرح وہ سمجھ پاسدارانِ راہِ فلاح

اپنے بندوں کو رب صدقہ مصطفےٰ حق پہ دے استقامت براہِ عطا

مقام اہل بیت

مقام اہل بیت پر ایک فیصلہ کن اور چشم کشا دلیل

اِک سوال آپ سے گر یہ جائے کیا دیکھ کر سارا عالم بتاؤ ذرا

آپ کو بعد از مالکِ دو جہاں اور محبوبِ رب رحمت عالماں

بڑھ کے ہر ایک سے کون محبوب ہے کون پیارا ہے اور کون مرغوب ہے

آپ کا ماسوا اس کے کوئی جواب ہو نہیں سکتا عشاق رب وہاب

آپ کو پیارے ہیں اپنے اہل و عیال اہل بیت اپنے ماں باپ اور نونہال

ایسا ہو بھی نہ کیوں رہروانِ ظفر بندے کے لئے عشاقِ خیرالبشر

ان سے بڑھ کر نہیں سکتی ہو کوئی شے کیونکہ ان کی محبت ہے اِک ایسی مَے

جس سے بھرتا ہے خود مالکِ کائنات اس کی روح کا سبو اس کا جامِ حیات

جیسا کہ ایک فرماں ہے قرآن کا رشد کے اس صحیفہ ذیشان کا

لوگوں کے واسطے ہے سجائی گئی رغبت ازواج کی حب اولاد کی

Marfat.com

ایسے ہی اک جگہ تذکرہ جب کیا ایسے رشتوں کا اور ایسے اموال کا

سکتا تھا آ مقابل کبھی جن کا پیار اللہ اور اس کے محبوب کے ذی وقار

تو کیا ان ہی افراد کا تذکرہ باپ ماں بیویوں اور اولاد کا

اور بھی کتنی جگہوں پہ قرآن میں یا کہیں پر کنایہ کے انداز میں

اس حقیقت پہ ڈالی گئی روشنی ایسا ہو بھی نہ کیوں حق بھی ہے تو یہی

دنیا میں لوگ موجود ہیں جس قدر ہے کوئی زید بوبکر ہے یا عمر

کوئی ایماں کی دولت سے بے بہرہ ور یا کوئی اس سے محروم ہے سربسر

کوئی اپنا ہے یا کوئی بیگانہ ہے ہے خرد مند یا کوئی مستانہ ہے

کوئی کوئی بادشاہ یا ہے شخصِ غریب کوئی ہے بختور یا کوئی بد نصیب

کوئی بے دین ہے یا کوئی مذہبی ہے کوئی دہریہ ناسعید و شقی

غرضیکہ فرد ہے وہ کسی .قوم کا رکھتا ہے کوئی بھی سوچ یا نظریہ

قلب میں رکھتا ہے آل و اولاد سے اپنی ازواج اور گھر کے افراد سے

سب سے بڑھ کر محبت براہِ وفا اِن کو بڑھ کر ہے ہر ایک سے چاہتا

گویا آل اور اولاد سے کرنا پیار سب سے بڑھ کر فدایانِ پروردگار

ضابطہ اِک ہے آفاقی ایسا اصول جس سے انکار ہے ایک امرِ فضول

اب وہ ہستی جو ہو رحمتِ عالماں جس کی رحمت سے لبریز ہوں دو جہاں

دشمنوں تک سے جو کرنے والی ہو پیار اپنوں بیگانوں کی یکساں ہو غمگسار

اب اسے اپنے کنبے کے افراد سے اپنی ازواج اور اپنی اولاد سے

کتنی ہو گی محبت بھلا اس کا کر سکتا ہے کوئی ادراک فردِ بشر

اہل بیت آپ کے بندگانِ عجیب ہستیاں ہیں وہ خوش بخت اور خوش نصیب

آپ کی چاہتوں کا جو محور رہیں روز و شب اور جنہیں رحمتِ عالمیں

Marfat.com

اپنی الفت کا عنواں بناتے رہے — اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتاتے رہے
ہے کبھی غور بھی آپ نے یہ کیا — جاں نثاران و عشاقِ خیرالوریٰ
جب بھی اور جس حوالے سے بھی ہے کیا — اپنے گھر والوں کا آپ نے تذکرہ
تو کیا ہے محبت کی نسبت سے ہی — اسی عنواں سے ہی عاشقانِ نبی
جیسے فرمایا بابت حسن اور حسین — میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں یہ نور عین
ایسے ہی تھے کہا کرتے رب کے رسول — میری دنیا کی گلشن کے ہیں دونوں پھول
ایک دفعہ ایسے فرمایا بابت حسین — میرا لختِ جگر ہے مرا نورِ عین
اس سے میں پیار کرتا ہوں رب العلیٰ — تو بھی کر پیار اس سے براہ عطا
اک روایت میں آیا ہے اس طرح بھی — جاں نثاراں و عشاق آلِ نبی
اکثر اوقات لے لیتے از راہِ پیار — گود میں لاڈلے اپنے کو ذی وقار
وہن میں ڈال کر ان کا نوری دہن — آپ فرماتے محبوبِ ربِ زمن
اے مرے مالک و مولا پروردگار — اپنے لختِ جگر سے میں کرتا ہوں پیار
اور کرتا ہوں اس شخص کے ساتھ بھی — قلب میں جس کے ہے اس کی چاہت بسی
رب کے محبوب سب اہل ایماں کے چین — ایسے فرماتے اکثر یہ بابت حسین
یہ مِرا ہے میں اس کا ہوں راہِ وفا — پیار اس شخص سے رکھے رب العلیٰ
جو مرے پیارے کے ساتھ رکھتا ہے پیار — اس کی چاہت کا داعی ہے اور پاسدار
بابت حسنین کی سرورِ انبیاء — تھے کہا کرتے اکثر براہِ عطا
مجھ سے ہیں میرے پیارے حسن اور حسین — اور میں ان سے جو ہیں مرے نور عین
لاڈلی بیٹی نورِ نظر فاطمہ — جان سے پیاری لختِ جگر فاطمہ
سیدۃ النساء کو ہیں دیتے قرار — اپنا ٹکڑا نبی سرورِ نامدار
اور بھی سرور دین کے بے شمار — ہیں فرامین عشاقِ پروردگار

Marfat.com

جن میں محبوب رب انبیاء کے نبی ہیں بناتے محبت کا عنوان ہی
اپنے گھر والوں کو ذی حشم ذی وقار جس کا مطلب ہوا سرورِ نامدار
ان سے کرتے ہیں ہر ایک سے بڑھ کے پیار ہیں یہی ہستیاں مرکزِ شاندار
سرور دین کی چاہتوں کا سبھی آپ کی رافتوں الفتوں کا سبھی
ازرہِ دین و ایمان راہِ وفا قلب پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ ذرا
جن نفوسِ مقدس سے کرتا ہو پیار بڑھ کے ہر اک سے رب کا نبی ذی وقار
پھر نگاہِ خداوند میں ہو. کبھی سکتا ہے پیارا ان سب سے بڑھ کر کوئی
گویا سرکار کے لاڈلے خوش صفات آپ کی بیویاں اہل بیت و بنات
پیارے ہیں در نگاہِ رسول و خدا بڑھ کے ہر اک سے دنیا میں راہ وفا
ہوں صحابہ وہ یا ہوں رسول و نبی ان سے بڑھ کر نہیں رب کو پیارا کوئی
بات اِک اور رہے خوب مدِ نظر جاں نثاران و عشاق خیر البشر
ہوں صحابہ نبی کے یا طبقہ کوئی ہے تقاضائے دین اور ایماں یہی
وہ کریں اللہ اور اس کے پیارے سے پیار بڑھ کے ہر چیز سے اور بدرجہ ہزار
جبکہ مرکز ہیں یہ اہل بیت نبی اللہ اور اس کے پیارے کی چاہت کا ہی
ہیں صحابہ محبّ جبکہ یہ ہستیاں تا ابد ہر دو عالم میں در ایں جہاں
اللہ اور اس کے پیارے کی محبوب ہیں رب و محبوبِ رب کو یہ مرغوب ہیں
کہاں محبوبیت جیسا ارفع مقام اور کہاں پر محبّ ہونا بالالتزام
خود کرو فیصلہ اے خرد مندو تم رب کے عشاق اور دیں کے فرزند و تم
ہم نے تو کھول کر رکھ دی ہے ساری بات کر دی ہے مبرہن قلب کے واردات

Marfat.com

ہے جہاں تک صحابیتِ ذی مقام اس شرف پر کسے سکتا ہے ہو کلام
ہیں مگر اس میں شامل بدرجہ اتم اہل بیتِ نبوت خدا کی قسم
پر جو ہے مرتبہ خاص راہِ عطا اہلِ بیتِ نبوت کے افراد کا
خاص ہے ان سے ہی اور اس میں کوئی ان کا ساجھی نہیں بات ہے حق یہی
ان کو حاصل ہے یکتا و دگنا شرف جھکتا ہے بالیقیں پلڑا ان کی طرف
اس لئے ہر دو طبقات میں برملا موازنہ یا تقابل ہے امرِ خطا
دو جمع دو ہوا کرتے ہیں بالیقیں چار ہی اے فدایانِ ربِ متیں
دو جمع دو نہیں ڈیڑھ بنتا کبھی نہ فقط دو ہی رہتا ہے حق ہے یہی
ہوتا ہے چار ہی دو جمع دو سدا فارمولا حسابی ہے یہ طے شدہ
بات اک اور بھی خوب مدِ نظر چاہیئے رہنا عشاقِ خیرالبشر
ہیں صحابہ تو اک طبقۂ نامدار اک جماعت میں سرکار کی ذی وقار
اس کے برعکس یہ اہلِ بیتِ نبی نہ جماعت ہیں اور نہ ہی طبقہ کوئی
بلکہ حصہ ہیں سرکار کے جسم کا خون سرکار کا ان میں ہے دوڑتا
روح سرکار کی ان میں ہے موجزن نور ہی نور ہیں سارے یہ نوری تن
سر تاپا سرورِ دیں کی تصویر ہیں نور سرکار ہی کی یہ تنویر ہیں
اس لئے بن سکے کوئی ان کی مثال پا سکے کوئی ان جیسا فضل و کمال
اہلِ امت میں تو ایسا ممکن نہیں حق یہی ہے اے عشاقِ ربِ متیں
حق سمجھنے کی توفیق کر دے عطا بندوں کو مولا صدقۂ خیرالوریٰ

Marfat.com